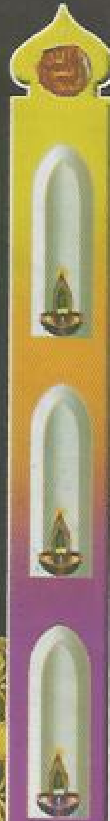
قرآن مجید کے بعد چھ مستند کتابوں سے 383 احادیث سے 103 عقائد اہلسنت کا
ثبوت تمام احادیث عربی متن بمعہ اعراب اور مکمل عربی اور اردو کتابوں کے حوالے کے ساتھ

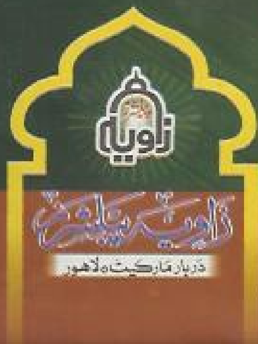
صحاح ستّہ
اور
عقائدِ اہلِ سنّت



تالیف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی







2010ء

باراول............................... 1000

ہدیہ............................... 300

زیرِ اہتمام......... نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

رائے صلاح الدین کھرل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ملنے کے پتے﴾

اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
کتاب گھر، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5552929
مکتبہ بابا فرید، چوک چٹی قبر، پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ قادریہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی	0213-4944672
مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد، کراچی	0213-4219324
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی	0213-2216464
مکتبہ ضیائیہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی	051-5534669
مکتبہ سخی سلطان، حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ	055-4237699
علامہ فضل حق پبلیکیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور	0300-4798782
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، بوہر گیٹ ملتان	061-4545486

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

قرآن مجید میں کئی مقامات پر حضورﷺ کے قول (حدیث) کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

القران: قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ○

ترجمہ: تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

(سورہ آل عمران، آیت ۳۲)

القراٰن: مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا (سورہ نساء آیت ۸۰)

القرآن: وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے (وحی الٰہی ان کا کلام ہوتی ہے) (سورہ والنجم آیت ۳/۴)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ حضورﷺ کی زبان حق ترجمان سے نکلا ہوا ہر لفظ شریعت اور حدیث ہے۔ اس پر عمل کرنے کا حکم قرآن مجید سے ثابت ہے۔

حضورﷺ کے دور اقدس میں بھی احادیث لکھی جاتی تھیں کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولاﷺ سے جو کچھ سنتے، اسے لکھ کر محفوظ کرلیتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی پوری زندگی بلکہ ان کی حیات کا ہر ہر لمحہ حضورﷺ کے ارشادات کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا، صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طبعی خواہشات تک سب کی سب احادیث رسولﷺ کی تابع تھیں ان کی خلوتوں کا سوز و گداز اور ان کی جلوتوں کا جذبۂ عمل، ان کی شب بیداریاں اور ان کے دن کے قیلولے سب فرمان رسولﷺ کے تابع تھے اور جو قول، فعل سے ہر وقت ہمکنار ہے، وہ کبھی فراموش ہوسکتا ہے؟

ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ان ہستیوں نے اپنے مولیٰﷺ کا ایک بھی فرمان کبھی فراموش نہیں ہونے دیا۔ تمام باتوں سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان رہا کہ حضورﷺ کی ظاہری پردہ پوشی کے بعد بھی آپﷺ کے فرامین شریعت اور حجت ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ان کی حفاظت کا اس قدر انتظام فرمایا کہ آج سند کے ساتھ ہمارے سامنے ہے اور قیامت تک آنے والے

مسلمانوں کے لئے اس ہدایت اور سنہرے ضابطہ حیات کو محفوظ کرلیا گیا۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد ابن حنبل، امام مالک، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام طحاوی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے اس امت پر احسان کیا کہ صحیح اسناد کے ساتھ ہمیں کتب کی صورت میں احادیث کا گلدستہ عطا فرمایا جو آج تک ہمارے سامنے ہے۔

زیر نظر کتاب میں فقیر نے صحاح ستہ کی 383 احادیث جمع کی ہیں اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عقائد اہلسنت پر مشتمل احادیث ایک جگہ جمع کی ہیں تاکہ مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات اس سے باآسانی فائدہ اٹھاسکیں۔

رب کریم سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے صدقے وطفیل اس کتاب کو ہر مسلمان کے لئے نافع بنائے اور محدثین کرام خصوصاً ائمہ صحاح ستہ کے مزارات پر رحمت ورضوان کی بارش نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

حدیث کی چند اصطلاحیں

حدیث

حضور نبی کریم ﷺ یا صحابہ تابعین نے جو کچھ فرمایا اور جو کچھ کیا یا کسی کو کچھ کہتے سنا، یا کچھ کرتے دیکھا اور اس پر منع وانکار نہیں فرمایا۔ بلکہ خاموش رہے تو ان سب چیزوں کو محدثین کی اصطلاح میں "حدیث" کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہوگئیں۔

(۱) حدیث مرفوع (۲) حدیث موقوف (۳) حدیث مقطوع

حدیث مرفوع

وہ حدیث جو حضور ﷺ تک پہنچ جائے یعنی اس حدیث میں یہ ذکر کیا گیا ہو کہ حضور ﷺ نے ایسا فرمایا یا حضور ﷺ نے ایسا کیا یا حضور ﷺ کے سامنے لوگوں نے ایسا کہا یا ایسا کیا اس کو "حدیث مرفوع" کہتے ہیں۔

حدیث موقوف

وہ حدیث جو صحابی تک پہنچے یعنی اس حدیث میں یہ مذکور ہو کہ مثلاً ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا۔ یا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایسا دیکھا یا سنا تو اس کو "حدیث موقوف" کہتے ہیں۔

حدیث مقطوع

وہ حدیث جو تابعی تک پہنچے۔ یعنی اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ مثلاً سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ایسا کہا یا ایسا کیا یا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ کرتے دیکھا یا یہ کہتے سنا تو اس کو "حدیث مقطوع" کہتے ہیں۔

روایت

حدیث نقل کرنا' حدیث بیان کرنا

راوی

حدیث نقل کرنے والا' حدیث کو بیان کرنے والا

سند حدیث

حدیث کو نقل کرنے والے راویوں کا سلسلہ جیسے عن ابن شہاب عن عبیداللہ بن عبداللہ عن ابن عباس عن النبی ﷺ

متن حدیث

جہاں سند ختم ہو جائے اس کے بعد کے الفاظ کو "متن حدیث" کہا جاتا ہے۔

صحابی

جس کو بحالت ایمان حضور ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔

تابعی

جس نے بحالت ایمان کسی صحابی سے ملاقات کی اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔

اس اعتبار سے کہ اصل حدیث راوی تک کس طرح پہنچی؟ حدیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حدیث متواتر (۲) حدیث مشہور (۳) حدیث عزیز (۴) حدیث غریب

حدیث متواتر

وہ حدیث ہے جس کے روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر کثیر لوگ ہوں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہو جانا عادتاً محال ہو۔

حدیث مشہور

وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر دور میں دو سے زیادہ رہے ہوں اس کو "حدیث مستفیض" بھی کہتے ہیں۔

حدیث عزیز

وہ حدیث ہے جس کو ہر دور میں دو راوی روایت کرتے رہے ہوں اور پوری سند میں کہیں بھی دو راوی سے کم نہ ہوں۔

حدیث غریب

وہ حدیث ہے جس کے سلسلۂ سند میں کہیں صرف ایک ہی راوی رہ گیا ہو۔

وضاع الحدیث

جھوٹی حدیثیں گھڑ لینے والا۔ ایسا آدمی سخت گنہ گار اور جہنمی ہے۔

حدیث موضوع

جھوٹے راوی کی بیان کی ہوئی حدیث جس کا حدیث رسول ہونا ثابت نہ ہو۔ یہ "حدیث موضوع" ہے جو قطعاً غیر معتبر ہے۔

محدثین

علوم حدیث میں مشغول ہونے والے حضرات "محدثین" کہلاتے ہیں۔

مورخین

گزرے ہوئے زمانے کی تواریخ اور حالات بیان کرنیوالے "مورخین" یا

"اخباری" کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

صحاح ستہ

(۱) بخاری شریف (۲) مسلم شریف (۳) ترمذی شریف (۴) ابوداؤد شریف

(۵) نسائی شریف (۶) ابن ماجہ شریف

حدیث کی یہ چھ مشہور کتابیں "صحاح ستہ" کہلاتی ہیں۔

دین میں حدیث کا مقام

زمانہ نبوت سے آج تک تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ احکام شریعت کی دلیلوں میں سے سب سے مقدم اور سب سے اعلیٰ خدا کی مقدس کتاب "قرآن مجید" ہے اور چونکہ قرآن ہی کی تصریحات و ہدایات کے بموجب حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع و اطاعت بھی ہر مسلمان کے لئے لازم الایمان اور واجب العمل ہے، کیونکہ بغیر اس کے قرآن مجید کی آیتوں کے صحیح مفہوم اور حقیقی مراد کو سمجھ لینا غیر ممکن اور محال ہے۔ اس لئے قرآن مجید کے بعد احکام شریعت کی دلیل بننے میں حدیث ہی کا درجہ ہے۔ اس کے بعد اجماع امت اور قیاس مجتہد کا درجہ ہے۔
اس لئے یہ عقیدہ رکھنا ضروریات دین میں سے ہے کہ قرآن مجید و حدیث دونوں ہی دین اسلام کی مرکزی بنیاد اور احکام شرع کی مضبوط دلیلیں ہیں۔
اس دور کے بعض ملحدین جو اپنے آپ کو "اہل قرآن" کہتے ہیں اور

حدیثوں کے دلیل شرعی ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے صاف اور صریح لفظوں میں ان ظالموں کے اس کافرانہ نظریہ کا رد فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج (سورہ حشر)

یعنی رسول جو کچھ تم کو حکم دیں اس کو لو اور جس چیز سے تم کو منع کریں اس سے باز رہو۔

مسلمانو! دیکھ لو قرآن کا یہ فرمان صاف صاف اعلان کر رہا ہے کہ رسول ﷺ کے اوامر ونواہی جو حدیثوں کی صورت میں ہیں یقیناً بلاشبہ واجب العمل اور احکام شرع کی حجت اور مضبوط دلیلیں ہیں۔

منصب رسالت

حقیقت تو یہ ہے کہ جو لوگ حدیثوں کے دلیل شرعی ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ وہ حقیقت مقام نبوت و منصب رسالت ہی کے منکر ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک رسول کی حیثیت محض ایک قاصد اور ایلچی کی سی ہے۔ حالانکہ قرآن مجید نے صاف و صریح لفظوں میں اس ملحدانہ نظریہ اور کافرانہ بکواس کی جڑ ہی کاٹ ڈالی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج (نساء)

یعنی جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (سورہ نساء آیت ۸۰)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (نساء)

یعنی ہم نے جس رسول کو بھی بھیجا اسی لئے بھیجا تاکہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کریں۔

(اسی طرح ارشاد ربانی ہے کہ:)

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (اعراف)

یعنی رسول لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے منع کرتے ہیں اور لوگوں کے لئے ستھری چیزوں کو حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں۔

مذکورہ بالا آیات اور اس قسم کی دوسری بہت سی آیتیں اعلان کر رہی ہیں کہ رسول ﷺ ایک قاصد اور ایلچی کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ بلکہ رسول ﷺ کا منصب رسالت اس قدر بلند و بالا ہے کہ رسول ﷺ مقتدیٰ اور مطاع ہیں۔ رسول ﷺ امر و ناہی ہیں۔ رسول ﷺ حلال کرنے والے اور حرام کرنے والے ہیں۔

رسول حاکم و حکم اور معلم و شارع ہیں۔

مسلمانو! ذرا سوچو تو سہی...... کہیں قاصد اور ایلچی کی بھلا یہ شان ہوا کرتی ہے؟

منکرین حدیث کی نفسانیت

پھر یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ منکرین حدیث نے کسی دینی جذبہ کے ماتحت قرآن پر عمل اور حدیثوں کے انکار کا اعلان نہیں کیا ہے بلکہ اس فتنہ و فساد سے ان کی غرض فاسد یہ ہے کہ حدیثوں کا انکار کر کے قرآن کے معانی و مطالب بیان کرنے میں وہ تشریحات نبوت کی مقدس حد بندیوں سے آزاد ہو جائیں اور بالکل آوارہ ہو کر قرآن کے مفہوم و مراد کو اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق ڈھال سکیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں ایک لطیفہ بہت ہی دلچسپ بھی ہے اور نہایت ہی عبرت خیز و نصیحت آموز بھی۔

لطیفہ

ایک منکر حدیث خواہ مخواہ کسی حنفی عالم سے الجھ گیا اور کہنے لگا کہ قرآن میں اقیموا الصلواۃ کے معنی مولویوں نے جو ''نماز پڑھنا'' بتایا ہے' وہ غلط ہے کیونکہ لغت میں ''صلواۃ'' کے معنی تو دعا مانگنے کے ہیں۔ لہذا اقیموا الصلواۃ کا یہ مطلب ہوا کہ پابندی کے ساتھ دعا مانگتے رہو''

میں نے اس سے کہا کہ الفاظ قرآن کے معانی لغت سے بیان کئے

جائیں گے؟ ورنہ رسول علیہ الصلواۃ والسلام کی تشریحات کے مطابق قرآن مجید کا ترجمہ کیا جائے گا؟ تو اس نے نہایت بے باکی کے ساتھ برجستہ کہا کہ جناب! قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ لہٰذا عربی کی لغات ہی سے قرآن کا ترجمہ کیا جائے گا۔ رسول علیہ الصلواۃ والسلام کی تشریحات کا پابند ہونا ہمارے لئے کوئی ضروری نہیں ہے۔

یہ سن کر حنفی عالم کا خون کھول گیا۔ مگر انہوں نے ضبط کیا' لیکن جل بھن کر انہوں نے اس سے کہا کہ جناب! اگر لغت ہی سے قرآن کا ترجمہ کرنا ہے تو لغت میں ''صلواۃ'' کے بہت معنی لکھے ہوئے ہیں اور ایک بہت ہی دلچسپ مگر پھوہڑ معنی ''تحریک الصلوین'' (سرین ہلانا) بھی ہے (تفسیر بیضاوی) تو پھر ''اقیموا الصلواۃ'' کا یہ ترجمہ کیوں نہ کیجئے؟ کہ ''پابندی سے سرین ہلاتے رہو'' چلو چھٹی ہوئی نہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہ دعا مانگنے کی حاجت۔ بس ہر دم سرین ہلاتے رہو اور قرآن پر عمل کرتے رہو۔

حنفی عالم کی یہ غضبناک مگر حقیقت افروز تقریر سن کر وہ اس قدر مرعوب ہوا اور جھینپ گیا کہ پھر نہ وہ کبھی حنفی عالم سے آنکھ ملا سکا۔ نہ کچھ بول سکا بلکہ دم دبا کر چپکے سے بھاگ نکلا۔

بہر حال حقیقت تو یہ ہے کہ دین میں احادیث رسول کی اہمیت کا یہ عالم ہے کہ بغیر احادیث کے تو قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا بھی نہیں معلوم ہو سکتا۔ اگر

رسول اکرم ﷺ یہ فرمادیتے کہ "الحمد" سے "والناس" تک کا پورا کلام "قرآن مجید" اور کلام الٰہی ہے تو قیامت تک کوئی جان نہیں سکتا تھا کہ کون "کلام اللہ" اور کون "کلام رسول" ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو اس حقیقت پر پورا پورا ایمان رکھنا چاہئے کہ مسائل شریعت کی دلیلوں میں قرآن شریف کے بعد "حدیث شریف" ہی کا درجہ ہے اور بغیر احادیث رسول پر ایمان لائے ہوئے نہ کوئی قرآن کے معانی ومطالب کو کماحقہ سمجھ سکتا ہے نہ دین اسلام پر عمل کرسکتا ہے۔

اس لئے اس زمانے میں جو لوگ حدیثوں کے خلاف علم بغاوت بلند کئے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ یہ لوگ گمراہ بدمذہب بلکہ بعض تو ملحد اور مرتد ہوچکے ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں کی کوئی تحریر پڑھنی اور ان لوگوں کے وعظوں میں شرکت حرام وناجائز ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کی صحبت سے اجتناب وپرہیز کو لازم پکڑیں۔ یہی حکم تمام گستاخ رسول فرقوں اور ان کی کتب کے متعلق ہے۔ خواہ یہ حضرات کتنی ہی مکاری سے اپنے اوپر حنفی، شافعی کا لیبل چسپاں کریں۔

مختصر تذکرہ محدثین

صحاح ستہ کے مصنفین کا تعارف

حضرت امام بخاری علیه الرحمه

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام ونسب محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ بخاری جعفی ہے۔ آپ کے پردادا "مغیرہ، حاکم بخارا، یمان جعفی" کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور چونکہ اس زمانے کا دستور تھا کہ جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوتا تھا اس کی اسی قبیلہ کی طرف نسبت کیا کرتے تھے۔ اس لئے امام بخاری کو بھی لوگ "جعفی" کہنے لگے۔

آپ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ پیدا ہوئے اور ۶۲ باسٹھ برس کی عمر میں شب شنبہ عید الفطر کی رات میں عشاء کی نماز کے وقت ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔ اور "خرتنگ" نامی گاؤں میں جو سمرقند سے دس میل کے فاصلہ پر ہے، مدفون ہوئے۔

آپ بچپن ہی میں نابینا ہوگئے تھے۔ مگر آپ کی والدہ کی دعاؤں سے خداوند تعالیٰ نے پھر آپ کو بصارت عطا فرمادی۔ بچپن ہی سے حدیثوں کو یاد کرنے کا شوق تھا اور حافظہ بے حد قوی تھا۔ دس برس کی عمر سے حدیثیں یاد کرنے لگے۔

یہاں تک کہ سولہ برس کی عمر میں حضرت عبداللہ بن مبارک (شاگرد ابو حنیفہ) کی تمام کتابوں کو یاد کر ڈالا۔ پھر اپنی والدہ اور اپنے بھائی احمد بن اسماعیل کے ہمراہ حج کے لئے گئے۔ حج کے بعد والدہ اور بھائی تو وطن واپس چلے آئے مگر آپ حجاز میں حدیث پڑھنے کے لئے ٹھہر گئے۔ پھر تمام علمی درس گاہوں کا سفر کر کے (۱۰۸۰) شیوخ کی خدمتوں میں حاضری دے کر چھ لاکھ حدیثوں کو زبانی یاد کر لیا۔ آپ نے علم حدیث کی طلب میں مکہ مکرمہ مدینہ منورہ، کوفہ، بصرہ، بغداد، مصر، واسط، الجزائر، شام، بلخ، بخارا، مرو، ہرات، نیشاپور وغیرہ علمی مرکزوں کا بار بار سفر فرمایا۔

آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ مگر آپ کی ''صحیح بخاری شریف'' بہت شاندار اور بلند پایہ حدیث کی کتاب ہے جو صحاح ستہ میں سب سے بڑی اور عظیم الشان کتاب ہے۔ جس کو چھ لاکھ حدیثوں میں سے انتخاب کر کے ۱۶ برس کی محنت شاقہ اٹھا کر آپ نے تصنیف فرمایا۔ اس کتاب میں کل حدیثیں اگر مکررات و معلقات و متابعات کو شامل کر کے شمار کی جائیں تو نو ہزار بیاسی حدیثیں ہیں اور اگر مکررات کو حذف کر کے گنتی کی جائے تو صحیح بخاری شریف کی کل حدیثوں کی تعداد صرف دو ہزار سات سو اکسٹھ رہ جاتی ہے۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد نوے ہزار ہے جنہوں نے صحیح بخاری شریف کو بلاواسطہ خود امام بخاری سے پڑھا اور آپ کے سب سے آخری شاگرد محمد بن یوسف فربری ہیں، جنہوں نے ۳۲۰ھ میں وفات پائی۔

امیر بخارا خالد بن احمد ذہلی نے اس بناء پر کہ آپ اس کے لڑکوں کو اس کے دربار میں حدیث پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لے گئے، آپ کو بخارا سے شہر بدر کر دیا۔ آپ بخارا سے نیشاپور چلے گئے۔ وہاں کے متکبر حاکم سے بھی آپ کی نہیں بنی تو مجبوراً آپ ایک چھوٹے سے گاؤں خرتنگ میں بیٹھ کر حدیثوں کا درس دینے لگے۔ یہاں تک کہ اسی گاؤں میں آپ کی وفات ہوگئی۔ دفن کے بعد آپ کی قبر کی مٹی سے مشک کی خوشبو آنے لگی۔ چنانچہ مدتوں تک یہ سلسلہ جاری رہا کہ لوگ دور دراز سے آکر آپ کی قبر کی مٹی کو خوشبو کی وجہ سے اٹھا لے جاتے تھے۔

امام بخاری نہایت زاہد و پرہیزگار اور صاحب تقویٰ و عبادت گزار تھے۔ عمر بھر کسی کی غیبت نہیں کی۔ امراء و سلاطین کے درباروں میں کبھی نہیں گئے۔ درس حدیث کے بعد فاضل اوقات میں کثرت نوافل اور تلاوت قرآن مجید کا شغل رکھتے تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ (بستان المحدثین مقدمہ بخاری وغیرہ)

امام مسلم علیہ الرحمہ

آپ کی کنیت ابوالحسین اور نام و نسب مسلم بن حجاج بن مسلم ہے۔ اور لقب عساکر الدین ہے۔ بنی قشیر قبیلہ کی طرف نسبت ہونے کی وجہ سے ''قشیری'' کہلاتے ہیں۔ نیشاپور کے رہنے والے ہیں، جو خراسان کا بہت ہی خوبصورت اور مردم خیز شہر ہے۔ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور بعضوں نے آپ کا سن ولادت ۲۰۴ھ اور بعض نے ۲۰۶ھ تحریر کیا ہے۔ مگر ان کی وفات پر تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ ۲۴

رجب ۲۶۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

آپ کا شمار حدیث کے جلیل القدر اماموں میں ہے۔ آپ نے حدیث کی طلب میں عراق، حجاز، شام، مصر وغیرہ کے بہت سے علمی مراکز کا سفر کیا۔

آپ کے استادوں میں امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحٰق بن راہویہ، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی وغیرہ سینکڑوں ائمہ حدیث ہیں اور امام ترمذی و ابوبکر بن خزیمہ جیسے حدیث کے پہاڑوں نے آپ کی شاگردی اختیار کی۔

تین لاکھ حدیثیں آپ کو زبانی یاد تھیں۔

آپ کی بہت سی تصانیف میں سے آپ کی کتاب "صحیح مسلم شریف" جو صحاح ستہ میں داخل ہے۔ اس میں فن حدیث کے عجائبات اور خاص کر لطائف اسناد اور متون حدیث کے حسن سیاق کی ایسی بے مثال مثالیں ہیں جو بلاشبہ نوادرات کا درجہ رکھتی ہیں۔

آپ کی وفات کا سبب بڑا ہی عجیب و غریب ہے۔ آپ ایک حدیث کی تلاش میں کتابوں کی ورق گردانی کرتے رہے۔ کھجوروں کا ایک ٹوکرا آپ کے قریب رکھا ہوا تھا۔ مطالعہ کی حالت میں ایک ایک کھجور اس میں سے کھاتے رہے اور مطالعہ میں اس قدر منہمک ہو گئے کہ حدیث ملنے تک تمام کھجوریں تناول فرما گئے اور آپ کو خبر نہیں ہوئی۔ اس کے بعد آپ کو درد شکم ہوا اور یہی آپ کی وفات کا سبب بنا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ (بستان المحدثین، اکمال وغیرہ)

امام ترمذی علیہ الرحمہ

آپ کی کنیت ابوعیسیٰ اور نام و نسبت محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی بوغی ہے "بوغ" ایک گاؤں کا نام ہے جو شہر "ترمذ" سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اس گاؤں کی طرف نسبت ہونے سے آپ "بوغی" بھی کہلاتے ہیں۔ آپ اسی گاؤں میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷ رجب شب دوشنبہ ۲۷۹ھ میں وفات پائی اور خاص "ترمذ" شہر میں مدفون ہوئے۔

آپ امام بخاری کے سب سے مشہور شاگرد و جانشین شمار کئے جاتے ہیں اور آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ خود امام بخاری نے بعض حدیثوں میں ان کی شاگردی اختیار فرمائی ہے۔ علم حدیث کے لئے ہزاروں میل کا سفر کیا۔ آپ کی تصنیفات میں سے "جامع ترمذی شریف" بے حد مشہور و مقبول کتاب ہے جو صحاح ستہ میں داخل ہے اور اس قدر مفید کتاب ہے کہ مجموعی حیثیت سے اس کو صحاح ستہ کی تمام کتابوں پر فوقیت حاصل ہے۔ آپ اپنے دور کے بے مثال عابد و زاہد تھے۔ شب بیداری اور خوف الٰہی سے گریہ وزاری کے سبب سے پہلے آنکھوں میں آشوب چشم ہوا، پھر بینائی جاتی رہی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بستان المحدثین و اکمال وغیرہ)

امام ابو داؤد علیہ الرحمہ

آپ کا نام و نسب سلیمان ابن اشعث بن شداد بن عمرو ہے۔ ۲۰۲ھ میں بمقام بصرہ آپ کی ولادت ہوئی اور ۱۴ شوال ۲۷۵ھ کو بصرہ ہی میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا وطن بصرہ تھا مگر بارہا آپ نے بغداد میں اقامت فرمائی اور مدتوں بغداد میں رہے۔ آپ نے علم حدیث کی طلب میں حجاز، عراق، خراسان، جزیرہ وغیرہ کا سفر فرمایا اور ہزاروں محدثین سے حدیث کی سماعت و روایت فرمائی۔ عمر بھر حدیث کا درس دیتے رہے۔ اسی لئے آپ کے شاگردوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان کا شمار انتہائی دشوار ہے۔

"کتاب سنن ابوداؤد" آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ پانچ لاکھ حدیثوں میں سے چن کر چار ہزار آٹھ سو احادیث آپ نے اپنی اس کتاب میں جمع فرمائی ہیں۔ کتاب سنن ابوداؤد صحاح ستہ میں داخل ہے۔ بغداد کے اولیاء کرام آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ بغداد کے ایک صاحب کرامت مشہور ولی حضرت سہل بن عبداللہ تستری علیہ الرحمہ ایک دن امام ابوداؤد علیہ الرحمہ کی ملاقات کے لئے آئے اور فرمایا کہ اے ابوداؤد! آپ اپنی زبان باہر نکالیئے۔ میں آپ کی زبان کا بوسہ لوں گا۔ کیونکہ آپ اس زبان سے حضور اکرم ﷺ کی حدیثیں بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ ان کے اصرار سے مجبور ہو کر امام داؤد علیہ الرحمہ نے اپنی زبان منہ سے باہر نکالی اور سہل عبداللہ تستری علیہ الرحمہ نے نہایت گرمجوشی اور پیار کے ساتھ امام ابو

داؤد کی زبان چوم لی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بستان المحدثین و تاریخ ابن ماجہ وغیرہ)

امام نسائی علیہ الرحمہ

امام قاضی ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی نسائی بہت ہی جلیل القدر اور بلند پایہ محدث ہیں۔ آپ کی کتاب "سنن نسائی" صحاح ستہ میں شامل ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ آپ کے اساتذہ و تلامذہ اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ درس حدیث و فتاویٰ و تصنیف کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے عبادت گزار تھے۔ تمام عمر صوم داؤدی کے پابند رہے۔ یعنی ایک دن کا ناغہ دے کر ہمیشہ روزہ رکھتے رہے۔ امراء و سلاطین کے درباروں سے سخت متنفر اور ان لوگوں کی ملاقاتوں سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہے۔ ۲۱۴ھ میں آپ خراسان کے شہر "نساء" میں پیدا ہوئے اور مصر کے حاسد علماء کے ہاتھوں سے بلا قصور مار کھا کر اور زخمی ہو کر آپ مکہ مکرمہ چلے آئے۔ اور ۱۳ صفر ۳۱۳ھ میں آپ کو شہادت نصیب ہوئی اور صفا و مروہ کے درمیان مدفون ہوئے۔ مگر یونس کا قول ہے کہ آپ کی وفات ۱۳ صفر ۳۱۳ھ کو فلسطین میں ہوئی۔ پھر وہاں سے آپ کی لاش مبارک مکہ مکرمہ پہنچائی گئی (واللہ تعالیٰ اعلم) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بستان المحدثین، اکمال، تہذیب التہذیب)

امام ابن ماجه عليه الرحمه

ابوعبداللہ کنیت' محمد بن یزید نام' اور ربعی قزوینی نسبت ہے۔ مگر عام طور پر "ابن ماجہ" کے عرف کے ساتھ مشہور ہیں اور صحیح قول یہی ہے کہ "ماجہ" آپ کی والدہ کا نام ہے۔ صحاح ستہ میں "سنن ابن ماجہ" آپ ہی کی تصنیف ہے۔ آپ "قزوین" کے رہنے والے ہیں۔ جو ایران کے صوبہ آزربائیجان کا ایک مشہور شہر ہے آپ نے حدیث کی طلب میں حجاز' عراق' شام' خراسان کا علمی سفر فرمایا اور خاص کر بصرۂ کوفہ اور بغداد و حرمین شریفین و دمشق کے شہروں میں مقیم رہ کر تقریبا تین سو دس شیوخ سے احادیث کی روایات کی روایت فرمائی۔ اور لاکھوں حدیثوں کے ذخیروں میں سے انتخاب کر کے چار ہزار روایات کو مختلف ابواب کے تحت پوری درس و تدریس کا مشغلہ رہا۔ بلند پایہ محدثین میں آپ کا شمار ہے۔

۲۰۹ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور ۲۱ رمضان ۲۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ محمد بن علی قہرمان اور ابراہیم بن دینار وراق دو بزرگوں نے آپ کو غسل دیا اور آپ کے بھائی ابوبکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کے دونوں برادران ابوبکر و عبداللہ اور آپ کے فرزند عبداللہ نے آپ کو قبر میں اتارا۔

علم غیب رسول ﷺ کا بیان

حدیث شریف: 1

وَحَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِیبِیُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِینَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَسْاَلَنِی عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْاَلْنِی عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُونَنِی عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَادُمْتُ فِی مَقَامِی هٰذَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِینَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْثَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَقُولَ سَلُونِی فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِی یَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ یَقُولَ سَلُونِی بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِینَا

بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰى وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ مَاسَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ اَاَمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَاتُقَارِفُ نِسَاءُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللّٰهِ لَوْ اَلْحَقَنِيْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهٗ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6121، ص 1038، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن جب زوال کا وقت ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے یہ بات بیان کی کہ قیامت سے پہلے چند عظیم امور (علامات) ظاہر ہوں گے۔ جو شخص مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنا

چاہتا ہو وہ اس کے بارے میں سوال کرسکتا ہے کیونکہ جب تک میں یہاں کھڑا ہوں، اللہ تعالیٰ کی قسم! تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہیں بتادوں گا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سن کر زاروقطار رونے لگے اور نبی اکرم ﷺ بار بار یہی فرماتے رہے۔ مجھ سے کچھ پوچھ لو! حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دریافت کیا! یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہی ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے کئی مرتبہ یہ فرمایا۔ تم مجھ سے کوئی سوال کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل جھکے اور عرض کی، ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہوگئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ ابھی میرے سامنے جنت اور جہنم پیش کی گئی اور اس دیوار میں پیش کی گئی جو بھلائی (جنت) اور برائی (جہنم) میں نے آج دیکھی ہے، پہلے کبھی نہیں دیکھی۔

(بعد میں) عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا، تمہارے جیسے نالائق بیٹے کے بارے میں، میں نے کبھی نہیں سنا۔ کیا تم یہ سمجھے تھے؟ کہ تمہاری ماں نے بھی زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح (دوسروں کے ساتھ ناجائز تعلقات

رکھے ہوں گے؟ تم نے خواہ مخواہ اپنی ماں کو لوگوں کے سامنے رسوا کیا تو عبداللہ بن حذافہ نے کہا، اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر نبی اکرم ﷺ مجھے کسی سیاہ فام غلام کا بیٹا قرار دیتے تو میں اپنا نسب اسی کی طرف منسوب کرتا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفضائل حدیث نمبر 5998، ص 274 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

حدیث شریف:2

وَحَدَّثَنَا اَبُوسَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهٗ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ

(ترمذی شریف، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3738، ص 850 مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن نبی

اکرم ﷺ پر دو زرہیں تھیں آپ ﷺ نے چٹان پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ ﷺ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے۔

راوی فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لئے جنت) واجب کر لی۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1671، ص 719 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

حدیث شریف:3

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

(ترمذی شریف، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3739، ص 850 مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ حضرت طلحہ رضی

اللہ عنہ کو دیکھے۔

(ترمذی شریف' عربی اردو' جلد دوم' ابواب المناقب' حدیث نمبر 1672' ص 719 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور' پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی ان کو شہادت کی خبر دی تھی کیونکہ آقا و مولیٰ ﷺ جانتے تھے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ایک دن شہید ہوں گے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ آنے والے دنوں کی خبر وہی دے سکتا ہے جو علم غیب پر آگاہ ہو۔

حدیث شریف: 4

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کَانَتْ تَسُوْسُھُمُ الْاَنْبِیَآءُ کُلَّمَا ذَھَبَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَاَنَّہٗ لَیْسَ کَائِنٌ بَعْدِیْ نَبِیٌّ فِیْکُمْ قَالُوْا فَمَا یَکُوْنُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تَکُوْنُ خُلَفَآءُ فَیَکْثُرُوْا قَالُوْا فَکَیْفَ نَصْنَعُ قَالَ اَوْفُوْا بِبَیْعَۃِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَدُّوا الَّذِیْ عَلَیْکُمْ فَسَیَسْئَلُھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الَّذِیْ عَلَیْھِمْ

(ابن ماجہ' عربی' ابواب الجہاد' حدیث نمبر 2871' ص 415' مطبوعہ دار السلام ریاض' سعودی عرب)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ' عبداللہ بن ادریس' حسن بن فرات' فرات' ابو حازم' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بنو اسرائیل میں حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا اس کا قائم مقام بن جاتا۔ لیکن میرے بعد تم میں سے کوئی نبی نہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! تو پھر کیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا خلفاء ہوں گے اور بے انتہا ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو اول خلیفہ ہو اس کی بیعت کرو' اس کے بعد دوسرے کی اور جو حقوق تم پر ہیں' انہیں پورا کرو۔ ان پر جو حقوق ہیں ان کا حساب ان سے اللہ تعالیٰ لے گا۔

(سنن ابن ماجہ عربی اردو' جلد دوم باب الوفاء بالبیعۃ حدیث نمبر 649' ص 193' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے وصال کے بعد ہونے والے خلفاء کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی اب اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ کذاب ہے۔

حدیث شریف:5

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ ثَنَا أُسَيْدُ بْنُ الْمُتَشَمِّسِ ثَنَا أَبُو مُوسَىٰ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهَرْجًا قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَقْتُلُ الْاٰنَ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهٗ وَابْنَ عَمِّهٖ وَذَا قَرَابَتِهٖ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُنْزَعُ عُقُوْلُ اَكْثَرِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ وَيَخْلُفُ لَهٗ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَاعُقُوْلَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ الَا شْعَرِيُّ وَايْمُ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّهَا مُدْرِكَتِيْ وَاِيَّاكُمْ وَايْمُ اللّٰهِ مَالِيْ وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ اِنْ اَدْرَكَتْنَا فِيْمَا عَهِدَ اِلَيْنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ نَخْرُجَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْنَا فِيْهَا ۔

(ابن ماجہ عربی' کتاب الفتن' حدیث نمبر 3959' ص 569' مطبوعہ دار السلام ریاض' سعودی عرب)

ترجمہ: محمد بن بشار' محمد بن جعفر' عوف' حسن' سید بن المتشمس ابوموسیٰ رضی

اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت سے پہلے ہرج ہوگا۔ میں نے کہا یا نبی اللہ ﷺ ہرج کیا ہے' فرمایا خون ریزی' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ خونریزی تو اب بھی ہوتی ہے۔ ہم مشرکین کو کثرت سے قتل کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مشرکین کا قتل مراد نہیں۔ بلکہ تم آپس میں ایک دوسرے کا قتل کروگے۔ حتی کہ آدمی اپنے پڑوسی' اپنے چچازاد بھائی اور قربت داروں کو بھی قتل کرے گا۔ بعض صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا اس وقت بھی ہم لوگوں میں شعور نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے اکثر لوگوں کا شعور سلب ہوجائے گا اور آفتاب کی شعاعوں میں اڑنے والے ذروں کی طرح ذلیل لوگ باقی رہ جائیں گے جو بے خوف ہوں گے۔ اس کے بعد ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر ایسا زمانہ مجھ پر اور تم پر آ گیا تو اس سے نکلنا مشکل ہوگا جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا جو اس فتنہ میں جائے گا اس سے نکلنا مشکل ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ عربی اردو' جلد دوم باب التثبت فی الفتنۃ' حدیث نمبر 1757 ص 477 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور' پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو آنے والے فتنہ سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ عنقریب تم آپس میں ایک دوسرے کا قتل کروگے اور اس وقت اکثر لوگوں کا شعور سلب ہوجائے گا۔ لہٰذا آنے والے وقت کی خبر دینا علم غیب کے ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

حدیث شریف: 6

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَذْهَبُ اللَّيَالِى وَالْاَيَّامُ حَتّٰى تَشْرَبَ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِى الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الاشربہ، حدیث نمبر 3384، ص 489، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: عباس بن الولید، عبدالسلام بن حرب ثور بن یزید، خالد بن معدان، ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ زمانہ ایسے ہی گزرتا رہے گا۔ حتی کہ میری اُمّت میں سے ایک جماعت شراب پیا کرے گی اور اس کے نام تبدیل کر دے گی۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الاشربہ، باب بالخمر یسمونہا بغیر اسم، حدیث نمبر 1173 ص 329 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 7

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السِّمْطِ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِى الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّوْنَهَا اِيَّاهُ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الاشربہ، حدیث نمبر 3385، ص 489، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: حسین بن ابی السری، عبداللہ، سعد بن اوس العبسی، بلال بن یحییٰ العبسی، ابوبکر بن حفص، ابن محیریز، ثابت بن السمط عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری اُمّت سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام تبدیل کر دیں گے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الاشربہ، باب بالخمر یسمونہا بغیر اسم، حدیث نمبر 1174 ص 329 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

ف: آج لوگوں نے شراب کے نام بدل کر وسکی اور بیئر رکھ دیا ہے اور کھلے عام پیتے ہیں۔ رسول اکرم نور مجسم ﷺ چودہ سو سال قبل ایسے لوگوں کو اپنے نور نبوت سے دیکھ رہے تھے۔

حدیث شریف: 8

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ

لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ قَالَ اَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ۔

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 4249-4250، ص 596، مطبوعہ دارالسلام، ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عرب کی خرابی ہے اس فتنے سے جو نزدیک آ گیا ہے جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا وہ نجات پا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی بواسطہ ابن وہب، جریر عن حازم، عبیداللہ بن عمر، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں محصور کرلیا جائے گا اور سلاح سے آگے ان کی حکومت نہیں رہے گی۔

(ابوداؤد، جلد سوم، عربی اردو، کتاب الفتن، حدیث نمبر 847، ص 287، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے فتنوں کو نزدیک آنے اور مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں محصور کئے جانے اور ان کی حکومت کی حدود کی خبر دی۔

حدیث شریف: 9

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا اَسَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ الذِّرَاعُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَرَدْتِ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَمْ يَضُرَّهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ

حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلَى لِبَنِي بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب الدیات، حدیث نمبر 4510، ص 637، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن شہاب نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ خیبر والوں میں سے ایک یہودیہ نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملا دیا اور پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تحفے کے طور پر بھیج دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی دستی لی اور اس سے کھانے لگے اور آپ کے اصحاب میں سے چند اور بھی کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اپنے ہاتھ روک لو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے پاس ایک آدمی بھیجا جو اسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا۔ کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودیہ نے کہا۔ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ مجھے اس دستی نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا۔ ہاں، فرمایا کہ اس سے تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا کہ اگر آپ ﷺ نبی ہیں تو آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ ﷺ سے نجات مل جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف فرما دیا اور اسے کوئی سزا نہیں دی اور آپ ﷺ کے وہ اصحاب جنہوں نے وہ گوشت کھایا تھا وہ فوت ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے اس گوشت کے کھانے کی وجہ سے کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ آپ ﷺ کو

ابو ہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ پچھنے لگائے جو انصار کے بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الدیات، حدیث نمبر 1095، ص 395، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملا کر بھیجنے والی عورت سے زہر ملانے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ زہر ملانے کی وجہ آپ ﷺ کی نبوت کا امتحان تھا کہ اگر واقعی آپ ﷺ نبی ہوئے تو زہر آپ ﷺ کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اگر نبی نہ ہوئے تو یقیناً زہر کا اثر ہو کر رہے گا اور ہم آپ ﷺ کی طرف سے مطمئن ہو بیٹھیں گے۔ معلوم ہوا کہ اہل کتاب خصائص نبوت کے قائل تھے اور جانتے تھے کہ نبی اگرچہ دیکھنے میں دوسرے انسانوں جیسے ہی نظر آتے رہے لیکن حقیقت میں انہیں کچھ ایسی خصوصیات بھی حاصل ہوتی ہیں جن کے باعث وہ حیرت انگیز صفات کے حامل ہوتے تھے۔ نبی کو صفات کے لحاظ سے عام انسانوں جیسا سمجھنا مقام نبوت سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے۔ دوسری بات یہ بھی قابل غور ہے کہ جب اس یہودیہ نے نبی کریم ﷺ سے گوشت میں زہر ملانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ کو یہ بات کس نے بتائی؟ پروردگار عالم کے خلیفہ اعظم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھ پر وحی آئی ہے یا مجھے حضرت جبرائیل بتا کر گئے ہیں بلکہ فرمایا کہ ''میرے ہاتھ میں دستی کا جو گوشت ہے مجھے اسی نے بتایا ہے'' سبحان اللہ۔ اگر وہ گوشت بھی ہماری طرح

گفتگو کرتا تو یقیناً صحابہ کرام بھی سنتے لیکن گوشت نے جو کچھ بتایا اسے صرف نبی کریم ﷺ نے سنا۔ اس کلام کو ملت اسلامیہ کے وہ مایہ ناز سپوت اور اس اُمّت محمدیہ کے بزرگ ترین افراد بھی نہ سن سکے۔ اس کے باوجود جو نبی کریم ﷺ کے سننے اور دیکھنے کو دوسروں انسانوں جیسا ہی سمجھے تو وہ سرے سے مقام نبوت ہی کا قائل نہیں یا اسے رسول اللہ ﷺ سے بغض وعناد ہے۔ دونوں صورتوں میں وہ اپنی کلمہ گوئی کی نفی کرتا اور اپنے ایمان کا جنازہ نکال دیتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:10

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ يَعْنِى ابْنَ اَبِى خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِاَبِى مَا يَقُوْلُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب المہدی، حدیث نمبر 4279، ص 601، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفے ہوں گے اور ہر ایک پر امت کا اتفاق ہوگا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے کچھ مزید سنا لیکن میں سمجھ نہ سکا۔ والد محترم سے گزارش کی کہ کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمان رسالت بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

(ابوداؤد جلد سوم، عربی اردو، کتاب المہدی، حدیث نمبر 876 ص 303 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث میں امت کے بارہ خلفاء ہر ایک پر امت کا اتفاق ہونے اور تمام کا تعلق قریش سے ہونے کی خبر دی۔

حدیث شریف:11

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِىُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ زِيَادٍ سِيْمِيْنَ كُوْشٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِى النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ

(سنن ابن ماجہ، عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 3967، ص 570، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبداللہ بن معاویہ الجمحی، حماد بن سلمہ، لیث، طاؤس، زیاد سیمین کوش، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ عرب

میں ایک ایسا فتنہ ہوگا جو تمام عرب کو لپیٹ میں لے لے گا۔ اس میں جو لوگ قتل ہوں گے سب دوزخی ہوں گے۔ اس فتنہ میں زبان سے بات کہنا تلوار چلانے کے برابر ہوگا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد دوم باب کف اللسان فی الفتنۃ' حدیث نمبر 1765' ص 479 مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث میں عرب سے نکلنے والے ایک فتنہ کی خبر دی اور ساتھ ساتھ اس حدیث میں قتل ہونے والوں کے جہنمی ہونے کی بھی خبر دی۔

حدیث شریف: 12

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِى الْمُثَنّٰى عَنْ اَبِىْ اُبَىِّ ابْنِ امْرَاَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَعْنِىْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ اُمَرَآءُ تَشْغَلُهُمْ اَشْيَآءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا فَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا۔

(ابن ماجہ' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب ماجاء نی اذا اخروا الصلوٰۃ عن وقتھا' حدیث نمبر 1257' ص 178' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: محمد بن بشار' ابو احمد' ابن عیینہ' منصور' ہلال بن یساف' ابو المثنی' ابی بن امرات عبادۃ بن الصامت' عبادۃ الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت کے حکام ایسے لوگ ہوں گے' دنیاوی امور کی وجہ سے نماز تاخیر سے پڑھا کریں گے۔

(ابن ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب ماجاء نی اذا اخروا الصلوٰۃ عن وقتھا' حدیث نمبر 1310' ص 360 مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث شریف میں اپنی امت کے تاخیر سے نماز پڑھنے والے حکمرانوں کی خبر دی اور ان کا تاخیر سے نماز پڑھنے کا سبب بھی ارشاد فرمایا۔

حدیث شریف: 13

حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْقُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِىْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا۔

(ترمذی شریف' عربی' ابواب القرآن' حدیث نمبر 3150' ص 712' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا وہ تقدیر الٰہی میں ہی کافر تھا۔

(ترمذی جلد دوم' عربی اردو' ابواب القرآن' حدیث نمبر 1077 ص 453' مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

حدیث شریف:14

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ۔

(ترمذی شریف' عربی' ابواب تفسیر القرآن' حدیث نمبر 3151' ص 712' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ حضرت خضر علیہ السلام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ ایک سفید جگہ بیٹھے تو نیچے سے سبزہ لہلہانے لگا۔

(ترمذی جلد دوم' عربی اردو' ابواب تفسیر القرآن' حدیث نمبر 1078 ص 453 مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

ف: حدیث نمبر تیرہ میں حضرت خضر علیہ السلام کے علم غیب کا ذکر ہے کہ انہوں نے جس لڑکے کو قتل کیا' وہ تقدیر الٰہی میں ہی کافر تھا۔ رب کریم اپنے خاص بندوں پر لوگوں کی اعمال و تقدیر بھی عیاں کر دیتا ہے تاکہ وہ ان کے حالات سے باخبر ہو جائیں۔

حدیث شریف:15

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ أُمَّتِي سِتِّيْنَ سَنَةٍ إِلَى سَبْعِيْنَ۔

(ترمذی شریف' عربی' ابواب الزہد' حدیث نمبر 2331' ص 533' مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت (کے لوگوں) کی عمر ۶۰ سال سے ۷۰ سال تک ہوگی۔

(ترمذی شریف' عربی اردو' جلد دوم' ابواب الزہد حدیث نمبر 212 ص 21 مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

حدیث نمبر:16

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَيَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَ يَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ

(ترمذی شریف، عربی، ابواب الزہد، حدیث نمبر 2332، ص 533، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ قیامِ قیامت سے قبل زمانہ باہم قریب ہو جائے گا، سال مہینے جیسا، مہینہ ہفتے جتنا، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی جتنا اور ایک گھڑی، آگ بھڑکنے جتنی ہو جائے گی۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد دوم، ابواب الزہد، حدیث نمبر 213، ص 101، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث میں حضور ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں کی عمریں، قربِ قیامت میں سال، مہینہ، ہفتہ، دن اور گھڑی کے جلد گزر جانے کی خبر دی جو کہ آپ ﷺ کے علمِ غیب پر دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر:17

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَآءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَآءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَكَانَ فِيْمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اَلَا اَنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ

كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّءُ الْقَضَآءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حُسْنُ الْقَضَاءِ سَيِّءُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّءُ الْقَضَآءِ السَّيِّءُ الطَّلَبِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ الْحَسَنُ الْقَضَآءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّءُ الْقَضَآءِ سَيِّءُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبَ حَمْرَةٌ فِيْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَمَا رَأَيْتُمْ اَبِیْ حَمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَ اِنْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ ـ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ

شُعْبَةَ وَاَبِیْ زَيْدِ بْنِ اَخْطَبَ وَحُذَيْفَةَ وَاَبِیْ مَرْيَمَ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ ـ

(ترمذی شریف' عربی' ابواب الفتن' حدیث نمبر 2191' ص 504' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن حضور ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ آپ ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں سے یہ بات بھی ہے "بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا خلیفہ بنایا۔ پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا اور عورتوں سے بچو!" یہ بھی ارشاد فرمایا "خبردار! کسی شخص کو لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو" یہ کہہ کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا "واللہ! ہم نے کئی ایسی باتیں دیکھیں لیکن (حق کہنے سے) ڈر گئے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا "خبردار! ہر غدار کے لئے قیامت کے دن اس کی بے وفائی کی مقدار پر جھنڈا ہوگا اور کوئی بے وفائی امام (حاکم) کی عام بے وفائی سے بڑھ کر نہیں۔ اس کا جھنڈا اس کی مقعد کے پاس گاڑا جائے گا" اس دن جو کچھ ہم نے یاد رکھا اس میں سے یہ بھی تھا "سن لو! اولادِ آدم! مختلف طبقات پر پیدا کی گئی۔ بعض مومن پیدا ہوئے حالت

ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے۔ بعض کافر پیدا ہوئے' حالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے جبکہ بعض مومن پیدا ہوئے' مومنانہ زندگی گزاری اور حالت کفر پر رخصت ہوئے اور بعض کافر پیدا ہوئے' کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں گے۔ بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے' جلدی ختم ہوتا ہے تو یہ اس کا بدلہ ہے۔ سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اترتا ہے سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے زائل ہو' خبردار! بعض لوگوں کا لین دین اچھا ہے بعض مانگتے تو اچھی طرح ہیں لیکن ادائیگی میں اچھے نہیں۔ بعض ادا کرنے میں اچھے ہیں لیکن مانگنے میں اچھے نہیں یہ اس کا بدلہ ہے۔ آگاہ رہو! بعض لوگ لینے اور دینے (دونوں) میں برے ہیں۔ سن لو! جن کا لین دین اچھا ہے وہ بہتر انسان ہیں اور جن کا لین دین اچھا نہیں۔ وہ برے لوگ ہیں۔ سن لو! غصہ انسان کے دل کی ایک چنگاری ہے۔ کیا تم نے اس کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی پھولی ہوئی رگوں کو نہیں دیکھا۔ پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہئے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے (یا غروب ہو گیا ہے) حضور ﷺ نے فرمایا سن لو! دنیا کا باقی ماندہ' گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں اتنا ہی ہے جتنا اس دن کا باقی حصہ گزرے ہوئے حصے کے مقابلے میں ہے۔ یہ حدیث حسن

ہے۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہ' ابو زید بن اخطب' حذیفہ اور ابو مریم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ان سب نے ذکر کیا کہ ان سے حضور ﷺ نے قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے۔

(ترمذی شریف' جلد دوم' عربی اردو' ابواب الفتن' حدیث نمبر 68' ص 44' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور' پاکستان)

ف: حدیث مذکورہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو "ماکان ما یکون" جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہوگا سب کا علم عطا فرمایا اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات حتیٰ کہ قیامت تک کے واقعات بالتفصیل حضور ﷺ کے پیش نظر تھے۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

حدیث نمبر:18

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِیْ حَفْصٌ يَعْنِیْ ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، حدیث نمبر 7041، ص 1213، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے جب آپ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی تیز آندھی چلی کہ سوار شخص بھی (ریت میں) دفن ہونے کے قریب پہنچ جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس آندھی کو کسی منافق کی موت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے (تو پتا چلا) کہ منافقین کا ایک سرغنہ مر گیا ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب صفات المنافقین واحکامھم حدیث نمبر 6911، ص 591 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث شریف میں آندھی کو منافق کی موت کے لئے بھیجے جانے کی خبر دی اور اس خبر کی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے تصدیق بھی کی۔

حدیث نمبر: 19

حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَزُنَيْجٌ ثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيبٍ مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَإِذَا فِتْرٌ فِي شِبْرٍ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ فَحَجَجْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِينَ فَأَرَانَا عَصًا لَهُ فَإِذَا هُوَ بِعَصَايَ هٰذِهِ كَذَا وَكَذَا۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 4067، ص 588، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو غسان محمد بن عمر وزنیج، ابو تمیلہ، خالد بن عبید، عبداللہ بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مکہ کے قریب مجھے ایک میدان میں لے گئے جو خشک اور ریتلی زمین تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دابتہ یہاں سے نکلے گا۔ میں نے اس جگہ کو دیکھا۔ وہ تقریباً ایک بالشت ہوگی۔ ابن بریدہ کہتے ہیں میں نے کئی سال کے بعد حج کیا تو میرے والد نے مجھے اپنا عصاء لے کر بتایا کہ دابتہ الارض کا عصاء اتنا موٹا اور اتنا لمبا ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب دابتہ الارض، حدیث نمبر 1868، ص 513 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے قرب قیامت میں ظاہر ہونے والے دابتہ الارض کی زمین کی خبر دی۔

حدیث نمبر:20

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْفَرَجُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُثْمَانُ إِنْ وَلَّاكَ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَأَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصَكَ الَّذِي قَمَّصَكَ اللّٰهُ فَلَا تَخْلَعْهُ يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النُّعْمَانُ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا مَنَعَكِ أَنْ تُعْلِمِي النَّاسَ بِهٰذَا قَالَتْ أُنْسِيتُهُ۔

(سنن ابن ماجہ، عربی، باب فضل عثمان، حدیث نمبر 112، ص 18، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: علی بن محمد، ابو معاویہ، فرج بن فضالہ، ربیعہ بن یزید الدمشقی، نعمان بن بشیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے عثمان اللہ تعالیٰ ایک روز یہ کام (خلافت) تیرے حوالہ فرمائے گا۔ منافقین کی یہ کوششیں ہوں گی کہ اللہ نے تجھے جو قمیص پہنائی ہے وہ تمہارے جسم سے اتار لیں تو اسے ہرگز نہ اتارنا۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ تین بار ادا فرمایا۔ نعمان کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ آپ نے یہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ بتائی

تھی۔ انہوں نے فرمایا۔ میں بھول گئی تھی۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب فضل عثمان حدیث نمبر 117، ص 65، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت اور باغیوں کی جانب سے اس خلافت کو ختم کرنے کی سازش کی بھی خبر دی۔

حدیث نمبر:21

حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ، أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ، وَمَعَهُ، أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

قَالَ لَا۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 2924' ص 483' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمیر بن اسود عنسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حالانکہ وہ حمص کے کنارے اپنے مکان میں فروکش تھے اور (آپ کی زوجہ) ام حرام (بنت ملحان) آپ کے ہمراہ تھیں۔ عمیر بن اسود عنسی نے کہا ہم کو امّ حرام نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا پہلا لشکر جو دریا میں جنگ کرے گا (اور انہوں نے وہ کام کیے جس سے ان کے لئے جنت واجب ہے) تو وہ جنت کے مستحق ہوں گے۔ امّ حرام نے کہا کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میں ان میں سے ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تم ان میں سے ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر میں جنگ کرے گا ان کی مغفرت فرما دی گئی ہے (امّ حرام نے کہا) میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ان میں سے ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں (تم ان میں نہیں ہوگی)

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 184' ص 115 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور' پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے مذکورہ حدیث میں امّت کے پہلے لشکر اور ان میں لڑنے والے مسلمانوں کو جنت کی خبر دی اور ام حرام کی اس میں شمولیت

نہ ہونے کی بھی خبر دے دی۔ جو کہ حضور ﷺ کے علم غیب کی قوی دلیل ہے۔

حدیث شریف: 22

حَدَّثَنِی عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ

(بخاری شریف' عربی' کتاب المناقب' حدیث نمبر 3609' ص 605' مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم قتال نہ کریں گی اور ان کے درمیان عظیم جنگ ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہیں ہوں گے وہ سب کے سب یہ دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب المناقب' حدیث نمبر 820' ص 392' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف میں رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے وصال

کے بعد آنے والے تیس جھوٹے نبوت کے دعویداروں کی خبر دی اور ساتھ ہی دو جماعتوں کا باہم قتال ہونے اور جنگ عظیم کی بھی خبر دی۔

حدیث شریف نمبر 23

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْعَامِرٍ اَوْاَبُوْمَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاللّٰهِ مَاكَذَبَنِىْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِىْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَارِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَّهُمْ يَاْتِيْهِمْ يَعْنِى الْفَقِيْرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الاشربہ، حدیث نمبر 5590، ص 992 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ہشام بن عمار نے کہا ہم سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے عطیہ

بن قیس کلابی نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ سے ابو عامر (عبداللہ بن ہانی یا عبداللہ بن وہب یا عبید بن وہب) یا ابو مالک اشعری (کعب، عمر یا عبداللہ یا عبید) نے بیان کیا بخدا! انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا مجھ سے جھوٹ نہیں بولا (یہ صحابی کے صدق میں مبالغہ اور تاکید ہے) آپ ﷺ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات غنا و لہو کو حلال سمجھیں گے۔ وہ لوگ پہاڑ کے دامن میں اتریں گے اور شام کو جب چرواہے اپنی بکریاں چرا کر واپس گھروں کو لوٹیں گے تو ان کے پاس حاجت مند فقیر آئے گا وہ کہیں گے ہمارے پاس کل آنا۔ چنانچہ اللہ عزوجل رات کو ہی ان کو ہلاک کر دے گا اور ان کے سروں پر پہاڑ رکھ دے گا اور دوسرے لوگوں (جن کو رات کے وقت ہلاک نہ کیا) کو بندر اور خنزیر بنا دے گا قیامت تک ایسے ہی رہیں گے۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الاشربہ، حدیث نمبر 546، ص 277، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا ارشاد آج کے دور میں بالکل صادق آتا ہے کہ لوگ آلات غنا و لہو کو حلال سمجھیں گے۔ یقیناً ایسے لوگ موجود ہیں جو میڈیا پر آ کر ان چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں۔ آقا ﷺ نے چودہ سو سال قبل ایسے لوگوں کے متعلق خبر دی۔

حدیث شریف:24

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَ يُسْمَعُ مِمَّنْ يُسْمَعُ مِنْكُمْ

(سنن ابوداؤد عربی' کتاب العلم' باب فی کراہیۃ منع العلم' حدیث نمبر 3659' ص 525' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: زہیر بن حرب اور عثمان بن ابوشیبہ' جریر' اعمش' عبیداللہ بن عبداللہ' سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم علمی باتیں مجھ سے سنتے ہو اور تم سے بھی سنی جائیں گی اور ان لوگوں سے بھی سنی جائیں گی جو تم سے سنیں گے۔

(سنن ابوداؤد عربی اردو' جلد سوم' باب فی کراہیۃ منع العلم' حدیث نمبر 261' ص 105' مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

حدیث شریف:25

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ وُلْدِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ

عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ

(سنن ابوداؤد عربی' کتاب العلم' باب فضل نشر العلم' حدیث نمبر 3660' ص 525' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبدالرحمن بن ابان کے والد ماجد نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا۔ یہاں تک کہ وہ دوسروں تک پہنچائی۔ کئی ایک فقہ جاننے والے ایسے ہوں گے جو اپنے سے زیادہ فقہ جاننے والوں کو بتائیں گے اور کئی فقہ کے عامل ایسے ہوں گے جو حقیقت میں فقیہ نہیں ہوں گے۔

(سنن ابوداؤد عربی اردو' جلد سوم' باب فضل نشر العلم' حدیث نمبر 262' ص 105' مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

حدیث شریف:26

حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الْحَضْرِیُّ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ

عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَرْبَعُ فِتَنٍ فِيْ اٰخِرِهَا الْفَنَاءُ

(سنن ابوداؤد (عربی) کتاب الفتن' باب ذکر الفتن' حدیث نمبر 4241' ص 594' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ہارون بن عبداللہ' ابوداؤد حفری' بدر بن عثمان' عامر ایک آدمی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس امت میں چار فتنے ہوں گے جن کے بعد قیامت ہے۔

(ابوداؤد (عربی اردو) جلد سوم' کتاب الفتن' حدیث نمبر 840' ص 284' مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے امت کے چار فتنوں کی خبر دی۔

حدیث شریف: 27

حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَزَالُ طَآئِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ

(ابوداؤد (عربی) کتاب الجہاد' باب فی دوام الجہاد' حدیث نمبر 2484' ص 359' مطبوعہ

دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: مطرف نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمّت کا ایک گروہ حق کی خاطر ہمیشہ اپنے مخالفوں سے لڑتا رہے اور غالب رہے گا' یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا۔

(ابوداؤد (عربی اردو) جلد دوم' کتاب الجہاد' حدیث نمبر 712' ص 269' مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

ف: اس فرمان رسالت کے مطابق اُمّت محمدیہ کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جو دین و ایمان کے دشمنوں سے ہمیشہ برسرِ پیکار رہے گا۔ خواہ وہ دشمنانِ دین غیر مسلموں کے رنگ میں ہوں یا مسلمانوں کی شکل میں۔ دونوں قسم کے دشمنوں سے نبرد آزما ہوتا رہے گا۔ شیطان بیرونی طاقت ہے اور نفس اندرونی۔ اسی طرح غیر مسلم دین کے بیرونی دشمن ہیں اور بعض مسلم نما غیر مسلم اندرونی دشمن ہیں۔ ان دونوں قسم کے دشمنوں سے فعلی' قولی' مالی اور لسانی ہر طرح جہاد کیا جاتا ہے اور اسلام کے بدترین دشمن وہ ہیں جو مسلمان بن کر مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگا کر بے خبر مسلمانوں کی متاعِ ایمانی پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے گندم نما جو فروش رہنماؤں کے شر سے بچانا افضل ترین جہاد اور بہت بڑی مردانگی ہے۔ واللہ تعالیٰ

حدیث شریف: 28

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَهٗ اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اِیَّانَا تُرِیْدُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰی بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَیْهِمْ رَوَایَا قُرَیْشٍ وَفِیْهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِیالْحَجَّاجِ فَاَخَذُوْهُ فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُوْنَهٗ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَصْحَابِهٖ فَیَقُوْلُ مَالِیْ عِلْمٌ بِاَبِیْ سُفْیَانَ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَیْبَةُ وَاُمَیَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُوْ سُفْیَانَ فَاِذَا تَرَكُوْهُ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ مَالِیْ بِاَبِیْسُفْیَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَیْبَةُ وَاُمَیَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِی

النَّاسِ فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَیْضًا ضَرَبُوْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَیَضَعُ یَدَهٗ عَلَی الْاَرْضِ هَاهُنَا وَهَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 4621، ص 792، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کو ابو سفیان (کے قافلے کے ہمراہ) آنے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے لوگوں سے مشورہ کیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو مشورہ دیا، آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو مشورہ دیا، آپ ﷺ نے اسے بھی قبول نہیں کیا۔ پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر آپ ﷺ ہمیں سمندر میں گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں تو ہم وہاں بھی دوڑائیں گے۔ اگر آپ ﷺ "برک الغماد" تک سفر کرنے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو روانگی کا حکم دیا۔ یہ سب لوگ

روانہ ہوئے اور انہوں نے بدر میں پڑاؤ کیا۔ وہاں قریش کے پانی پلانے والے لوگ انہیں ملے۔ جن میں بنوحجاج کا ایک سیاہ فام غلام بھی تھا۔ ان حضرات نے اسے پکڑ لیا۔ صحابہ کرام نے ان سے ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا۔ ابوسفیان کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ یہاں (اس لشکر میں) ابوجہل ہے' عتبہ ہے' شیبہ ہے' امیہ بن خلف ہے' جب اس نے یہ جواب دیا تو صحابہ کرام نے اسے مارنا شروع کر دیا تو وہ بولا ہاں! ابوسفیان کے بارے میں بتاتا ہوں۔ صحابہ نے مارنا بند کیا اور اس سے تفتیش کی تو وہ بولا۔ مجھے ابو سفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ یہاں تو ابوجہل ہے' عتبہ ہے' شیبہ ہے اور امیہ بن خلف ہے۔ جب اس نے یہ جواب دیا تو صحابہ کرام نے پھر اسے مارنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے یہ ملاحظہ کیا تو نماز ختم کی اور فرمایا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ جب وہ تمہارے ساتھ سچ بولتا ہے تو تم اسے مارنے لگتے ہو اور جب وہ تمہارے ساتھ جھوٹ بولتا ہے تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو (راوی کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ میدان میں تشریف لے گئے) اور فرمایا۔ یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس زمین پر رکھ کر بتایا کہ اس' اس جگہ (فلاں' فلاں شخص قتل ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے جس جگہ دست اقدس رکھا تھا ان میں سے ہر ایک اسی جگہ مارا گیا۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 4506' ص 663 مطبوعہ شبیر

برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ میدان بدر میں جنگ سے پہلے تشریف لے گئے۔ دوسرے دن مرنے والے کافروں کی مقتل گاہ کی خبر دی۔ دوسرے دن جنگ کے بعد صحابہ کرام نے کفار کے لاشے کو اسی جگہ پایا جہاں حضور ﷺ نے نشانات لگائے تھے۔

حدیث شریف: 29

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يُّدْعٰى بِالْاِسْلَامِ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرْنَا الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَاَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ الَّذِيْ قُلْتَ لَهٗ اٰنِفًا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاِنَّهٗ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ قِيْلَ اِنَّهٗ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهٖ جِرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ

مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادَىٰ فِي النَّاسِ اِنَّهُ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الایمان' حدیث نمبر 305' ص 61' مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں شریک تھے۔ آپ ﷺ نے مسلمان کہلانے والے ایک شخص کے بارے میں فرمایا: یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی بے جگری سے لڑا اور زخمی ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی' کچھ دیر پہلے آپ ﷺ نے جسے جہنمی قرار دیا تھا' وہ آج بڑی بے جگری سے لڑتے ہوئے مرا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں پہنچا ہے۔ بعض حضرات اس بارے میں حیرانگی کا شکار ہوئے' اسی دوران پتہ چلا کہ وہ شخص ابھی مرا نہیں ہے بلکہ شدید زخمی ہے۔ رات کے وقت اس نے زخموں کی شدت سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔ جب نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اسی لئے (میں نے اسے جہنمی قرار دیا تھا) اللہ اکبر! میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا خاص بندہ اور اس کا رسول ﷺ ہوں پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں

میں یہ اعلان کر دیں' جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی گناہ گار شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کرتا ہے

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الایمان' حدیث نمبر 213' ص 130 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے مسلمان کہلوانے والے شخص کو اپنے علم غیب سے جان لیا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔

حدیث شریف: 30

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فِيْهِ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً

(ابن ماجہ شریف' عربی' کتاب الطب' حدیث نمبر 3505' ص 505' مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سوید' مسلم بن خالد' عتبہ بن مسلم' عبید بن حنین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کبھی تمہارے پینے کی چیز میں گر جائے تو اسے اس میں ڈبو دو۔ پھر نکال کر پھینکو کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے

اور دوسرے میں شفاء ہے۔

(سنن ابن ماجہ عربی اردو جلد دوم باب الذباب یقع فی الاناء حدیث نمبر 1297 ص 385 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: نگاہ پاک مصطفی ﷺ نے مکھی کے پروں میں موجود شفاء اور بیماری دونوں کو اپنے علم غیب کے ذریعہ جان لیا۔

حدیث شریف:31

حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِم حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمْرٍو یَعْنِیْ اَلْاَوْزَاعِیَّ عَنْ اِسْحٰق بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ وَلَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّیْنَ تَحْرُسُهَا فَیَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ یَخْرُجُ اِلَیْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ

(مسلم شریف عربی کتاب الفتن واشراط الساعۃ حدیث نمبر 7390 ص 1278 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

دجال مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں پہنچ جائے گا۔ ان دونوں شہروں کے ہر راستے ان کی حفاظت کے لئے فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہیں دجال سبخہ (نامی جگہ) پر پڑاؤ کرے گا۔ مدینہ منورہ میں تین جھٹکے آئیں گے تو ہر کافر اور منافق مدینہ سے نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔

(مسلم شریف عربی اردو کتاب الفتن واشراط الساعۃ حدیث نمبر 7257 ص 701 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:32

حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ یُضِیْفُ هٰذَا اللَّیْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْهِمْ بِشَیْءٍ فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَطْفِئِ السِّرَاجَ

وَارِيهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى لِيَاْكُلَ فَقُوْمِىْ اِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيْهِ قَالَ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ۔

(مسلم شریف عربی کتاب الاشربہ حدیث نمبر 5359 ص 917 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ میں فاقے کا شکار ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ کو (کھانا بھجوانے) کا پیغام بھیجا تو انہوں نے جواب بھجوایا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرے پاس صرف پانی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دوسری زوجہ محترمہ کو پیغام بھیجا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ تمام ازواج نے یہی جواب بھجوایا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرے پاس صرف پانی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون آج رات (اس شخص) کی مہمان نوازی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔ ایک انصاری کھڑا ہوا اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! میں! پھر وہ انصاری اس شخص کو لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ اس نے اپنی بیوی سے دریافت کیا۔ کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے۔ بیوی نے جواب دیا۔ صرف بچوں کے حصے کا کھانا ہے۔ وہ انصاری بولا تم انہیں کسی چیز

سے بہلا دینا۔ جب ہمارا مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور یوں ظاہر کرنا کہ جیسے ہم کھانا کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانا کھانے لگے تو تم چراغ کے پاس جا کر اسے بجھا دینا پھر وہ سب (گھر والے دسترخوان پر) بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھایا۔ اگلے دن وہ انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم نے کل رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا۔

(مسلم شریف عربی اردو جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 5243 ص 68 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے در دولت میں رہ کر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور ام سلیم رضی اللہ عنہا کی مہمان نوازی کو جان لیا اور ان کی اگلی رات کی مہمان نوازی پر رب تعالیٰ کی رضا اور قبولیت کو بھی جان لیا۔

حدیث شریف:33

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِىْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ مَوْتِىْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ

اَلْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الجزیہ والموادعۃ' حدیث نمبر 3176' ص 529' مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوادریس (عائذ اللہ خولانی) نے کہا کہ میں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں غزوہ تبوک میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت سے قبل چھ چیزیں شمار کرلو۔ میرا اس دنیا سے چلا جانا پھر بیت المقدس کی فتح' پھر عام موت جو لوگوں میں بکریوں کی بیماری کی طرح پھیل جائے گی (قعاص ایک بیماری ہے جو سینہ میں ہوتی ہے اور گردن کو توڑ دیتی ہے جس سے فی الفور موت واقع ہوجاتی ہے) پھر افراط زر حتی کہ اگر کسی شخص کو 100 دینار دیا جائے گا تو وہ پھر بھی ناخوش رہے گا پھر ایک بہت بڑا فتنہ' جو عرب میں ہر گھر میں پہنچے گا پھر تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی اور وہ عہد شکنی کر کے تم پر حملہ کردیں گے اور وہ 80 جھنڈے لے کر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوجی ہوں گے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجزیہ والموادعۃ' حدیث نمبر 414' ص 220' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے حدیث شریف میں قیامت کی نشانیاں بتاتے ہوئے حملہ آوروں کی تعداد اور ان کے جھنڈوں کی بھی تعداد بیان فرمائی۔

حدیث شریف: 34

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ لِيْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَاءَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهُ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الحج' حدیث نمبر 3321' ص 574' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا مجھے کوئی بچہ لا کر دو جو میری خدمت کیا کرے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ساتھ لے کر آ گئے۔ میں نے (سفر کے دوران) نبی اکرم ﷺ کے ہر پڑاؤ میں خدمت کرنا شروع کر دی (اس سے روایت میں آگے چل کر ان الفاظ میں) پھر نبی اکرم ﷺ آگے تشریف لے آئے۔ یہاں تک کہ احد پہاڑ نظر آنے لگا۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا "اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا' اے اللہ! ان لوگوں (اہل مدینہ) کے "مد" "صاع" (رزق) میں برکت عطا فرما۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الحج' حدیث نمبر 3217' ص 267' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم بے جان پہاڑ کے متعلق بھی جانتے ہیں کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ جب حضور ﷺ بے جان پہاڑ کے حال سے واقف ہیں تو انسانوں کے دلوں کے حالات سے کس قدر واقف ہوں گے۔

حدیث شریف:35

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خَدْعَةً۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 3027' ص 500' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسریٰ ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا قیصر ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا اور تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور تقسیم کرو گے اور آپ ﷺ نے لڑائی کو دھوکہ کا نام دیا۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 278' ص 153' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے قیصر و کسریٰ کے بعد دوبارہ قیصر و کسریٰ نہ ہونے اور ان کے خزانے کے تقسیم کرنے کی خبر دی۔

حدیث شریف:36

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِي طَلْحَةُ أُمُّ غُرَابٍ عَنْ عُقَيْلَةَ امْرَأَةٍ بَنِي فَزَارَةَ مَوْلَاةٍ لَهُمْ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ۔

(ابوداؤد شریف' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب فی کراہیۃ التدافع عن الامامۃ' حدیث نمبر 581' ص 95' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ہارون بن عباد ازدی' مروان' طلحہ ام غراب' عقیلہ جو بنی فزارہ کی ایک عورت اور ان کی مولاۃ تھی' خرشہ بن حرا لفزاری کی بہن سلامہ بنت حر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ مسجد میں ایک دوسرے سے کہیں گے لیکن انہیں نماز پڑھانے کے لئے امام نہیں ملے گا۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' باب فی کراہیۃ التدافع عن الامامۃ' حدیث نمبر 578' ص 286 مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

ف: موجودہ زمانے میں یہ نشانی کافی حد تک پائی جاتی ہے کیونکہ جو لوگ نماز پڑھاتے ہیں ان میں سے اکثر امامت کے اہل نہیں ہیں بلکہ محض پیشہ ور امام

ہیں' واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:37

وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الجمعہ' حدیث نمبر 1977' ص 343' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔ اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الجمعہ' حدیث نمبر 1873' ص 684' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: درج ذیل حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے

قیامت کے جمعہ کے دن قائم ہونے کی خبر دی۔

حدیث شریف:38

وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَوَاَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب فضائل الصحابہ' حدیث نمبر 6248' ص 1065' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ "حرا" پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر (رضی اللہ عنہم) تھے۔ چٹان حرکت کرنے لگی تو آپ نے فرمایا: رک جاؤ! کیونکہ تیرے اوپر صرف نبی' صدیق اور شہید موجود ہیں۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب فضائل الصحابہ' حدیث نمبر 6123' ص 323' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا حکم پہاڑ پر بھی چلتا ہے اور ساتھ ہی جو صحابہ کرام علیہم الرضوان موجود تھے' ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شہادت کی خبر دی۔

حدیث شریف:39

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا اِلٰى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللهَ فَاَذْهَبَهُ عَنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب فضائل الصحابہ' حدیث نمبر 6490' ص 114' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ وفد کی شکل

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں ایک ایسا شخص تھا جو حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مذاق کیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ کیا یہاں قرن کا رہنے والا کوئی شخص ہے؟ تو وہ شخص آگے بڑھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام "اویس" ہوگا۔ یمن میں اس کی صرف والدہ ہوگی۔ وہ برص کی بیماری کا شکار ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس (برص کے نشانات) کو ختم کردے گا اور صرف ایک دینار (یا شاید یہ فرمایا تھا) ایک درہم جتنا نشان رہ جائے گا۔ تم میں سے جو شخص اس سے ملے وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروائے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب فضائل الصحابہ حدیث نمبر 6365، ص 409، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سچے عاشق رسول تھے مگر ظاہری طور پر کبھی حضور ﷺ سے نہ ملے مگر ان کے دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ ہونے کی وجہ سے میرے مولیٰ ﷺ ان کے اور ان کے گھر والوں کے متعلق جانتے تھے۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اپنے غلاموں کے حالات سے باخبر ہیں۔ چاہے وہ کائنات کے کسی بھی گوشے میں ہو۔

حدیث شریف: 40

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ

قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ قَرِیْنَهٗ مِنَ الْجِنِّ قَالُوْا وَاِیَّاكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِیَّایَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا یَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب التوبہ، حدیث نمبر 7108، ص 1225، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ہر شخص کے ہمراہ اس کا ہمزاد مسلط ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ہے مگر یہ کہ اس کے خلاف اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی ہے اور اس نے اسلام قبول کرلیا ہے اور وہ مجھے صرف بھلائی کی بات کہتا ہے۔

(مسلم شریف عربی اردو، جلد سوم، کتاب التوبہ، حدیث نمبر 6979، ص 611، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 41

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ

بْنِ مُحَمَّدٍ وَّاَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِّنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَقَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الایمان' حدیث نمبر 312' ص 63' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے (قیامت کے قریب) اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی۔ اس وقت جس شخص کے دل میں ایک دانے (اور ایک روایت کے مطابق) ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ "ہوا" اس کی (روح) قبض کرلے گی۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الایمان' حدیث نمبر 220' ص 134 مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

عقیدہ: اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ علم غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دیئے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عزوجل کے لئے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہوسکتا بلکہ ذاتی ہے جو لوگ انبیاء بلکہ سید

الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔

افتومنون ببعض الکتٰب وتکفرون ببعض

یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے' انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی و اثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہے' اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء ہی کی شایان شان ہے اور منافی الوہیت ہے اور یہ کہنا کہ ہر ذرہ کا علم نبی کے لئے مانا جائے تو خالق و مخلوق کی مساوات لازم آئے گی۔ باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزوجل کے لئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا مگر کافر ذرات عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک نیز ذاتی و عطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحتاً ایمان و اسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن و واجب وجود میں معاذاللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر کھلا شرک ہے۔ انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لئے آتے ہی ہیں کہ جنت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں۔ ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن

تک عقل وحواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے۔ اولیاء کو بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف:42

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ

(ابوداؤد شریف' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب فی بناء المساجد' حدیث نمبر 449' ص 76' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں کی ظاہری شان وشوکت کے باعث۔

(ابوداؤد عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 446' ص 212' مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

حدیث شریف:43

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ

الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صُبَيْحَةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هٰذَا وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ۔

(سنن ابوداؤد' عربی' کتاب الادب' حدیث نمبر 4922' ص 694' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ میری شادی کی اگلی صبح کو رسول اللہ ﷺ میرے پاس صبح سویرے تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تم بیٹھے ہو۔ کچھ لڑکیاں اپنی دف بجا کر اپنے آباؤ اجداد کے کارنامے گانے لگیں جو غزوہ بدر میں شہید ہوگئے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہا "اور ہم میں ایسے نبی جلوہ افروز ہیں جو کل کی بات بھی جانتے ہیں" آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔

(سنن ابوداؤد' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الادب' حدیث نمبر 1491' ص 543 مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

ف: مدینہ طیبہ کی لڑکیاں دف بجا کر جو شہدائے بدر کے مرثیے پڑھ رہی

تھیں تو یقیناً وہ مرثیے کسی صحابی نے لکھے ہوں گے۔ ایک لڑکی نے مرثیہ پڑھتے ہوئے یہ مصرعہ کہا **وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ** یعنی ہم میں ایسا نبی جلوہ افروز ہے جو آئندہ کے واقعات کو بھی جانتا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو غیوب خمسہ سے خبردار سمجھتے تھے اور برملا کہتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس لڑکی کی زبان سے یہ مصرعہ سن کر مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (التوفی ۱۲۴۶ھ/۱۹۳۱ء) کی طرح اسے شرک و کفر قرار نہیں دیا اور مطلقاً یہ نہیں فرمایا کہ بیٹی تم مشرکہ ہوگئیں اور جس صحابی نے مرثیے میں یہ مصرعہ کہا ہے وہ بھی مشرک ہوگیا' اسے چاہیے کہ از سرِ نو ایمان لائے اور تجدید نکاح کرے۔ خبردار جو آئندہ ایسی شرک و کفر کی بات زبان پر لائے۔ فرمایا تو بس اتنا کہ اس بات کو چھوڑ دو اور جو تم کہہ رہی تھیں وہی کہے جاؤ۔ یعنی یہ عقائد کا معاملہ ہے مبادا الفاظ میں تم سے کمی بیشی ہو جائے یا مبالغہ آرائی سے کام لینے گویا آئندہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاؤ۔ لہٰذا اس نازک بات کو رہنے دو اور اپنے شہداء کے کارنامے ہی بیان کرو' مقصد یہ تھا کہ میرے حضور تم میری تعریفیں بیان نہ کرو بلکہ شمع رسالت کے ان جانثار پروانوں کی تعریفیں ہی کرو کہ بالواسطہ وہ میری ہی تعریف ہے۔

نگاہ پاک مصطفیٰ ﷺ

حدیث شریف:44

حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ نَامُعَاوِيَةُ يَعْنِى ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِى ابْنَ سَلَامٍ اَنَّـهُ سَمِعَ اَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِى السَّلُوْلِىُّ اَبُوْ كَبْشَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةٌ فَحَضَرْتُ صَلٰوةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ انْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اٰبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَ نَعَمِهِمْ وَشَائِهِمِ اجْتَمَعُوْآ اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ اَنَسُ ابْنُ اَبِىْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِىُّ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فَارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ وَجَآءَ اِلٰى

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِىْ اَعْلَاهُ وَلَاتُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحْسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ وَهُوَ يَتَلَفَّتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَآءَكُمْ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِى الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَآءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّى انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِىْ اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَاَحَدًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْقَاضِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَاتَعْمَلَ بَعْدَهَا۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الجہاد' باب فی فضل الحرس' حدیث نمبر 2501' ص 362' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سلولی نے حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے وقت ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا اور کافی چلتے رہے یہاں تک کہ شام ہونے کو آئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے حاضر ہوا۔ پس ایک ایرانی آ کر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کے سامنے سے گیا۔ یہاں تک کہ میں فلاں فلاں پہاڑی پر چڑھا تو ہوازن والوں کو دیکھا کہ اپنی عورتوں' اونٹوں اور بکریوں کو حنین کے مقام پر جمع کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تبسم ریزی کرتے ہوئے فرمایا "ان شاء اللہ تعالیٰ کل یہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔ پھر فرمایا کہ آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ حضرت انس بن ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو سوار ہو جاؤ۔ پس وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس گھاٹی کی طرف جاؤ اور اس کی بلندی پر چڑھ جانا اور تمہاری وجہ سے آج رات ہم دھوکا نہ کھا جائیں۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھ کر فرمایا۔ کیا تمہیں اپنا سوار بھی نظر آیا ہے؟ پس نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے لگے اور گھاٹی کی طرف دیکھ لیتے یہاں تک کہ نماز پوری ہوگئی اور سلام پھیر دیا گیا۔ فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارا سوار آ گیا ہے۔ پس ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے تو وہ آ رہے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے

کھڑے ہو کر سلام عرض کیا اور عرض گزار ہوئے کہ میں گیا تو اس گھاٹی کی بلندی پر چڑھ گیا جہاں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا۔ خوب نظر دوڑائی لیکن کوئی ایک آدمی نظر نہ آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا آج رات تم اترے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں مگر نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اگر اس کے بعد کوئی عمل بھی نہ کرو تب بھی کچھ نہیں بگڑے گا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 729، ص 276، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نبی کریم ﷺ کا نماز میں کن انکھیوں سے گھاٹی کی طرف دیکھنا کہ ان کے بھیجے ہوئے انس بن ابو مرثد غنوی آرہے ہیں یا نہیں؟ یہ رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں سے ہے جو دوسروں کے لئے حجت نہیں کہ وہ بھی نماز میں اِدھر اُدھر دیکھ لیا کریں بلکہ دوسروں کے لئے آپ ﷺ نے اسے نماز میں چوری کرنا فرمایا ہے۔ نیز بینائی کے سلب ہوجانے کی وعید سنائی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا حتی کہ دورانِ نماز جنت و دوزخ کا مشاہدہ کرنا، حتی کہ جنت کے پھلوں سے لدی ہوئی ایک ٹہنی کو توڑنے کے لئے بارہا دست مبارک اٹھانا وغیرہ امور آپ کی توجہ الی اللہ پر اثر انداز نہیں ہوتے تھے۔ چونکہ دوسروں کی یہ حالت نہیں لہذا اور کسی کو یہ اجازت بھی نہیں کیونکہ دوسروں کے لئے یہ خشوع و خضوع کے منافی ہے۔

تحویل قبلہ کے وقت بھی رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد کے انتظار میں بارہا عین نماز کی حالت میں آسمان کی طرف دیکھا جس کا قرآن کریم نے یوں ذکر فرمایا ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ (۱۴۴:۲)

معلوم ہوا کہ خاص حالت کے باعث یہ بات رسول اللہ ﷺ کے خصائص سے ہے جو دوسروں کے لئے حجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:45

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ قَالَا نَاسُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَرِضَ مَرَضًا اُشْفٰی فِیْهِ فَعَادَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَالًا كَثِیْرًا وَلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِیْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَتْرُكْ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَآءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً یَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِیْهَا حَتَّی اللُّقْمَةِ تَدْفَعُهَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

اَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِیْ قَالَ اِنَّكَ اِنْ تَخْلُفْ بَعْدِیْ
فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ لَا تَزْدَادُ بِهٖ اِلَّا
رِفْعَةً وَ دَرَجَةً لَعَلَّكَ اِنْ تَخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ
وَيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ
هِجْرَتَهُمْ وَلَاتَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَآئِسُ سَعِيْدُ
بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ
مَاتَ بِمَكَّةَ ۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الوصایا' باب ماجاء فیما یجوز للموصی فی مالہ حدیث نمبر 2864' ص 416'
مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عامر بن سعید سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں سخت بیمار پڑا جس سے شفا ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! بے شک میرے پاس کافی مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ نصف؟ فرمایا نہیں۔ عرض گزار کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی سہی لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم ان پر خرچ نہیں کرتے مگر اس کا تمہیں ثواب دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دیتے ہو عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی ہجرت کے باوجود پیچھے چھوڑ دیا

جاؤں گا؟ فرمایا کہ اگر تم میرے بعد پیچھے رہے تو رضائے الٰہی کے کام کرو گے جن سے تمہاری رفعت اور درجات میں اضافہ ہوگا۔ شاید تم پیچھے رہ جاؤ اور کتنے ہی لوگ تم سے فائدہ اٹھائیں اور کتنے ہی لوگوں کو نقصان پہنچے۔ پھر دعا فرمائی۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا۔ ان کی ایڑیوں پر لیکن تاسف رہا حضرت سعید بن خولہ رضی اللہ عنہ کا کہ رسول اللہ ﷺ بھی افسوس کیا کرتے تھے کیونکہ ان کا وصال مکہ مکرمہ میں ہوگیا تھا۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الوصایا' حدیث نمبر 1090' ص 414' مطبوعہ فرید بک'
لاہور پاکستان)

ف: جب ۸ھ میں مکہ مکرمہ کو فتح کیا گیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار پڑ گئے۔ انہیں خدشہ لاحق ہوا کہ شاید میں بھی ہجرت کرنے کے باوجود مدینہ منورہ نہ جاسکوں اور حضرت سعید بن خولہ رضی اللہ عنہ کی طرح مکہ معظمہ میں دفن ہونا پڑے۔ نبی کریم ﷺ کی بشارت کے مطابق یہ مدتوں زندہ رہے۔ ان کے سال وفات میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن غیر مقلد مولوی وحید الزمان خان صاحب نے لکھا ہے" اور ۳۵ھ میں سعد کا انتقال ہوا تو اس بیماری کے بعد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ۴۵ برس تک زندہ رہے" ہماری سمجھ میں وحید الزماں خان کا حساب نہیں آیا کیونکہ ۸ھ میں فتح مکہ کے وقت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے۔ اور بقول وحید الزماں خان ۳۵ھ میں انہوں نے وفات پائی تو اس بیماری کے بعد پینتالیس برس تک کس طرح زندہ رہے؟

حدیث شریف:46

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْکُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمْسٍ؟ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِکَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الصلوۃ، حدیث نمبر 968، ص 183، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہو سکون کے ساتھ نماز ادا کیا کرو (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ہمیں مختلف حلقوں میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم منتشر ہو کر کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟

پھر ایک مرتبہ تشریف لائے تو فرمایا: جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں، اس طرح تم صفیں کیوں نہیں قائم کرتے؟ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: وہ پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں مل جل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

(مسلم شریف جلد اول، کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 871 ص 359 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی نگاہ نور سے نورانی مخلوق فرشتوں کا اپنے پروردگار جل جلالہ کی بارگاہ میں صفیں باندھ کر کھڑا ہونا ملاحظہ فرماتے ہیں۔

حدیث شریف:47

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی اَنْبَاَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ السَّمَآءَ اَطَّتْ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجَارُوْنَ اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ

شَجَرَةٌ تُعْضَدُ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الزہد، حدیث نمبر 4190، ص 611، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، مورق العجلی، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان چرچراتا ہے کیونکہ اس میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتے کا سر سجدہ میں موجود نہ ہو۔ خدا کی قسم اگر تم بھی وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ حتیٰ کہ عورتوں سے محبت میں بھی تمہیں مزہ نہ آئے اور تم شور و فریاد کرتے ہوئے صحرا کو نکل جاؤ۔ خدا کی قسم میری یہ خواہش ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جسے جڑ سے کاٹ کر پھینک دیتے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب الحزن والبکاء، حدیث نمبر 1993، ص 557 مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ جو رسول اکرم نور مجسم ﷺ سنتے ہیں وہ ہم نہیں سن سکتے اور جو رسول اکرم نور مجسم ﷺ دیکھتے ہیں وہ ہم نہیں دیکھ سکتے۔

حضور ﷺ جن آنکھوں سے ہمیں دیکھتے ہیں انہی آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور جن کانوں سے عام باتیں سنتے ہیں انہی کانوں سے آسمان کا چرچرانا اور آوازِ غیبی سنتے ہیں۔

حدیث شریف: 48

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 7256، ص 1250، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہوں کے درمیان جنگ نہ ہو، ان دونوں کے درمیان بہت زیادہ قتل و غارت گری ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا (کہ ہم حق پر ہیں)

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ، حدیث نمبر 7126، ص 654، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 49

حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَّاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَ لَايُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَايُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَ لَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَّ يَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 7258، ص 1250، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا ہے تو میں نے مشرق کے تمام حصوں اور مغرب کے تمام حصوں کو دیکھ لیا۔ میرے

لئے جتنی زمین سمیٹی گئی میری اُمّت کی حکومت وہاں تک ہوگی۔ مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گئے میں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی کہ وہ میری اُمّت کو قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کے اپنے علاوہ (باہر کا) کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں تباہ و برباد کرے۔ میرے پروردگار نے فرمایا: اے محمد ﷺ! میں جب کوئی فیصلہ کردوں تو وہ پورا ہوتا ہے۔ تمہاری اُمّت کے لئے میں تمہیں یہ عطا کرتا ہوں کہ میں انہیں قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر باہر کا دشمن مسلط کروں گا جو انہیں تباہ و برباد کردے اگرچہ ان کے خلاف روئے زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں البتہ (تمہاری اُمّت کے افراد) آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ، حدیث نمبر 7128، ص 654 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 50

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمُ اهْتَزَّلَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب فضائل الصحابہ' حدیث نمبر 6345' ص 1084' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ لوگوں کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: اس (کی روح کی عالم بالا میں آمد) کی وجہ سے عرش الٰہی جھوم اٹھا ہے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب فضائل الصحابہ' حدیث نمبر 6221' ص 355' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی نگاہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روح کو بھی ملاحظہ فرما رہی تھیں اور ساتھ ہی زمین پر جلوہ افروز رہ کر عرش الٰہی کا محبت و عقیدت سے جھومنا بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

حدیث شریف: 51

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَآئَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا

طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّ هُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّ هُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّ هُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَصَبْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَاُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الکسوف' حدیث نمبر 1052' ص 170' مطبوعہ دارالسلام ریاض

سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے اور سورہ بقرہ پڑھنے کے برابر طویل قیام فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا اور لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے تھوڑا کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع فرمایا اور وہ پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور طویل قیام فرمایا اور پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے لمبا رکوع کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا پھر آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا (نماز کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا شمس و قمر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور یہ کسی کی موت وحیات کے سبب بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کا بے نور ہونا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو اپنی جگہ کھڑے کھڑے کچھ پکڑتے دیکھا پھر ہم نے آپ ﷺ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور میں نے انگور کا گچھا پکڑنا چاہا اگر اس کو لے آتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ مجھے جہنم دکھائی گئی میں نے اس سے زیادہ خوفناک منظر نہیں دیکھا جیسے آج دیکھا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اس میں رہنے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیوں؟ آپ ﷺ نے

فرمایا ان کے کفر کے سبب عرض کیا گیا کیا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک سے زندگی بھر احسان کرتا رہے۔ پھر اس نے تجھ سے ناموافق چیز دیکھ لی تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی اچھائی نہیں دیکھی۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الکسوف، حدیث نمبر 990 ص 442 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے مصلے پر کھڑے ہو کر جنت اور جہنم کو ملاحظہ فرمایا اور ساتھ ہی آپ ﷺ کا دست حق پرست جنت میں موجود انگور کے گچھے تک پہنچ گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ زمین پر جلوہ گر ہونے کے باوجود لاتعداد میل دور جنت میں اپنا دست مبارک رکھ سکتے ہیں تو پھر مدینے میں رہ کر اسی کائنات پر اپنے غلاموں کی اپنے دست مبارک سے مدد کیوں نہیں کر سکتے؟

حدیث شریف: 52

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِنْدَهُمْ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ رَاَيْتُ قَوْمًا مِمَّنْ يَرْكَبُ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكَ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَضْحَكَكَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِى الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ۔

(ابوداؤد عربی کتاب الجہاد باب فضل الغزو فی البحر حدیث نمبر 2490 ص 361 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ام حرام بنت ملحان نے بتایا جو بہن ہیں حضرت ام سلیم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو سمندر کی پیٹھ پر سوار ہیں جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اس گروہ میں شامل فرمالے۔ فرمایا تم پہلے گروہ میں ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان سے حضرت عبادہ

بن صامت رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور بحری جہاد کیا تو انہیں ساتھ لے گئے لوٹتے ہوئے ان کے قریب خچر لایا گیا سوار ہونے کے لئے۔ یہ اس سے گر پڑیں اور گردن ٹوٹ جانے کے باعث وصال ہوگیا۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 718 ص 271 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نبی کریم ﷺ کا اپنی امت کے سمندری مجاہدوں کو خواب میں دیکھ کر بتانا اور حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عرض کرنا: **اُدْعُ اللّٰهَ لِىْ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ** ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اچھا میں دعا کروں گا بلکہ فوراً ارشاد فرمایا **اِنَّكَ مِنْهُمْ** تم ان لوگوں میں شامل ہو۔ سبحان اللہ یہ خلافت عظمیٰ کا اظہار ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے خاص لطف وکرم سے اپنے محبوب ﷺ کو خلیفہ اعظم بنایا اور اپنی مملکت میں ماذون ومختار فرمایا ہے۔

حدیث شریف:53

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِىْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ

يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَّطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَّ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا قَالَ هَنَّادٌ يَسْتَتِرُ مَكَانَ يَسْتَنْزِهُ۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الطہارۃ' حدیث نمبر 20' ص 15' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ یہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور وہ چغل خوری کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک ترٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کئے۔ ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا اس قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان دونوں کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔ ھناد نے فرمایا کہ پاک کرنے کی جگہ کو پاک نہیں کرتا تھا۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد اول' کتاب الطہارۃ' حدیث نمبر 20' ص 68' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ آپ ﷺ کی نگاہ نور نے زمین پر جلوہ گر ہو کر زمین کے اندر مُردوں کا حال ملاحظہ فرما لیا اور ساتھ ہی ان کے نامہ اعمال میں موجود ان کے گناہوں کو بھی ملاحظہ فرما لیا۔

دوسری یہ کہ قبر پر تر شاخ (مردہ وغیرہ) ڈالنا حضور ﷺ کی سنت سے

ثابت ہوا۔ یہ چیزیں جب تک تر رہیں گی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گی جس سے میت کو فائدہ اور راحت و سکون حاصل ہوگا۔

حدیث شریف: 54

حَدَّثَنَا اَبُوْبِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَيُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ طُوْلِ شَعْرِهٖ شَيْئًا لَا يَحْفَظُهٗ دَاوٗدُ وَاضِعًا اِصْبَعَهٗ فِيْ اُذُنِهٖ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى اَوْلَفْتٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَآءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ وَخِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا

(ابن ماجہ' عربی' کتاب المناسک' حدیث نمبر 2891' ص 418' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبشر' ابن ابی عدی' داؤد بن ابی ہند' ابوالعالیہ' ابن عباس رضی اللہ

عنہما نے فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے کہ ہم ایک وادی پر سے گزرے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا وادیٔ ازرق۔ آپ ﷺ نے فرمایا گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لمبے بالوں کی کیفیت بیان کی۔ داؤد کہتے ہیں کہ میں اسے بھول گیا موسیٰ علیہ السلام اپنے کانوں میں انگلیاں دیئے ہوئے زور زور سے تلبیہ کہتے جا رہے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر ہم آگے چلے۔ جب ٹیلہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون سا ٹیلہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ ثنیہ ہرشیٰ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا گویا میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ ایک سرخ اونٹنی پر سوار ہیں۔ ایک صوف کا جبہ پہنے ہیں۔ اونٹنی کی لگام ایک پتلی رسی کی طرح ہے اور تلبیہ پڑھتے جا رہے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد دوم باب الحج علی الرحل' حدیث نمبر 671' ص 199' مطبوعہ فرید بک اسٹال' لاہور پاکستان)

حدیث شریف:55

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِیُّ وَشَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَّوْلٰی اَبِیْ عُیَیْنَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُقَیْلٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمُرٍ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُهَا وَسَیِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ وَلَا تُدْفَنُ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1233' ص 224' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ میرے سامنے' میری امت کے تمام اچھے اور بُرے اعمال پیش کئے گئے تو ان میں اچھا عمل راستے سے ایذا دینے والی چیز کو ہٹانا اور برا عمل مسجد میں اس طرح تھوکنا تھا کہ اس تھوک کو دفن نہ کیا گیا ہو۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1135' ص 436' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اُمتیوں کے نامہ اعمال رسول اکرم نورِ مجسم ﷺ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

حدیث شریف:56

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِیْفَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى اِنْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجنۃ والصفۃ نعیمہا واہلہا، حدیث نمبر 7167، ص 234، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب آپ ﷺ نے ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ وہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ یہ ایک پتھر ہے جسے ستر برس پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور یہ گرتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ یہ اب جہنم کی تہہ میں پہنچا ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الجنۃ والصفۃ نعیمہا واہلہا، حدیث نمبر 7037، ص 627، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ علم غیب پر اللہ تعالیٰ کی عطا سے آگاہ ہیں اور حدیث شریف کا آخری حصہ ان کے عقیدے کی ترجمانی کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے پتھر کے ستر برس پہلے جہنم میں گرنے اور اب جہنم کی تہہ پر پہنچنے کی خبر دی۔

حدیث شریف: 57

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف، حدیث نمبر 667، ص 106، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صفوں میں مل کر کھڑے ہوا کرو اور ان میں فاصلہ کم رکھو اور گردنیں برابر رکھا کرو۔ کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح تمہاری صفوں کے اندر خالی جگہ میں گھستا ہے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 626، ص 279، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نگاہ مصطفیٰ ﷺ نے شیطان کو صفوں میں داخل ہوتا دیکھ بھی لیا اور

امت کو آگاہ بھی کر دیا۔

حدیث شریف:58

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْخَزَّازُ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَىَّ اُجُوْرُ اُمَّتِىْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَىَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِىْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

(ابوداؤد عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب کنس المسجد، حدیث نمبر 461، ص 78، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: مطلب بن عبداللہ بن حطب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے کارِ ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری اُمّت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہ پایا کہ کسی کو قرآن کریم کی کوئی سورہ یا آیت دی گئی مگر اس آدمی نے اسے بھلا دیا ہو۔

(ابوداؤد عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 458، ص 216، مطبوعہ فرید بک، لاہور

پاکستان)

ف: حضور ﷺ سے نہ اپنے اُمتیوں کے نامۂ اعمال پوشیدہ ہیں نہ اُن کے حالات پوشیدہ ہیں۔

حدیث شریف:59

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوْا نَا عَوْفٌ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ الْعَطَارُدِىِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِى النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِى الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

(ترمذی شریف، عربی، ابواب صفۃ القیامۃ، حدیث نمبر 2603، ص 591، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو عورتوں کو زیادہ پایا اور جنت میں جھانکا تو زیادہ جنتی غریب لوگ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد دوم، ابواب صفۃ القیامۃ، حدیث نمبر 498، ص 207، مطبوعہ فرید بک، لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 60

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنَ الْاٰطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّىْ اَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب المناقب' حدیث نمبر 3597' ص 604' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت اسامہ (بن زید) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے قلعوں میں ایک قلعہ پر تشریف فرما ہو کر فرمایا۔ کیا میں جو دیکھ رہا ہوں تم دیکھ رہے ہو؟۔ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو ایسے گرتے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کی جگہ دیکھتے ہیں۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب المناقب' حدیث نمبر 810' ص 389' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ ﷺ اپنے غلاموں کے گھروں پر فتنوں کی بارش کو ملاحظہ فرما رہی ہے۔

حدیث شریف: 61

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ اَوْاُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا

(بخاری شریف' عربی' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 2808' ص 465' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو اسحاق (عمرو بن عبد اللہ سبیعی) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی (عمرو بن ثابت بن وقش المعروف بہ احرم بن عبدالاشعل) لوہے کے کسی آلہ حرب سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا' پیش کیا گیا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں کافروں سے جنگ کروں یا پہلے اسلام قبول کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے اسلام قبول کرو پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ وہ اسلام لے آیا پھر اس نے کافروں سے جنگ کی' اور شہید ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے تھوڑا عمل کیا اور ثواب بہت زیادہ ملا۔ (ابن اسحاق نے مغازی میں صحیح اسناد کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عمرو بن ثابت کا قصہ تخریج

کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ مجھے اس شخص کے متعلق بتاؤ جو جنت میں داخل ہوا اور انحالیکہ اس نے ایک سجدہ بھی نہیں کیا پھر فرماتے وہ عمرو بن حارث ہیں (فتح الباری ج ٦ ص ٢٥)

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 73' ص 75' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:62

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَه' عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْمَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1344' ص 214' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ ایک دن باہر نکلے اور احد میں شہید ہو جانے والوں پر نماز پڑھی جیسا کہ آپ ﷺ میت پر نماز پڑھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ منبر شریف کی طرف واپس تشریف لائے (اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر) فرمایا۔ میں تمہارے لئے (فرط) مقدمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں دیا گیا ہوں یا فرمایا زمین کی کنجیاں اور بے شک اللہ کی قسم میں تم پر شرک کرنے کا خوف نہیں رکھتا لیکن مجھے تم پر یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1258' ص 545' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ اپنے منبر انور پر جلوہ فرما ہو کر لاتعداد میل دور اپنے حوض کوثر کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ ﷺ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور خبر دی کہ میرے بعد تم شرک کا ارتکاب نہیں کرو گے ہاں البتہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے۔

فوائد و مسائل

اس حدیث سے مندرجہ ذیل فوائد و مسائل پر روشنی پڑتی ہے۔

زیارت قبور

۱: حضور ﷺ شہداء احد کی شہادت کے آٹھ سال بعد ان کی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خالص زیارت کے قصد سے قبروں پر جانا خصوصاً شہداء وصالحین کی قبروں کی زیارت کرنی یہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔

جو لوگ قبروں کی زیارت کے سفر کو شرک یا معصیت ٹھہراتے ہیں۔ وہ صراحتاً اس حدیث کی مخالفت کرتے ہیں اور سراسر گمراہی وبدعقیدگی کے وبال میں گرفتار ہیں۔ علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت **وابتغوا الیہ الوسیلہ** کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے کہ

اولیاء اللہ کے مزار انکی زیارت کرنے والے مسلمانوں کو اس خیال سے کافر کہنا کہ زیارت قبور غیر اللہ کی عبادت ہے۔ یہ بالکل کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت ہرگز ہرگز غیر اللہ کی عبادت نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے بارے میں محبت رکھنے کی ایک نشانی ہے (صاوی ج ۱ ص ۲۴۵)

۲: اس حدیث میں **(صلی علیٰ اھل احد صلوٰتہ علی المیت)** کے بارے میں دو قول ہیں۔ علامہ کرمانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ نماز جنازہ میں جس طرح میت کے لئے دعا پڑھی جاتی ہے۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہداء احد کے لئے ان کی قبروں کے پاس دعا

مانگی:

لیکن دوسرے شارحین حدیث نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے پورے آٹھ برس کے بعد شہدائے احد کی قبروں پر ٹھیک اسی طرح نماز جنازہ ادا فرمائی جس طرح آپ ﷺ دوسری اموات کی نماز جنازہ پڑھتے تھے۔ اس صورت میں یہ حضور ﷺ کے خصائص میں سے شمار کیا جائے گا کہ آٹھ برس کے بعد کسی میت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ دوسرے لوگوں کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔

۳: حضور ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ **(انی فرط لکم)** کہ میں تم لوگوں کے لئے ''پیش رو'' ہوں (فرط) عربی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں جو کہیں جانے والی جماعت سے پہلے ہی پہنچ کر اس جماعت کے تمام ضروریات کا انتظام مہیا کیا کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ میں تم تمام امتیوں کے لئے ''فرط'' ہوں۔ یعنی تم سے پہلے عالم آخرت میں پہنچ کر تمہاری شفاعت اور تمہاری مغفرت کا تمہارے آنے سے پہلے ہی انتظام کروں گا۔

۴: اس حدیث میں **(وانا شھید علیکم)** فرما کر حضور ﷺ نے یہ اعلان فرمادیا کہ میں تم تمام امتیوں کا قیامت میں گواہ ہوں۔ یعنی تم لوگوں کے ایمان اور اعمال وافعال کے متعلق میں خداوند عالم جل جلالہ کے حضور گواہی دوں گا۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ صاف ہوگیا کہ حضور ﷺ قیامت تک آنے

والے اپنے ایک ایک اُمّتی اور ان کے اعمال وافعال سے باخبر ہیں اور سب کچھ ان کے علم میں ہے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ بغیر دیکھے اور بغیر جانے کسی بات کی گواہی دینا شرعاً حرام وناجائز ہے۔ اس لئے یہ کیونکر ممکن ہے کہ حضورﷺ بے جانے قیامت میں اپنی اُمّت کے لئے گواہی دیں گے۔

۵: اس حدیث میں حضورﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ (**وانی واللہ لانظر الی حوضی الان**) یعنی خدا کی قسم! میں اس وقت اپنے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضورﷺ کی نگاہ نبوت اتنی معجزانہ تھی کہ عالم دنیا میں اپنے منبر پر رونق افروز ہوتے ہوئے عالم آخرت میں جنت کے اندر اپنے حوض کوثر کو دیکھ لیا۔ اس حدیث سے یہ مسئلہ آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہوگیا کہ جس طرح حضورﷺ کی ذات وصفات، تمام مخلوقات میں بے مثل وبے مثال ہے اسی طرح آپﷺ کے ہر ہر عضو شریف کی طاقتیں اور توانائیاں بھی بے مثل وبے مثال ہیں۔ لہٰذا حضورﷺ کے اعضاء شریفہ کی معجزانہ طاقتوں کو اگر کوئی اپنے اعضاء کی طاقتوں پر قیاس کرے تو یہ بہت بڑی گمراہی اور جہالت ہے۔ کہاں حضورﷺ اور کہاں ہم عیوب ونقائص کے پتلے؟

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۶: اس حدیث میں حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (**وانی اعطیت**

مفاتیح خزائن الارض) یعنی زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے عطا کی گئی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ میں دے دی ہیں۔ خزانے کی کنجیوں کو کسی کے ہاتھ میں دے دینا۔ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے، تمام دنیا جانتی ہے کہ جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے تو "تالا کنجی" فلاں کے ہاتھ میں دے دیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوا کرتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کو اپنے خزانوں میں تصرف کا مالک ومختار بنا دیا ہے۔ اب قابل غور یہ بات ہے کہ "زمین کے خزانوں" سے یہاں کیا مراد ہے جو آپﷺ کو یا خلفائے راشدین یا ان کے بعد کے امراء وسلاطین کو حاصل ہوئیں کہ سلطنت روم وفارس وغیرہ کے تمام خزانے مسلمانوں کے ہاتھ میں آئے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو سنا کر فرمایا کرتے تھے کہ (**انتم تنتثلونها**) یعنی زمین کے خزانے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کیے گئے تم لوگ اس کو نکال رہے ہو اور حاصل کر رہے ہو۔

اور بعض شارحین حدیث نے فرمایا کہ ان خزانوں کے علاوہ سونا، چاندی، ہیرے، جواہرات، لوہا، تانبا، پیتل وغیرہ قسم قسم کی دھاتیں اور تیل، پیٹرول وغیرہ کے خزانے بھی مراد ہیں کہ سب خزانے حضورﷺ کی بدولت حضورﷺ کی امت کو مل گئے۔

۷: فقیر کا خیال ہے کہ شارحین حدیث نے زمین کے خزانوں کے بارے

میں اسلامی فتوحات یا زمین کی قسم قسم کی کانوں کا جو تذکرہ کیا ہے۔ یہ مثال کے طور پر ہے ورنہ ''خزائن الارض'' صرف یہی سب اور اتنی چیزیں نہیں ہیں بلکہ ''خزائن الارض'' میں وہ چیزیں داخل ہیں جو زمین میں سے نکلتی ہیں۔ اس بناء پر تمام جمادات' نباتات اور حیوانات' سبھی زمین کے خزانے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر قسم کی سبزیاں' غلے' پھل' قسم قسم کے ذائقے اور غذائیں طرح طرح کی دوائیں' یہ سب زمین ہی میں سے نکلتی ہیں۔ جانداروں کے نطفے بھی زمین سے نکلی ہوئی غذاؤں ہی کی پیداوار ہیں۔ کیونکہ اگر جاندار زمین سے نکلی ہوئی غذائیں نہ کھاتے تو ان کی زندگیاں کہاں ہوتی؟ ان کے جسم میں خون کہاں سے پیدا ہوتا؟ اور بلا خون کے نطفہ اور منی کہاں سے پیدا ہوتی؟ غرض تمام جانور اور جاندار اور ان جانداروں کی زندگانی کا ساز وسامان زمین ہی سے نکلتا ہے۔ اس لحاظ سے ''خزائن الارض'' میں تمام حیوانات' نباتات' جمادات داخل ہیں بلکہ زمین و آسمان کے درمیان کی کائنات بھی زمین کے خزانوں میں شامل ہیں۔ کیونکہ بدلی' بارش' اولے' قوس وقزح' ہالہ' رعد' برق' غرض تمام فضائی کائنات' زمین ہی سے نکلے ہوئے ''بخارات'' کی پیداوار ہیں۔

لہذا اب اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہوا کہ زمین کی ساری کائنات اور تمام مخلوقات جو سب زمین کے خزانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سب میں تصرف کا مالک ومختار بنا دیا ہے۔

جب حدیث کے اندر لفظ ''خزائن الارض'' میں کوئی تقیید یا تخصص موجود نہیں ہے بلکہ جمع کی اضافت استغراق کا افادہ کر رہی ہے تو پھر اس صورت میں ظاہر ہے کہ یقیناً اس لفظ کو اس کے عموم ہی پر باقی رکھا جائے گا اور اس کے عام ہونے ہی کی صورت میں یہ حدیث مقام مدح میں حضور ﷺ کے شایان شان رہے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کل کائنات زمین کا مختار بنا دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸: حضور ﷺ نے اس حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ **(وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی)** یعنی خدا کی قسم میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ مجھے اپنے بعد میں تمہارے مشرک ہو جانے کا کوئی خوف نہیں ہے۔ حضور ﷺ اس حدیث میں غیب کی خبر دے رہے ہیں کہ میری امت قیامت تک مشرک نہیں ہوگی اور اس امت میں شرک نہیں پھیلے گا۔

اگرچہ بعض حدیثوں میں یہ آیا ہے کہ اس وقت تک قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک ''قبیلہ دوس'' کی عورتیں بتوں کا طواف نہ کریں گی۔ ان دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح دی جائے گی کہ حضور ﷺ کے ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ حضور ﷺ کی ساری امت ایک دم مشرک ہو جائے۔ ایسا تو قیامت تک نہیں ہوگا لیکن کہیں کہیں کچھ بستیوں والے یا کچھ افراد شرک میں مبتلا ہو جائیں' ایسا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ''قبیلہ دوس'' کی عورتوں میں شرک پھیل جائے گا جیسا کہ بعض حدیثوں میں آیا ہے۔

۹: حدیث کا آخری ٹکڑا (**ولکنی اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا**) کا یہ مطلب ہے کہ مجھے یہ خوف اور ڈر ہے کہ میری امّت والے دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر اس طرح دنیا کی رغبت میں پھنس جائیں گے کہ ایک دوسرے سے بغض وحسد کریں گے اور جنگ وجدال' کشت وقتال کا بازار گرم کریں گے۔ چنانچہ بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ جیسے اگلی امّتیں دنیا کی رغبتوں میں پھنس کر ہلاک ہوگئیں۔ اسی طرح میری امّت بھی دنیاوی رغبتوں کا شکار ہو کر ہلاکت کے غار میں گر پڑے گی۔

چنانچہ حضور ﷺ نے سینکڑوں برس پہلے جو غیب کی خبر دی تھی۔ آپ ﷺ کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی کہ صحابہ اور تابعین وتبع تابعین کے بعد دنیاوی رغبتوں کے باعث امّتِ رسول میں تحاسد وتباغض کا دور دورہ اس شدت اور تیزی کے ساتھ رونما ہو گیا کہ مسلمانوں کے درمیان جنگ وجدال اور کشت و قتال کا بازار گرم ہو گیا اور روز بروز مسلمانوں کا یہ مرض اس تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ قوم مسلم کا کیا حال ہوگا؟ مسلمانوں کے ہر طبقے میں حرص وہوس اور بغض وحسد کی بیماری اس طرح پھیل گئی ہے کہ مسلم معاشرہ اقوام عالم کی نگاہوں میں اس قدر ذلیل وخوار ہو چکا ہے کہ غیر مسلموں کا بچہ بچہ مسلمانوں کے کرتوت اور کردار سے متنفر وبیزار نظر آ رہا ہے۔ گھر گھر میں سامانوں اور جانداروں کے جھگڑوں کی کشمکش اور دنیاوی اقتدار کی جنگ سے مسلم معاشرہ

جنگ وجدال کی اماج گاہ اور کشت وقتال کا میدان کارزار بنا ہوا ہے جس کا نتیجہ نظروں کے سامنے ہے کہ مسلم قوم ہلاکت وتباہی کے ایسے عمیق غار میں گرتی چلی جا رہی ہے کہ اب نصرت خداوندی کے سوا اس قوم کی صلاح وفلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ فیا اسفاہ ویا حسرتاہ۔

تبرکات رسول ﷺ کا بیان

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ، مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ، وَمِنْ شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَاٰنِيَتِهِ مِمَّا تَبَرَّكَ اَصْحَابُهُ، وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ

ترجمہ: باب ۲۴۸: نبی اکرم ﷺ کی زرہ' عصا' تلوار' پیالہ اور انگوٹھی کے ذکر اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے ان اشیاء میں سے جو استعمال کیں۔

(اس ترجمہ سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ آپ ﷺ کے ترکہ کا کوئی وارث نہیں اور نہ ہی بیچ بلکہ جس کے ہاتھ میں گیا اس نے اس تبرک حاصل کرنے کے لئے اسے لیا) یہ وہ چیزیں ہیں جن کی بطور وراثت تقسیم مذکور نہیں۔ آپ

ﷺ کے بال شریف، نعلین مبارک اور آپ ﷺ کے برتن جن سے حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ برکت حاصل کرتے تھے کے بیان میں۔

حدیث شریف:63

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عبدِاللّٰهِ الاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِیْ عن ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَه، اِلیٰ الْبَحْرَیْنِ وَکَتَبَ لَه، هٰذَا الْکِتَابَ وَخَتَمَه، بِخَاتِمِ النَّبی صَلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ وَکَانَ نَقْشُ الخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ

(بخاری شریف، عربی، کتاب فرض الخمس، حدیث نمبر 3106، ص 515، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے ان (انس) کو بحرین بھیجا اور آپ نے ان کو یہ خط لکھ کر دیا اور اس پر مہر لگائی اور آپ ﷺ کی مہر تین سطور پر مشتمل تھی۔ ایک سطر میں محمد ﷺ دوسری سطر میں رسول ﷺ اور تیسری سطر میں اللہ جل جلالہ تھا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب فرض الخمس، حدیث نمبر 349، ص 187، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:64

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ عبدِالله الاَسَدِیُّ حَدَّثَنَا عِیْسَی بنُ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَیْنَا اَنَسٌ نَعْلَینِ جَرْدَا وَیْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِی ثَابِت الْبُنَانِیُّ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری شریف، عربی، کتاب فرض الخمس، حدیث نمبر 3107، ص 515، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عیسی بن طہمان نے بیان کیا انہوں نے کہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے بالوں سے خالی نعلین مبارک کا جوڑا نکالا۔ ان کے دو تسمے تھے۔ عیسیٰ بن طہمان نے کہا (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمارے پاس جوڑا مبارک نکالنے) کے بعد مجھ سے ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ جوڑا پاک نبی اکرم ﷺ کا تھا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب فرض الخمس، حدیث نمبر 350، ص 187، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:65

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ
أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ
فِي هَذَا نُزِعَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ
سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا
عَائِشَةُ إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ
الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ

(بخاری شریف' عربی' کتاب فرض الخمس' حدیث نمبر3108' ص515' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے پیوند لگی ہوئی (یا موٹی) چادر نکالی اور فرمایا اس چادر مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کی روح پاک قبض ہوئی تھی' سلیمان (بن مغیرہ ابو سعید قیس بصری) نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابو بردہ (حارث بن ابو موسیٰ اشعری) سے یہ اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے موٹی چادر نکالی جو یمن میں بنائی جاتی ہے اور اس طرح کی ایک اور چادر نکالی جس کو ملبدہ کہا جاتا ہے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم کتاب فرض الخمس "حدیث نمبر351" ص187 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:66

حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ
فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ
بِهِ فَصَلَّى النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَقَالَ أَبُو
مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ
فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ
وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الوضوء' حدیث نمبر187' ص37' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور لوگوں نے آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لیا اور اپنے (چہروں) پر ملنا شروع کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت نماز ادا

فرمائی اور آپ ﷺ کے سامنے عنزہ (نیزہ) تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ پانی منگوایا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنے ہاتھ اور منہ کو دھویا اور اس میں کُلی کی۔ پھر ان دونوں (ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما) کو فرمایا اس سے کچھ پی لو اور کچھ اپنے چہروں اور سینوں پر ڈالو۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الوضو، حدیث نمبر 186، ص 150، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 67

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، وَاِذَا تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوءِهِ

(بخاری شریف، عربی، کتاب الوضوء، حدیث نمبر 189، ص 37، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے محمود بن ربیع نے بتایا اور محمود بن ربیع وہ ہیں جن کے کنویں سے پانی لے کر رسول اللہ ﷺ نے کلی فرمائی اور پانی ان کے

چہرہ پر ڈال دیا اور وہ اس وقت بچے تھے اور عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور اس کے غیر (مروان بن حکم) سے روایت کی۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم) ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتے ہوئے (دونوں) کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ وضو فرماتے تو آپ کے غسالہ (کو حاصل کرنے) کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان باہم لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتے۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الوضو، حدیث نمبر 188، ص 150، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 68

حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِي وَدَعَالِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوءِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الوضوء، حدیث نمبر 190، ص 37، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میری خالہ نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا بھائی بیمار ہے تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو میں نے وضو کے غسالہ سے (پانی) پی لیا پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ کے دونوں کانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس کو دیکھ لیا اور (مہر نبوت) مثل زرالحجلہ (ایک پرندے کا نام جسے قبچ بھی کہتے ہیں اور مونث کو حجلہ اور مذکر کو یعقوب اور (زر) بمعنی بیضہ) یعنی مثل حجلہ کے انڈے کے تھی۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الوضو' حدیث نمبر 189' ص 150' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:69

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ

قَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

(مسلم شریف' عربی' کتاب فضائل الصحابہ' حدیث نمبر 6368' ص 1090' مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو میں نے آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ جب آپ ﷺ باہر آئے تو دریافت کیا۔ یہ کس نے رکھا ہے؟ لوگوں نے بتایا' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (رکھا ہے اور ایک روایت میں ہے) میں نے عرض کیا (میں نے رکھا ہے) تو آپ ﷺ نے دعا دی اے اللہ! اسے (دین کی)۔ سمجھ بوجھ عطا کر۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم' کتاب فضائل الصحابہ' حدیث نمبر 6244' ص 366' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:70

حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَرَدَ الْبَقِيعَ فَإِذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيدٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا فُلَانَةُ قَالَ فَعَرَفَهَا وَقَالَ أَلَا آذَنْتُمُونِي

بِهَا قَالُوْا كُنْتَ قَائِلًا صَائِمًا فَكَرِهْنَا اَنْ نُّؤْذِيَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا لَا اَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا اٰذَنْتُمُوْنِیْ بِهٖ فَاِنَّ صَلَاتِیْ عَلَيْهِ لَهٗ رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا

(ابن ماجہ' عربی' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1528' ص 218' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ' ہشیم' عثمان بن حکیم' خارجہ بن زید بن ثابت' یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ تشریف لے چلے جب بقیع پہنچے تو ایک نئی قبر دیکھی۔ لوگوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ فلاں کی قبر ہے۔ آپ ﷺ نے معلوم ہونے پر فرمایا۔ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ روزے سے دوپہر میں آرام فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ جب تک میں تم میں موجود ہوں مجھے ہر شخص کی وفات کی اطلاع ہونی چاہئے کیونکہ میری نماز ان کے لئے رحمت ہے پھر آپ ﷺ قبر پر تشریف لائے' ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ ﷺ نے چار تکبیریں فرمائیں۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1589' ص 435' مطبوعہ فرید بک اسٹال' لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ جس کی نماز جنازہ پڑھائیں تو اس کی قبر پر

رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جہاں پیارے مصطفی ﷺ قیامت تک آرام فرما ہیں' وہاں کس قدر رحمتوں کا نزول ہوتا ہوگا۔

حدیث شریف: 71

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ فِیْ رِوَايَتِهٖ لِلْحَلَّاقِ هَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعْرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَّلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ وَاِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اُمَّ سُلَيْمٍ وَّاَمَّا فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعْرَةَ وَ الشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى اَبِیْ طَلْحَةَ

(مسلم شریف' عربی' کتاب الحج' حدیث نمبر 3153' ص 548' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی نقول ہے۔ تاہم ایک روایت میں یہ بات زائد ہے' آپ ﷺ نے ہاتھ کے ذریعے (سر کے) دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہاں سے (سر سے جو بال اترے) وہ آپ

ﷺ نے پاس موجود لوگوں میں تقسیم کر دیے۔ پھر آپ ﷺ نے حجام کو اشارہ کیا کہ بائیں طرف' اس نے وہ بال صاف کیے تو نبی اکرم ﷺ نے وہ بال سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا کر دیے۔

ایک روایت میں یہ منقول ہے۔ آپ ﷺ نے دائیں طرف سے (سر کے بال صاف کروانے کا) آغاز کیا اور انہیں ایک' ایک' دو' دو کر کے لوگوں میں تقسیم کیا پھر بائیں طرف والے حصے میں بھی ایسا ہی کیا پھر فرمایا' یہاں ابوطلحہ ہے (راوی کہتے ہیں) پھر آپ ﷺ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیے

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الحج' حدیث نمبر 3049' ص 219' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور' پاکستان)

حدیث شریف:72

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَّقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَّاسِهٖ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَّلِيْهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

(مسلم شریف' عربی' کتاب الحج' حدیث نمبر 3154' ص 548' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ میں رمی کی پھر قربانی کے جانوروں کے پاس تشریف لا کر انہیں قربان کیا' حجام تیار بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے ذریعے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے آپ ﷺ کے (سر کے) دائیں حصے کے بال صاف کر دیے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس موجود لوگوں میں تقسیم کر دیئے' پھر (حجام کو) حکم دیا' بائیں حصے کے بال بھی صاف کر دو (اس نے کر دیے) آپ ﷺ نے دریافت کیا' ابوطلحہ کہاں ہیں؟ (وہ آئے تو وہ بال) آپ نے انہیں عطا کر دیے

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الحج' حدیث نمبر 3050' ص 219' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:73

وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ

اقْسِمْهُ بَیْنَ النَّاسِ

(مسلم شریف عربی کتاب الحج حدیث نمبر 3155 ص 548 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے جمرہ کی رمی کرلی اور قربانی بھی کرلی تو آپ ﷺ نے (اپنے سر کے) دائیں حصے کو حجام کے آگے کیا۔ اس نے (اس حصے کے بال) صاف کردیئے پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ (بال) عطا کردیئے پھر آپ ﷺ نے (اپنے سر مبارک کا) بایاں حصہ حجام کے آگے کیا اور اسے حکم دیا اسے صاف کردو۔ اس نے صاف کردیا تو آپ ﷺ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دیئے اور انہیں حکم دیا کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کردو۔

(مسلم شریف عربی اردو جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 3051 ص 212 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: موئے مبارک رسول اللہ ﷺ کی تعظیم صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی کیا کرتے تھے اور اسے تبرک سمجھ کر اپنے پاس ادب سے رکھتے تھے۔

حدیث شریف: 74

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ

وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَتَوْا بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِیْ فِيْهِ فَاَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيْقُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری شریف عربی کتاب مناقب الانصار حدیث نمبر 3910 ص 659 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا دارالسلام میں جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ ان کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھجور لی اور اسے چبایا پھر اس کو عبداللہ کے منہ میں ڈال دیا۔ جو چیز سب سے پہلے ان کے بطن میں داخل ہوئی وہ نبی اکرم ﷺ کا تھوک مبارک تھا۔

(بخاری شریف عربی اردو جلد دوم حدیث نمبر 1097 ص 522 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ خوش نصیب ہیں کہ ان کے بطن میں جو چیز سب سے پہلے داخل ہوئی وہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا لعاب دہن تھا۔

حدیث شریف: 75

حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِىْ فَلَمَّا فَرَغْنَا فَاٰذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهٖ اِزَارَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1257، ص 201، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی انتقال فرما گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو تین یا پانچ مرتبہ اگر ضرورت محسوس ہو تو اس سے زیادہ (سات مرتبہ) غسل دو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو (ام عطیہ کا کہنا ہے) جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو مطلع کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے تہبند کو اتارا اور فرمایا۔ اس میں اس کو لپیٹ دو۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1179، ص 513، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ جس چیز کو رسول اکرم نور مجسم ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ باعث برکت اور وسیلہ بخشش ہے اور نسبت والی چیز کی تعظیم اور اس کو کفن کے طور پر استعمال کرنے کا حکم خود حضور ﷺ دے رہے ہیں۔

حدیث شریف:76

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَنْحَرُ فِى الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ مَنْحَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 1710، ص 276، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کرنے کی جگہ میں قربانی کرتے تھے۔ عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قربانی کرنے کی جگہ (وہ قربانی کرتے تھے)

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الحج، حدیث نمبر 1597، ص 693، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: قربانی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی جاتی ہے مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان قربانی جیسی عبادت کو بجالانے کے لئے بھی رسول اکرم نور مجسم ﷺ سے نسبت رکھنے والی جگہ پر قربانی کرتے تھے۔

حدیث شریف:77

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ

عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْمِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعَرَةٌ مِّنْهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

(بخاری شریف' عربی' کتاب الوضو حدیث نمبر 170' ص 34' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ (بن عمرو سلمانی) سے کہا ہمارے پاس حضور ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں۔ ہم نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے یا ان کے گھر والوں کے پاس سے حاصل کیا ہے تو عبیدہ نے کہا کہ اگر (ان بالوں میں سے) ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو وہ (بال) مجھے سب کائنات سے عزیز و محبوب ہوتا۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الوضو حدیث نمبر 169' ص 143' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:78

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَاْسَه' كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعَرِهٖ

(بخاری شریف' عربی' کتاب الوضوء' حدیث نمبر 171 ص 34' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب (حجتہ الوداع) میں اپنے سر مبارک کے بال کٹوائے تو سب سے پہلے جس شخص نے آپ کے بال مبارک لئے تھے وہ ابوطلحہ تھے (ابوطلحہ ام سلیم والدہ حضرت انس کے خاوند اور آپ کے سوتیلے باپ تھے)۔ (بخاری جلد اول، کتاب الوضوء، رقم الحدیث ۱۷۰، ص ۱۴۳، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک سب سے زیادہ کائنات میں محبوب چیز رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے بال مبارک تھے کیونکہ ان بالوں کو پیارے مصطفی ﷺ سے نسبت تھی۔

حدیث شریف:79

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ قَالَ يَاغُلَامُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

(بخاری شریف' عربی' کتاب المساقات' حدیث نمبر 2366 ص 380' مطبوعہ دارالسلام

ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک (دودھ) کا پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے کچھ نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک بچہ تھا (یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) جو لوگوں میں سے کم عمر تھے اور بزرگ لوگ آپ کے بائیں جانب تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے بچے کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں اپنا باقی ماندہ دودھ ان بزرگوں کو دے دوں۔ اس بچے نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے پس خوردہ بچے ہوئے دودھ میں سے میں اپنے حصہ میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا تو نبی کریم ﷺ نے وہ پیالہ اس بچے کو دے دیا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب المساقات، حدیث نمبر 2203، ص 930، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان تبرکات رسول ﷺ کو بہت بڑی نعمت سمجھتے تھے کہ اپنے حصے کو حاصل کرنے کے لئے بزرگوں کو بھی ترجیح نہیں دیتے تھے۔

حدیث شریف: 80

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِیْ نَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُوْرٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتِ اسْتَاذَنَ اَبِی النَّبِیَّ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيْصِهٖ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَانَبِیَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْئُ الَّذِیْ لَايَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَآءُ قَالَ يَانَبِیَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْئُ الَّذِیْ لَايَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَانَبِیَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْئُ الَّذِیْ لَايَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌلَّكَ

(ابوداؤد، عربی، کتاب البیوع باب فی منع الماء، حدیث نمبر 3476، ص 502، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: (بہیسہ نامی عورت نے اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد محترم نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ پس اپنا منہ آپ ﷺ کے کرتے مبارک کے اندر داخل کر کے بوسے دینے اور لپٹنے لگے۔ پھر عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ ﷺ! وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے۔ فرمایا پانی۔ عرض کی کہ یا نبی اللہ ﷺ! وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا کہ نمک۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ ﷺ! وہ چیز کون سی ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا کہ اگر تم نیکی کرو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

(سنن ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، کتاب البیوع، حدیث نمبر 81، ص 44، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 81

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ

عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَیْنَ مَكَّةَ الْمَدِیْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُلِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ فَقَالَ لَهٗ اَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی وَ بِلَالٍ كَهَیْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِیْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ یَدَیْهِ وَوَجْهَهٗ فِیْهِ وَمَجَّ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ اِشْرَبَا مِنْهُ وَ اَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَآئِفَةً۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب المغازی' حدیث نمبر 4328' ص 732' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو اسامہ نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے اور انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا۔ درآنحالیکہ آپ مکہ اور مدینے کے درمیان مقام جعرانہ میں نزول اجلال فرما ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور کہا کیا آپ ﷺ نے

جو مجھ سے وعدہ کیا تھا اسے پورا نہیں کرتے (یا تو یہ وعدہ اعرابی کے ساتھ خاص تھا یا طائف سے رجوع کے بعد غنیمت تقسیم کرنے کا وعدہ تھا) آپ نے اس اعرابی سے فرمایا۔ تمہیں بشارت ہو (تقسیم کے قرب کی یا صبر پر ثواب عظیم کی) اس اعرابی نے کہا آپ ﷺ مجھے بکثرت فرما چکے ہیں کہ تمہیں بشارت ہو۔ آپ ﷺ نے غصہ کی حالت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اعرابی نے تو بشارت رد کر دی ہے تو تم دونوں بشارت کو قبول کر لو۔ ان دونوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ہم نے بشارت قبول کی۔ پھر آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا اور اس میں اپنے دست اقدس اور چہرہ پرنور کو دھویا اور اس میں لعاب مبارک ڈالا۔ پھر آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا اس سے پانی پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر بہاؤ اور بشارت قبول کرو۔ ان دونوں نے پیالہ لیا اور جس طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اس کی تعمیل کی تو پردہ کے پیچھے سے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اپنی والدہ کے لئے بھی بچاؤ تو ان دونوں نے اس پانی سے کچھ اپنی ماں کے لئے بھی بچا لیا۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب المغازی حدیث نمبر 1469' ص 693' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا پھر اس میں اپنے دست اقدس اور چہرہ کو دھویا اور اس میں لعاب مبارک ڈالا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حکم دیا کہ اسے پیئو چہرے اور سینوں پر بہاؤ۔

معلوم ہوا کہ تبرکات رسول ﷺ فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔

حدیث شریف:82

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَّتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 501، ص 85، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے بطحاء مکہ میں ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت ادا فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہ نے یعنی (ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے) آپ ﷺ کے آگے نیزہ گاڑ دیا (اور حال یہ تھا) کہ آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو لوگوں نے اس کا (غسالہ) لے کر (جسم پر) تبرک کا ملنا شروع کر دیا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 474، ص 258، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان تبرکات رسول ﷺ کو اس قدر نعمت سمجھتے تھے

کہ اسے جسم پر تبرکاً ملتے تھے۔

حدیث شریف:83

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَعْلَى وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ تَبْعَثُنِي وَأَنَا شَابٌّ أَقْضِي بَيْنَهُمْ وَلَا أَدْرِي مَا الْقَضَاءُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ بَعْدُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔

(ابن ماجہ، عربی، ابواب الاحکام، حدیث نمبر 2310، ص 330، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: علی بن محمد، یعلی، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں جوان ہوں اور لوگوں کے درمیان مجھے فیصلے کرنے ہوں گے اور میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ فیصلہ کیسے ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو ثابت رکھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی شک پیدا نہیں ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، ابواب احکام حدیث نمبر 77، ص 40، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ دست پاک رسول ﷺ اگر کسی کے سینے پر لگ جائے تو اس کا سینہ ہدایت اور علم کا خزینہ بن جاتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جو علم کا باب (دروازہ) ہیں۔ یہ دعائے مصطفیٰ ﷺ کا صدقہ ہے۔

حدیث شریف: 84

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِیْثًا كَثِیْرًا اَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَآءَكَ فَبَسَطْتُّهٗ قَالَ فَغَرَفَ بِیَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهٗ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا بَعْدُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَغَرَفَ بِیَدِهٖ فِیْهِ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب العلم، حدیث نمبر 119، ص 26، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ سے بہت ساری باتیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں فرمایا (اے ابوہریرہ) اپنی چادر بچھا اور میں نے اپنی چادر بچھادی۔ آپ ﷺ

نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کوئی چیز لے کر اس میں رکھ دی۔ (یہ محض اشارہ تھا کوئی معروف چیز نہیں تھی) پھر فرمایا اسے لپیٹ لو اور میں نے اسے لپیٹ لیا اور اس کے بعد میں کوئی بات نہیں بھولا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول کتاب العلم، حدیث نمبر 119، ص 124، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کوئی بھی مسئلہ درپیش ہوتا تو طبیب اعظم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے بظاہر خالی ہاتھوں کو اپنی چادر میں لپیٹ کر سینے سے لگالیا۔ لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ایمان تھا کہ حضور ﷺ کے بظاہر خالی ہاتھوں میں کونین کے خزانے ہیں۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث شریف: 85

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عُتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ فِیْ [illegible]هٖ فَقَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ لَكَ مِنْ بَیْتِكَ قَالَ

فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰی مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ۔

(بخاری شریف‘ عربی‘ کتاب الصلوٰۃ‘ حدیث نمبر 424‘ ص 73‘ مطبوعہ دارالسلام‘ ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا تیرے گھر میں سے تجھے کون سی جگہ پسند ہے تاکہ میں اس جگہ نماز پڑھوں۔ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھ لی اور آپ ﷺ نے دو رکعت (نماز) ادا فرمائی۔

(بخاری شریف‘ عربی اردو‘ جلد اول‘ کتاب الصلوٰۃ‘ حدیث نمبر 409‘ ص 232‘ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: نماز اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان عبادت ہے جو کہیں بھی ادا کی جاسکتی ہے مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گھر حضور ﷺ تشریف لاتے اور پوچھتے کہ جہاں تو کہے وہاں نماز پڑھوں مگر ان صحابی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔

کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ایمان تھا کہ جہاں حضور ﷺ نماز پڑھ لیں وہ جگہ بابرکت ہو جاتی ہے۔

حدیث شریف:86

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْعَاصِمٍ نَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ نَا زَيْدُ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِيْ وَدَعَالِيْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهٗ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ اِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيْضٌ۔

(ترمذی‘ عربی‘ ابواب المناقب‘ حدیث نمبر 3629‘ ص 827‘ مطبوعہ دارالسلام‘ ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوزید اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی۔ عزرہ راوی کہتے ہیں ابوزید ایک سو بیس سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔

(ترمذی‘ عربی اردو‘ جلد دوم‘ ابواب المناقب حدیث شریف 1563‘ ص 676‘ مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:87

وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَاَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَبِيْ

رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً سَوْدَاءَ کَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْھَا اَوْ عَنْہُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا کُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالَ فَکَاَنَّھُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَھَا اَوْ اَمْرَہٗ فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِہٖ فَدَلُّوْہُ فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْئَۃٌ ظُلْمَۃً عَلٰی اَھْلِھَا وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُنَوِّرُھَا لَھُمْ بِصَلَاتِیْ عَلَیْھِمْ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 2215' ص 385' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک سیاہ فام عورت مسجد نبوی کی صفائی کرتی تھی۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی غیر موجودگی محسوس کی تو اس کے بارے میں دریافت کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی' اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ (راوی کہتے ہیں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے انتقال کو زیادہ اہمیت نہیں دی تھی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) مجھے اس کی قبر کے پاس لے جاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کو لے کر گئے تو آپ ﷺ نے اس کی قبر پر نماز (جنازہ) ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قبریں مردوں کے لئے تاریکی سے بھری ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری ان مرحومین کی نماز جنازہ پڑھنے کی وجہ سے

ان قبروں کو روشن کر دیتا ہے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 2110' ص 727' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 88

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰی نَا اِسْمٰعِیْلُ یَعْنِیْ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَنْطَلِقَ اِلٰی اَرْضِ النَّجَاشِیِّ فَذَکَرَ حَدِیْثَہٗ قَالَ النَّجَاشِیُّ اَشْھَدُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ الَّذِیْ بَشَّرَ بِہٖ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ وَلَوْلَا مَا اَنَا فِیْہِ مِنَ الْمُلْکِ لَاَتَیْتُہٗ حَتّٰی اَحْمِلَ نَعْلَیْہِ۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 3205' ص 468' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے ملک میں چلے جانے کا حکم فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ نجاشی نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بشارت دی تھی اگر میں اپنی ملکی ذمہ داری میں پھنسا ہوا نہ ہوتا تو

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ان کی نعلین مبارک اٹھانے کی سعادت حاصل کیا کرتا۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد دوم' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1428' ص 549' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا اسلام قبول کرنا مسلمانوں کے لئے بڑی تقویت کا باعث ہوا کہ ایسے نازک وقت میں بعض مسلمانوں کو محفوظ پناہ گاہ مل گئی۔ کتنے مسلمان مرد و عورت حبشہ کی جانب ہجرت کر کے گئے تھے۔ ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔ ایک قول کے مطابق ہجرت کرنے والے گیارہ مرد تھے۔ دوسرے قول کے مطابق بارہ مرد اور چار عورتیں تھیں۔ تیسرے قول کے مطابق عورتیں پانچ تھیں۔ بہرحال ان میں سب سے پہلے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ نے ہجرت کی جن کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ یعنی رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا تھیں۔ فرمان رسالت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ یہ ہجرت اعلان نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں ہوئی۔ نجاشی اصحمہ نے مہاجرین کی خوب خاطر و مدارات کی اور قریش کا جو وفد مسلمانوں کو اپنی تحویل میں لینے کی غرض سے گیا تھا اسے ناکام و نامراد واپس کیا۔ نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے حبشہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بیوہ ہو جانے پر ان کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکاح کر دیا اور مہر اپنے پاس سے ادا کیا۔ رحمت دو عالم ﷺ کی خدمت میں تحائف

بھیجے۔ شاہ حبشہ نے عقیدت مندی و جانثاری کا پوری طرح حق ادا کیا تو سرور کون و مکان ﷺ نے نجاشی کے وفات پانے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ساتھ لے کر ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جو ایک طرف آپ ﷺ کے خصائص سے ہے اور دوسری جانب آقائی کی نادر مثال ہے کہ شفقت اور تعلق خاطر کی ایک تاریخی مثال قائم کر دی۔ ان کی نگاہ کرم کا محتاج کون نہیں ہے؟ خدا کرے کہ اس عصیاں شعار پر بھی رحمت دو عالم ﷺ کا خاص لطف و کرم ہو جائے۔ آمین

حدیث شریف:89

حَدَّثَنَا یحیی بن یحیی اخبرنا خالد بن عَبدِاللّٰہِ عَنْ عَبدُالمَلِكِ عَنْ عَبدِاللّٰہِ مولی اَسْمَاء بنت اَبِیْ بَکْرٍ وَّ کَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ اَرْسَلَتْنِیْ اَسْمَاءُ اِلٰی عَبدِاللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْیَآءَ ثَلَاثَةً اَلْعَلَمَ فِی الثَّوْبِ وَمِیثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ کُلِّهٖ فَقَالَ لِیْ عَبدُاللّٰہِ اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَکَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ الْاَبَدَ وَاَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِی الثَّوْبِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ مَنْ لَا

خَلَاقَ لَهٗ فَخِفْتُ اَنْ يَكُوْنَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيْثَرَةُ
الْاُرْجُوَانِ فَهٰذِهٖ مِيْثَرَةُ عَبْدِاللّٰهِ فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ
فَرَجَعْتُ اِلٰى اَسْمَاءَ فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةَ طِيَالِسَةٍ
كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ
فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ
قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ
نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى لِنَسْتَشْفِيَ بِهَا۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب اللباس' حدیث نمبر 5409' ص 926' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا' اس پیغام کے ساتھ' کہ مجھے یہ پتہ چلا ہے آپ ﷺ تین اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں۔ کپڑوں پر بنے ہوئے نقش ونگار' سرخ گدے اور جبکہ پورے مہینے میں روزے رکھنا (راوی کہتے ہیں) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب دیا۔ جہاں تک رجب کے روزوں کا تعلق ہے تو جو شخص خود ہمیشہ روزہ رکھتا ہو وہ رجب کے روزوں کو کیسے حرام قرار دے سکتا ہے' جہاں تک کپڑوں پر بنے ہوئے نقش ونگار کا تعلق ہے تو میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ ریشم وہ شخص پہنے گا

جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ نقش نگار ریشم سے بنائے جاتے ہیں۔ جہاں تک سرخ گدوں کا تعلق ہے تو عبداللہ کا (یعنی میرا) یہ گدا بھی سرخ ہی ہے (راوی کہتے ہیں) میں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس واپس گیا انہیں یہ جوابات بتائے تو وہ بولیں۔ یہ نبی اکرم ﷺ کا جبہ ہے۔ انہوں نے ایک ''طیالسی کسروانی'' جبہ نکالا جس کے گریبان اور آستینوں پر دیباج سے نقش ونگار بنے ہوئے تھے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ عائشہ کے پاس تھا۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو اسے میں نے حاصل کرلیا۔ نبی اکرم ﷺ اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھوکر پانی بیماروں کو پلایا کرتے تھے تاکہ وہ شفایاب ہوجائیں۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب اللباس والزینۃ' حدیث نمبر 5293' ص 85 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ جس جبے کو رسول اکرم نور مجسم ﷺ سے نسبت ہوگئی' صحابہ کرام علیہم الرضوان اسے دھوکر اس کا پانی بیماروں کو پلایا کرتے تھے کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ تبرکات رسول ﷺ باعث شفا ہیں۔

اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ

حدیث شریف:90

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْهِقْلُ ابْنُ زِيَادٍ السَّكْسَكِيُّ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِي فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَغَيْرُ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب وقت قیام النبی من اللیل' حدیث نمبر 1320' ص 197' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گزاری اور آپ ﷺ کے لئے وضو اور قضائے حاجت کے لئے پانی پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے مانگ لو۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت فرمایا کہ اس کے سوا اور کچھ؟ عرض کی کہ یہی کافی ہے۔ فرمایا کہ زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرتے رہنا۔

(ابوداؤد عربی اردو' جلد اول' باب وقت قیام النبی من اللیل' حدیث نمبر 1306' ص 491' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: یہ روایت سنن ابوداؤد کے علاوہ صحیح مسلم' سنن ابن ماجہ اور معجم کبیر طبرانی میں بھی موجود ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ پروردگار عالم جل جلالہٗ کے خلیفہ اعظم محبوب اکرم ﷺ کا دریائے کرم جوش میں آیا تو حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ سل سنن ابوداؤد میں سلنی ہے یعنی مجھ سے مانگ لو۔ طبرانی میں ہے۔ سلنی فاعطیک مجھ سے مانگ لو میں عطا کردوں گا۔ موجودہ شرک فروش ٹولے کے بقول تو یہ فرمانا تھا کہ جو کچھ مانگنا ہو خدا سے مانگو اور ہم بھی دعا کریں گے بلکہ اس کے برعکس فرمایا کہ ہم سے مانگو میں عطا فرمادوں گا۔ گویا یہ خلافت عظمیٰ کا اظہار فرمایا جارہا ہے اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ جو کچھ ہمارے کاشانہ اقدس میں نظر آئے اس میں سے جو جی چاہے مانگ لو۔ بلکہ فرمایا کہ جو جی میں آئے ہم سے مانگو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی یہی عقیدہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ باری تعالیٰ جل جلالہٗ کے خلیفہ اعظم اور ماذون ومختار ہیں لہذا دنیا وآخرت کی ہر چیز دے سکتے ہیں۔ اسی لئے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے نہ صرف جنت مانگی بلکہ حضور ﷺ سے جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت مانگی۔ اگر حضور ﷺ سے مانگنا شرک ہوتا تو حضور ﷺ خود ایسا کیوں فرماتے؟ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کیوں حضور ﷺ سے مانگتے؟ محدثین کرام کیوں ایسی حدیثوں کو کتب احادیث میں درج کرتے؟ کیا حضور ﷺ نے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو شرک کی تعلیم دی۔ کیا

حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے جنت میں رفاقت مانگ کر شرک کیا؟ کیا محدثین کرام نے ایسی حدیثوں کو اپنی کتابوں میں جگہ دے کر شرک کی نشرواشاعت کی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر توحید کے نام نہاد علمبرداروں کے نزدیک یہ شرک نہیں ہے تو ان مہربانوں کو بھولے بھالے مسلمانوں پر ترس کھاتے ہوئے توحید اور شرک کی تعریفوں پر نظرثانی کرلینی چاہیے جبکہ ایسا کرنے سے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرا کران کے خرمن اتحاد میں آگ لگانے کا ابلیسی منصوبہ دریا برد ہوجائے گا اور بڑی حد تک اتفاق واتحاد کی جانفزا ہوائیں چلنے لگیں گی۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کے اندر اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) نے اہل حق کی ترجمانی کا فریضہ یوں ادا کیا۔

از اطلاق سوال کرد کہ فرمود سل بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چہ خواہد وہر کہ راخواہد باذن پروردگار خود دھد

مطلق سوال کرنے کے لئے فرمانا کہ مانگ لو اور کسی خاص مطلوب چیز کی تخصیص نہ کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام کام نبی کریم ﷺ کی دست مبارک کی ہمت وکرامت سے وابستہ ہیں کہ جو چیز چاہیں اور جس چیز کے لئے چاہیں اپنے پروردگار جل جلالہ کے حکم سے عطا فرمائیں۔

اسی حدیث کی شرح لکھتے ہوئے گیارہویں صدی کے مجدد برحق اور اہلسنت و جماعت کے مایہ ناز محقق و محدث علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری (۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء) نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حقیقت کے چہرے سے یوں نقاب ہٹائی ہے۔

یُؤْخَذُ مِنْ اِطْلَاقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَكَّنَهٗ مِنْ اِعْطَاءِ كُلِّ مَا اَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ۔

نبی کریم ﷺ کے اس مطلق حکم فرمانے سے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے جس کو جو چیز چاہیں عطا فرمائیں۔

اس لئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو یوں فہمائش کی ہے۔

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا وہرچہ می خواہی تمنا کن

امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف میں اس عقیدے کو یوں نظم فرمایا۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ماضی قریب کے ایک عاشق صادق نے یہ عقیدہ یوں بیان فرمایا ہے۔

مانگے گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

حدیث شریف:91

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ هَیْبَةَ ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ ٍالْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

(سنن ابن ماجہ عربی باب السواک حدیث نمبر 287 ص 44 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر بن ابی شیبہ ابو اسامہ عبداللہ بن نمیر عبیداللہ بن عمر سعید بن ابی سعید المقبری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اگر امت کا مشقت میں پڑنا مجھ پر گراں نہ ہوتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

(سنن ابن ماجہ عربی اردو جلد اول باب السواک حدیث نمبر 304 ص 113 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا یہ فرمانا کہ میں مسواک کو ہر نماز کے وقت ضروری قرار دے دیتا اس عقیدے کو ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو شریعت کا مختار بنایا ہے۔

حدیث شریف:92

وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ هَیْبَةَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ یَزِیْدَ الدِّمَشْقِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْیَحْصُبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ یَقُوْلُ اِیَّاكُمْ وَاَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا كَانَ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ فَاِنَّ عُمَرَ كَانَ یُخِیْفُ النَّاسَ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُهٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَكٌ لَّهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَعْطَیْتُهٗ عَنْ مَّسْاَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ۔

(مسلم شریف عربی کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 2379 ص 417 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ تم صرف وہی احادیث روایت کرو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں روایت کی جاتی تھی۔ اور دیگر تمام روایات (کو نقل کرنے) سے گریز کرو۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالٰی کے معاملے میں لوگوں کو ڈرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالٰی جس شخص کے لئے بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتا ہے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ میں خزانے کا نگران ہوں۔ میں اپنی خوشی سے کسی کو کچھ دیتا ہوں۔ تو اس میں اس شخص کے لئے برکت ڈالی جائے گی۔ اور اگر میں کسی کے مانگنے یا اس کے لالچ کی وجہ سے کسی کو کچھ دیتا ہوں تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 2285، ص 784، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کو اللہ تعالٰی نے اپنے خزانے کا نگران بنایا ہے۔ حضور ﷺ جسے جو چاہیں، جب چاہیں عطا فرما سکتے ہیں۔

کنجی تجھے دی اپنے خزانے کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

حدیث شریف: 93

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الاٰخِرَ وَقَعَ عَلَی امْرَاَتِهٖ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنَ قَالَ لَا قَالَ اَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهٖ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ وَّهُوَ الزَّبِیْلُ قَالَ اَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلٰی اَحْوَجَ مِنَّا مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا اَهْلُ بَیْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

(بخاری شریف، عربی، کتاب الصوم، حدیث نمبر 1937، ص 311، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (سلمان بن صحر بیاض) نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ذلیل نے رمضان المقدس میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس غلام ہے جس کو تم آزاد کرو۔ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مسلسل دو مہینے روزہ رکھنے کی استطاعت ہے۔ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اتنا کھانا رکھتے ہو جو ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکو؟۔ اس نے

عرض کیا نہیں۔ راوی نے کہا نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں اور عرق بمعنی زنبیل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اپنی طرف سے (مسکینوں کو) کھلا دے۔ اس شخص نے عرض کیا جو ہم سے زیادہ محتاج ہو اس پر صدقہ کروں۔ مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں (یعنی جانب شرقی اور جانب غربی) کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصوم، حدیث نمبر 1809، ص 774، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: شریعت کا قانون ہے کہ اپنی بیوی سے حالت روزہ میں جماع کرنے پر کفارہ ادا کرنا ضروری ہے مگر رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کی عطا سے قانون شریعت بدل دیا۔ لہذا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ مختار کل ہیں۔

حدیث شریف:94

حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَهُ السَّآئِلُ اَوْطُلِبَتْ اِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا وَيَقْضِى اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَآءَ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 1432، ص 231، مطبوعہ دارالسلام، ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو بردہ (عامر) بن ابو موسیٰ نے اپنے باپ حضرت ابو موسیٰ اشعری (عبداللہ بن قیس) سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی سائل آتا یا آپ ﷺ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے (ان کی) سفارش کرو تم کو ثواب دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان مبارک پر جو چاہے فیصلہ کرتا ہے۔ (حاجت مند کی حاجت پوری کرنے کے لئے کوشش کرنے والا ماجور ہے۔ اگر چہ وہ اپنی کوشش میں ناکام رہے)

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 1341، ص 585، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ زبان رسول ﷺ کی ہوتی ہے اور فیصلہ رحمٰن جل جلالہ کا ہوتا ہے۔

مصطفیٰ ﷺ کلام کریں مصطفیٰ ﷺ کی زبان سے
خدا تعالیٰ بھی کلام کرے تو مصطفیٰ ﷺ کی زبان سے

حدیث شریف:95

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِىُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِىِّ الْمَقْدَمِىُّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَوَكَّلُ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

(ترمذی' عربی' ابواب الزہد' حدیث نمبر 2408' ص 548' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مجھے اپنی داڑھوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزدں (زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد اول' ابواب الزہد' حدیث نمبر 296' ص 129' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: جنت کی ضمانت وہی دے سکتا ہے جسے جنت عطا کرنے کا اختیار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو جنت کا بھی مالک بنایا ہے۔

حدیث شریف:96

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ

مَا عِنْدَهٗ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَا يُبْكِيْ هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَّكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِّنْ اُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ، لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِيْ بَكْرٍ

(بخاری شریف' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 466' ص 80' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا و آخرت میں (رہنے) کا اختیار عطا فرمایا اور اس بندے نے آخرت کو پسند کرلیا۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اشکبار ہوئے (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں خیال کیا۔ اس بوڑھے (ابوبکر صدیق) کو کس نے رلایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے بندے کو دنیا و آخرت کا اختیار دیا تو اس بندے نے آخرت کو پسند کرلیا تو (کیا ہوا) (جب ابہام دور ہوا) تو پتہ چلا وہ بندہ (جس کو اختیار دیا گیا ہے) رسول اللہ ﷺ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ جاننے والے تھے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ مت روؤ، تمام لوگوں میں مصاحبت اور مال کے لحاظ سے مجھ پر زیادہ احسانات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہیں اور اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بنانا چاہتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بناتا لیکن امت کی اخوت ومحبت (خلعت سے بہتر ہے) اور فرمایا مسجد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ کسی کا دروازہ نہ رہنے دیا جائے۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 449، ص 247، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ چاہیں تو اپنے رب سے ملاقات کریں یا دنیا میں جلوہ گر رہیں۔

حدیث شریف:97

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنِّي أَشْهَدُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا

(ابن ماجہ، عربی، کتاب المناسک، حدیث نمبر 3112، ص 453، مطبوعہ دار السلام ریاض

سعودی عرب)

ترجمہ:......بکر بن خلف، معاذ بن ہشام، ہشام، ایوب، نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم میں سے مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ ایسا کرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی خدا کے سامنے شہادت دوں گا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم باب فضل المدینہ، حدیث نمبر 897، ص 260 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سب سے بڑی فضیلت ہے۔ دارقطنی میں ایک حدیث ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی مجھ پر شفاعت واجب ہے۔ نیز ابن ابی المکی نے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ جو میری زیارت کے لئے آیا اور اسے کوئی حاجت نہ لائی تو مجھ پر فرض ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں تو وہ مقام جہاں ہمہ وقت حضور ﷺ کی زیارت اور حضور ﷺ کا قرب رہتا ہو تو وہ مقام موت کے زیادہ لائق ہے اور مقصد یہ ہے کہ اپنی جانب سے مدینہ چھوڑ کر نہ چلا جائے۔ بلکہ کوشش اسی بات کی کرے کہ مدینہ میں رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اے خدا تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرما اور مدینہ میں عطا فرما۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے جب لوگوں کو اختلاف ہوا اور ان سے یہ کہا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ دار الخلافہ تبدیل کر دیں تو انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کا مدینہ چھوڑ کر نہیں

جاسکتا۔ نیز ترمذی میں یہ حدیث بھی ہے جو مکہ یا مدینہ میں مرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ نیز یہ حدیث بھی ہے کہ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور پھر میرے ساتھ اہل بقیع اٹھائے جائیں گے اور میں انہیں لے کر مکہ آؤں گا پھر اہل مکہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

حدیث شریف:98

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلُكَ وَ نَبِیُّكَ وَاِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلٰی لِسَانِ اِبْرَاهِیْمَ اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا قَالَ اَبُوْ مَرْوَانَ لَابَتَیْهَا حَرَّتَیِ الْمَدِیْنَةِ

(ابن ماجہ' عربی' کتاب المناسک' حدیث نمبر 3113' ص 453' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابو مروان محمد بن عثمان' عبدالعزیز بن ابی حازم' علاء بن عبدالرحمٰن' عبدالرحمٰن' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ تعالیٰ تیرے دوست اور تیرے نبی ابراہیم علیہ السلام اور تو نے خود مکہ کو ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے حرام قرار دیا۔ اے اللہ تعالیٰ میں تیرا

بندہ اور تیرا نبی مدینہ کو ان دونوں کالی پتھریلی زمینوں کے درمیان حرام قرار دیتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ' عربی' اردو' جلد دوم' باب فضل المدینہ' حدیث نمبر 898' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

حدیث شریف:99

وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهٗ صَكَّهٗ فَفَقَاَ عَیْنَهٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَایُرِیْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ عَیْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهِ فَقُلْ لَهٗ یَضَعُ یَدَهٗ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِمَا غَطَّتْ یَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَیْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ یُدْنِیَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیْقِ تَحْتَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ

(مسلم شریف' عربی' کتاب الفضائل' حدیث نمبر 6148' ص 1042' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ ان کے پاس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے مکا مار دیا۔ اس کی آنکھ باہر آ گئی۔ وہ واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا اور عرض کی تو نے مجھے ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے جو مرنا ہی نہیں چاہتا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ واپس کی اور فرمایا۔ اس کے پاس دوبارہ جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھے۔ اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں ایک برس (کی زندگی اسے عطا کی جائے گی۔ فرشتے نے یہ پیغام حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچایا) تو انہوں نے دریافت کیا۔ اے میرے پروردگار! پھر کیا ہوگا! اس نے فرمایا۔ پھر موت ہوگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ پھر ابھی (ٹھیک ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ارض مقدس (فلسطین) سے اتنا قریب کر دے (کہ وہاں سے ارض مقدس میں پتھر پھینکا جا سکے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو عام گزرگاہ کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے نیچے ان کی قبر تمہیں دکھاتا۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الفضائل' حدیث نمبر 6025' ص 282' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ چاہیں تو دنیا میں جلوہ گر رہیں یا اپنے رب جل جلالہ سے ملاقات کریں۔

حدیث شریف:100

حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ فِی رِجَالٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ صَحِیْحٌ اِنَّهٗ لَمْ یُقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخَیَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُهٗ عَلٰی فَخِذِیْ غُشِیَ عَلَیْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَی السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی قُلْتُ اِذًا لَا یَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ كَانَ یُحَدِّثُنَا بِهٖ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ اٰخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی

(بخاری شریف' عربی' کتاب الرقاق' حدیث نمبر 6509' ص 1128' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... لیث (بن سعد) نے عقیل (بن خالد ایلی) سے انہوں نے

ابن شہاب (محمد بن مسلم زہری) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ دوسرے اہل علم لوگوں میں سے جنہوں نے اس حدیث کی روایت کی۔ ان میں سے یہ دونوں بھی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ نے کہا رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے درآنحالیکہ آپ ﷺ صحیح اور تندرست تھے کہ کسی نبی علیہ السلام کی ہرگز روح قبض نہیں کی جاتی حتی کہ وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتے ہیں۔ پھر انہیں اختیار دیا جاتا ہے (خواہ وہ دنیا میں رہیں یا آخرت پسند کریں) جس وقت حضور اقدس ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا حالانکہ آپ ﷺ کا سر مبارک میرے رانوں پر تھا۔ آپ ﷺ پر کچھ دیر بے ہوشی طاری ہوئی۔ پھر آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے چھت کی طرف نظر بلند فرمائی۔ پھر فرمایا اے اللہ تعالیٰ میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس وقت (جبکہ آپ ﷺ نے آسمان والوں کی مرافقت اختیار فرمالی ہے) حضور اقدس ﷺ ہماری مرافقت اختیار نہیں کریں گے (یعنی زمین والوں کی مرافقت اختیار نہیں کریں گے) اور میں نے پہچان لیا کہ وہ حدیث جو آپ ﷺ ہم سے بیان فرماتے تھے (کہ کسی نبی علیہ السلام کی روح قبض نہیں کی جاتی حتیٰ کہ اس کو اختیار دیا جاتا ہے) صحیح ہے ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''قولہ: اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی'' یہ آخری کلمہ تھا جو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

(بخاری شریف عربی اردو جلد سوم کتاب الرقاق حدیث نمبر 1429 ص 627 مطبوعہ شبیر

برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:101

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ

(مسلم شریف عربی کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1783 ص 308 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز تراویح ادا کی۔ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگلی رات نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ نماز تراویح ادا کی۔ اس رات پہلی رات کی نسبت لوگ زیادہ تھے۔ تیسری یا چوتھی رات اچھے خاصے لوگ جمع ہوگئے لیکن نبی اکرم ﷺ (نماز تراویح پڑھانے کیلئے) تشریف نہیں لائے۔ اگلی صبح

آپ ﷺ نے (لوگوں سے) کہا میں نے تمہارا اجتماع دیکھ لیا تھا۔ لیکن میں اس لئے نہیں آیا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں اس نماز کو تم پر فرض نہ کر دیا جائے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔)

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب صلوۃ المسافرین وقصرہا' حدیث نمبر 1680' ص 590' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر کتنے شفیق ہیں۔ اس کا اندازہ اس حدیث شریف لگایا جاسکتا ہے۔

حدیث شریف:102

حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوتِيكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ

ابوداؤد' عربی' کتاب الخراج' باب فیما یلزم الامام' حدیث نمبر 2949' ص 429' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سلمہ بن شبیب' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ میں تمہیں جو چیز دیتا ہوں اور جس چیز سے انکار کر دیتا ہوں یونہی نہیں بلکہ میں تو خازن ہوں رکھتا ہوں جہاں کے لئے حکم فرمادیا جاتا ہے۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الخراج' حدیث نمبر 1175' ص 446' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ایک خصوصیت کا بیان ہے کہ آپ ﷺ خزائن الٰہیہ کے خازن ہونے کی حیثیت سے مخلوق خدا میں بانٹنے پر مامور ہیں۔ پروردگار عالم جل جلالہ کے قبضے میں تو دنیا و آخرت کی ہر خیر و برکت اور کائنات کی ہر چیز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ بھی ہر نعمت الٰہی کے خازن اور تقسیم کرنے والے ہیں۔ اسی لئے تو پروردگار عالم جل جلالہ نے فرمایا ہے۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (۲۱:۱۰۷) اے محبوب ﷺ! ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔ معلوم ہوا کہ اہل جہاں کو جو رحمت و نعمت ملتی ہے وہ رحمت دو عالم ﷺ کے ہاتھوں ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا ہے۔ واللہ یعطی انا قاسم (بخاری شریف) اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے۔

حدیث شریف:103

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ نَا أَبُو كَعْبٍ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنِي

سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا بِبَيْتٍ فِي اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقَهُ

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 4800، ص 680، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سلیمان بن حبیب محاربی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو جھگڑنا چھوڑ دے میں اس کے لئے جنت کے اندر ایک مکان کا ضامن ہوں۔ اگرچہ حق پر ہو اور اس کے لئے جنت کے درمیان میں مکان کا، جو جھوٹ کو ترک کردے، خواہ وہ ہنسی مذاق میں ہی کہتا ہو اور جنت کے اعلیٰ درجے میں اس کے لئے جو اچھا اخلاق پیش کرے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الادب، حدیث نمبر 1373، ص 510، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: جنت یا جنت میں گھر دینے کی ضمانت اس بناء پر ہے کہ آپ پروردگار عالم جل جلالہ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ خداتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو رحمت الٰہیہ کے خزانوں کا تقسیم کرنے والا اور رحمت للعالمین بنایا اور طالب رحمت کو ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

حدیث شریف:104

حَدَّثَنَا اَبُوسَعِيدٍ نَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ

(ترمذی، عربی، کتاب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 3055، ص 688، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "واللہ علی الناس حج البیت" تو صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال (حج فرض ہے) آپ ﷺ خاموش رہے۔ انہوں نے پھر پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال! آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہوجاتا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 977، ص 401، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاں فرمادیں تو کام واجب ہوجائے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بارگاہ رب العزت سے آپ ﷺ کو کائنات میں

مختار بنا کر بھیجا گیا۔ یہی راہ حق ہے اور یہی اسلاف کا مسلک و مشرب ہے (مترجم)

حدیث شریف:105

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو وَ النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6018، ص 1021، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی، آپ ﷺ نے "نہ" نہیں فرمائی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب الفضائل، حدیث نمبر 5896، ص 246، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:106

وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يَاقَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِيْ عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6021، ص 1021، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... موسیٰ بن انس، اپنے والد (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اسلام قبول کرنے پر نبی اکرم ﷺ سے جو چیز بھی مانگی جاتی تھی، آپ ﷺ وہ عطا کر دیتے تھے۔ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اس نے اسلام قبول کیا) نبی اکرم ﷺ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان موجود جتنی بکریاں تھیں سب عطا کر دیں۔ وہ اپنی قوم میں واپس گیا اور بولا اے میری قوم! اسلام قبول کر لو! کیونکہ حضرت محمد ﷺ اتنا عطا کر دیتے ہیں کہ اس کے بعد فقر و فاقہ کا اندیشہ نہیں رہتا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب الفضائل، حدیث نمبر 5898، ص 246، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:107

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا فَوَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ أَنَسٌ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

(مسلم شریف عربی کتاب الفضائل حدیث نمبر 6022 ص 1021 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے دو پہاڑوں کے درمیان موجود ساری بکریاں نبی اکرم ﷺ سے مانگی تو آپ ﷺ نے وہ اسے عطا کردیں۔ وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا اور بولا اے میری قوم! اسلام قبول کرلو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! حضرت محمد ﷺ اتنا عطا کردیتے ہیں کہ پھر فقر کا خوف نہیں رہتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (بعض اوقات) کوئی شخص دنیاوی لالچ میں اسلام قبول کرتا تھا۔ لیکن پھر اسلام اس کے نزدیک دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب ہوجاتا تھا۔

(مسلم شریف عربی اردو جلد سوم کتاب الفضائل حدیث نمبر 5899 ص 246 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اللہ ﷺ کی یہ شان ہے کہ ان کی بارگاہ سے خالی لوٹنا تو دور کی

بات آپ ﷺ سے کبھی کسی نے ''نہ'' سنا ہی نہیں جس نے جو مانگا عطا کیا۔ یہاں تک کہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے جنت مانگی تو آپ ﷺ نے جنت بھی عطا کردی۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

حدیث شریف:108

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلٰى بَعِيرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ

قُلْنَا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ ثُمَّ انْكَفَأَ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا

(مسلم شریف، عربی، کتاب القسامۃ والمحاربین، حدیث نمبر 4384، ص 743، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ اس دن نبی اکرم ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے ایک صاحب نے اس کی لگام تھام لی۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ کیا تم لوگ یہ جانتے ہو؟...... کہ یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں (راوی کہتے ہیں) ہم یہ سمجھے کہ شاید آپ ﷺ اس کا کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے دریافت کیا، یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں (راوی کہتے ہیں) ہم یہ سمجھے کہ شاید آپ ﷺ اس کا کوئی نیا نام

تجویز کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ "البلدۃ" نہیں ہے، ہم نے عرض کی، جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ!

آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں (ایک دوسرے کے لئے) اسی طرح قابل احترام ہیں، جیسے اس شہر میں اس مہینے میں، یہ دن قابل احترام ہے۔ ہر موجود شخص، غیر موجود تک یہ پیغام پہنچا دے۔

(راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ دو دنبوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو ذبح کیا پھر آپ ﷺ بکریوں کے گلے کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ہمارے درمیان تقسیم کردیا۔

(مسلم شریف عربی اردو، جلد دوم، کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات، حدیث نمبر 4271، ص 575، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان تمام کے تمام جانتے تھے کہ کون سا مہینہ ہے، کون سا شہر ہے مگر تمام خاموش رہے۔

کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ زبان مصطفیٰ ﷺ سے جو بھی نکل جائے گا وہی نام سے قیامت تک پکارا جائے گا۔

حدیث شریف:109

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ نَاجَرِيْرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ

حَدَّثَنِیْ یَعْلَی بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَہٗ ثِیَابَہٗ فَجَآءَ مَوَالِیْہِ فَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ وَجَدَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ ثِیَابَہٗ وَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَۃً اَطْعَمَنِیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ

(ابوداؤد عربی، کتاب الحج، باب فی تحریم المدینۃ حدیث نمبر 2037، ص 295، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سلیمان عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک آدمی کو پکڑ رکھا ہے جو مدینہ منورہ کے حرم میں شکار کر رہا تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام فرمایا ہے۔ پس انہوں نے اس کے کپڑے چھین لئے۔ پس اس کا ایک دوست اگر ان سے جھگڑنے لگا تو فرمایا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس حرم کو حرام کیا ہے اور فرمایا: جو اس میں کسی کو شکار کرتا ہوا پائے تو اس کا سامان چھین لے۔ لہذا میں تمہیں وہ چیز واپس نہیں دوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے دلائی ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت ادا کر دیتا ہوں۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد دوم، کتاب الحج، حدیث نمبر 229، ص 107، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

عقیدہ: حضور ﷺ کے کسی قول وفعل وحالت جو بہ نظر حقارت دیکھے کافر ہے۔ (بہار شریعت حصہ اوّل)

عقیدہ: حضور اقدس ﷺ اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں۔ تمام جہان حضور ﷺ کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب جل جلالہٗ کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے۔ ملک السموات والارض حضور ﷺ کے زیر فرمان جنت ونار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ﷺ ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضور ﷺ کی عطا کا ایک حصہ ہے احکام تشریعیہ حضور ﷺ کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف:110

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ فَارِسٍ اَنَّ الْحَکَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَھُمْ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ

عُمَارَۃَ بْنِ خُزَیْمَۃَ اَنَّ عَمَّہٗ حَدَّثَہٗ وَھُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ اَعْرَابِیٍّ فَاسْتَتْبَعَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَقْضِیَہٗ ثَمَنَ فَرَسِہٖ فَاَسْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَشْیَ وَاَبْطَاَ الْاَعْرَابِیُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ یَعْتَرِضُوْنَ الْاَعْرَابِیَّ فَیُسَاوِمُوْنَہٗ بِالْفَرَسِ وَلَا یَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَہٗ فَنَادَی الْاَعْرَابِیُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ مُبْتَاعًا ھٰذَا الْفَرَسَ وَاِلَّا بِعْتُہٗ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ سَمِعَ نِدَآءَ الْاَعْرَابِیِّ فَقَالَ اَوَلَیْسَ قَدِ ابْتَعْتُہٗ مِنْکَ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ لَا وَاللّٰہِ مَا بِعْتُکَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلٰی قَدِ ابْتَعْتُہٗ مِنْکَ فَطَفِقَ الْاَعْرَابِیُّ یَقُوْلُ ھَلُمَّ شَھِیْدًا فَقَالَ خُزَیْمَۃُ اَنَا اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَایَعْتَہٗ فَاَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خُزَیْمَۃَ فَقَالَ بِمَ تَشْھَدُ فَقَالَ بِتَصْدِیْقِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھَادَۃَ خُزَیْمَۃَ بِشَھَادَۃِ رَجُلَیْنِ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب القضاء' حدیث نمبر 3607' ص 518' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عمارہ بن خزیمہ نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے جو نبی

کریم ﷺ کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا۔ پس نبی کریم ﷺ اسے ساتھ لے کر چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت اسے ادا کر دی جائے۔ نبی کریم ﷺ جلدی جلدی چل رہے تھے اور اعرابی آہستہ آہستہ۔ پس اعرابی کو چند حضرات ملے جو اس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ اس کا سودا کر چکے ہیں۔ چنانچہ اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دیتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے فروخت کرتا ہوں۔ پس اعرابی کی یہ آواز سن کر نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ کیا میں نے اسے تم سے خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا! خدا کی قسم میں نے تو آپ ﷺ کے ہاتھوں فروخت نہیں کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیوں نہیں میں نے تو تم سے خرید لیا ہے۔ اعرابی نے کہنا شروع کیا۔ اچھا تو گواہ لے آؤ۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے یہ خریدا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم کس طرح گواہی دیتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو سچا جانتے ہوئے۔ پس نبی کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا۔

(ابوداؤد عربی اردو' کتاب القضاء' جلد سوم' حدیث نمبر 211' ص 86' مطبوعہ فرید بک اسٹال' لاہور پاکستان)

(ف) اللہ جل مجدہ نے قرآن مجید میں فرمایا "اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ

کرلو" (۲:۶۵)

ف: پوری دنیا کے لوگوں کے لئے ایک شخص کی ایک گواہی مگر حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے لئے حضور ﷺ نے اس قانون کو بدل دیا اور فرمایا کہ خزیمہ کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر ہم نے کر دی۔ نگاہ پاک مصطفی ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور دیکھ رہی تھیں۔ دور عثمانی میں جب قرآن مجید جمع فرمایا گیا تو ہر آیت کے ساتھ دو گواہ آتے تھے مگر جب یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم الخ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ لے کر آئے تو ان کے ساتھ کوئی دوسرا گواہ نہ تھا لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خزیمہ کی گواہی بفرمان رسول اللہ ﷺ دو کے برابر ہے لہذا اس آیت کو شامل کرلیا جائے۔

حدیث شریف:111

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ شَكَوَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمْلَ فَاَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيْرِ فَرَاَيْتُهٗ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ۔

(بخاری عربی کتاب الجہاد والسیر حدیث نمبر 2920 ص 483 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایک جنگ میں ان دونوں پر ریشمی لباس دیکھا۔

(بخاری شریف عربی اردو جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث نمبر 180 ص 114 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:112

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِيْ حَرِيْرٍ۔

(بخاری عربی کتاب الجہاد والسیر حدیث نمبر 2921 ص 483 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو ریشمی لباس پہننے کی رخصت دی۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 181' ص 114 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: ریشم کا لباس مرد کے لئے زیب تن کرنا حرام ہے مگر رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر علیہم الرضوان کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی جو کہ اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ حضور ﷺ ایسے مختار کل ہیں کہ آپ ﷺ جس کے لئے چاہیں حرام چیز کو حلال فرما دیں۔

حدیث شریف:113

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ۔

(بخاری' عربی' کتاب الذبائح والصید' حدیث نمبر 5536' ص 984' مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے یہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میں گوہ نہیں کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام کرتا ہوں۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الذبائح' حدیث نمبر 497' ص 257' مطبوعہ شبیر

برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ جس چیز کو چاہیں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار سے حلال قرار دے سکتے ہیں اور جسے چاہیں حرام فرما سکتے ہیں۔

حدیث شریف:114

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ نَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ' عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ' إِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ' عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ' إِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ' وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ' فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَوَجَدَ قَدَحًا مِنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ

قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ اِلْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَلَامَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَآءَنِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَاهٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَارَسُوْلُهٗ اِلَيْهِمْ فَسَيَاْمُرُنِيْ اَنْ اُدِيْرَهٗ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ اُصِيْبَ مِنْهُ مَايُغْنِيْنِيْ وَلَمْ يَكُ بُدٌّمِنْ طَاعَةِاللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَاهُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهٗ فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدرَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ اَبَاهُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اِشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اِشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِيْ

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

(ترمذی عربی ابواب صفۃ القیامۃ حدیث نمبر 2377 ص 564 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے نہ ان کے گھر تھے اور نہ ہی وہ مال رکھتے تھے جن میں وہ پناہ لیتے۔ مجھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر ٹیک دیتا اور پیٹ پر پتھر باندھتا' ایک دن میں راستہ میں آ بیٹھا جہاں سے لوگوں کا گزر ہوتا تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔ میرا مقصد محض یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے مگر وہ چلے گئے اور ایسا نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔ میں نے ان سے بھی قرآن پاک کی آیت پوچھی اور مقصد یہی تھا کہ آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے لیکن آپ بھی چلے گئے اور ایسا نہ ہو سکا۔ پھر نبی کریم ﷺ ادھر سے گزرے۔ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ ﷺ' آپ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ چلو۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا اور آپ خانہ اقدس میں داخل ہو گئے تو میں نے بھی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ (میں اندر داخل ہوا) نبی کریم ﷺ نے دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا یہ کہاں سے آیا؟

عرض کیا گیا فلاں نے تحفہ بھیجا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اہل صفہ کو بلا لاؤ۔ یہ مسلمانوں کے مہمان ہیں' نہ ان کے گھر ہیں اور نہ مال جس کی طرف وہ پناہ گیر ہوں۔ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ ﷺ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ تناول فرماتے۔ اور اگر آپ ﷺ کے ہاں کوئی ہدیہ آتا تو کچھ رکھ کر باقی ان کی طرف بھیج دیتے اور (اس طرح) انہیں شریک فرمالیتے (جب حضور ﷺ نے مجھے ان کو بلانے کے لئے بھیجا تو مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا اہل صفہ کے درمیان اس ایک پیالے کی کیا حیثیت ہے اور چونکہ حضور ﷺ نے مجھے ہی بلانے کے لئے بھیجا ہے لہذا مجھے ہی فرمائیں گے کہ ان کو دودھ پلاؤ لہذا مجھے اس سے ملنے کی کوئی امید نہیں حالانکہ مجھے اتنا مل جانے کی امید تھی جس سے میرا پیٹ بھر جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت لازمی تھی۔ اس لئے میں ان کے پاس آیا اور ان کو بلا کر لے گیا۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ! یہ پیالہ پکڑو اور ان کو دیتے جاؤ۔ فرماتے ہیں۔ میں نے پیالہ لے کر ایک کو دیا۔ انہوں نے سیر ہو کر دوسرے کو دیا۔ یہاں تک کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ حالانکہ تمام افراد سیر ہو چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے پیالہ دست مبارک میں رکھا پھر سر اقدس اٹھا کر مسکرائے اور

فرمایا۔ ابوہریرہ! پیو میں نے پیا پھر فرمایا' پیو' میں مسلسل پیتا رہا اور آپ ﷺ فرماتے رہے پیو۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو دین حق کے ساتھ بھیجا اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اللہ کی حمد وثناء اور بسم اللہ پڑھ کر باقی دودھ پی لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد دوم' ابواب صفۃ القیامۃ' حدیث نمبر 368' ص 157' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نبی کریم ﷺ کا بار بار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پینے کی ترغیب دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی قلبی کیفیت پر مطلع ہو چکے تھے۔ نیز ایک پیالہ دودھ جملہ اصحاب صفہ (غالباً ستر تھے) نے سیر ہو کر پیا اور پھر بھی بچ گیا۔ یہ جناب رسول اکرم ﷺ کے دست اقدس کی برکت تھی۔ امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

کیوں جنابِ ابوہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ بھر گیا

حدیث شریف: 115

حَدَّثَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نَامُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِیُّ نَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاصَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَافَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَابَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنِّىْ لَااَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِىْ مِنْ مَالِىْ مَاشِئْتُمْ۔

(ترمذی عربی ابواب الزہد حدیث نمبر 2310 ص 529 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب آیت کریمہ **وانذر عشیرتك الاقربین الایه** (اور اپنے قریب والے رشتہ داروں کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد، مجھے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں۔ میرے مال سے جو تم چاہو مانگو۔

(ترمذی عربی اردو جلد دوم ابواب زہد حدیث نمبر 191 ص 94 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: حدیث مذکورہ بالا سے نبی پاک ﷺ کے اختیارات کی نفی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مالک نہیں۔ نیز آپ ﷺ نے یہ کہا اور ان کو ڈراتے ہوئے فرمایا ورنہ آیات واحادیث کثیرہ سے اختیارات مصطفےٰ ﷺ کا ثبوت ہے۔

حدیث شریف:116

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَانُكْنِيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ وُلِدَ لِىْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَاِنَّ قَوْمِىْ اَبَوْا اَنْ يَكْنُوْنِىْ بِهٖ حَتّٰى تَسْتَأْذِنَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِىْ وَلَاتَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِىْ فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

(مسلم شریف عربی کتاب الادب حدیث نمبر 5589 ص 952 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام "محمد" رکھا۔ ہم نے اس سے کہا: ہم تمہیں اس وقت تک نبی اکرم ﷺ کے نام جیسا نام نہیں رکھنے دیں گے، جب تک تم نبی اکرم ﷺ سے اس کی اجازت نہ لے لو۔ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔ میرے ہاں لڑکا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام اللہ کے رسول کے نام جیسا رکھا ہے اور میری قوم اس وقت تک مجھے یہ نام رکھنے دے گی جب تک مجھے نبی اکرم ﷺ سے اس کی اجازت نہ مل جائے (راوی کہتے ہیں) تو

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "میرے نام جیسا نام رکھ لو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ کیونکہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں"

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب الادب' حدیث نمبر 5472' ص 126' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 117

حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِىْ وَلَاتَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِىْ فَاِنِّىْ اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرٍ وَلَاتَكْتَنُوْا۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الادب' حدیث نمبر 5591' ص 952' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ میرے نام جیسا نام رکھو لیکن میری کنیت جیسی کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب الادب' حدیث نمبر 5474' ص 126' مطبوعہ شبیر برادرز

لاہور پاکستان)

ف: فرمانِ محبوبِ خدا ﷺ کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حضور ﷺ تقسیم فرماتے ہیں۔

رب ہے موتی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اللہ جل جلالہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی سرور ﷺ
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار ﷺ کا کھاتے ہیں

بے مثل رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث شریف: 118

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ اِنِّىْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى اَوْ اِنِّىْ اَبِيْتُ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

(بخاری شریف' عربی' کتاب الصوم' حدیث نمبر 1961' ص 315' مطبوعہ دارالسلام ریاض

سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا متواتر روزے نہ رکھو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا آپ ﷺ تو روزہ وصال رکھتے ہیں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔ میں کھلایا جاتا ہوں اور پلایا جاتا ہوں یا آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' کتاب الصوم' حدیث نمبر 1833' ص 784' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حدیث شریف:119

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ خُبَابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ لِيْ مُطْعِمٌ يُّطْعِمُنِيْ وَسَاقٍ يَسْقِيْنِ

(بخاری شریف' عربی' کتاب الصوم' حدیث نمبر 1963' ص 315' مطبوعہ دار السلام ریاض

سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پے در پے متواتر روزے نہ رکھو اور تم میں سے جب کوئی متواتر روزے رکھنا چاہے تو سحری تک رکھ سکتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ تو متواتر روزے رکھتے ہیں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں۔ مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصوم' حدیث نمبر 1835' ص 784' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو بے مثل و بے مثال بنایا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو اپنی طرح سمجھنا انتہائی درجے کی جہالت ہے لہذا ماننا پڑے گا کہ میرے مولیٰ ﷺ جیسا کوئی دوسرا نہیں۔

کوئی مثلِ مصطفیٰ ﷺ کا نہ ہوا' نہ ہے' نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رتبہ نہ ہوا' نہ ہے' نہ ہوگا

حدیث شریف:120

حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مَهْدِيٌّ نَا ابْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ

عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِيْثًا لَااُحَدِّثُ بِهٖ
اَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ هَدَفًا اَوْحَائِشَ نَخْلٍ قَالَ
فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى
النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَاَتَاهُ
النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ
مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ فَجَآءَ فَتًى مِنَ
الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِیْ يَارَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اَفَلَا تَتَّقِی اللهَ فِیْ
هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِیْ مَلَّكَكَ اللهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهٗ شَكَا اِلَیَّ اَنَّكَ
تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ

(ابوداؤد عربی کتاب الجہاد باب مایؤمر بہ من القیام حدیث نمبر 2549 ص 370 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سعد مولیٰ حسن بن علی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور آہستہ سے مجھ سے ایک بات کہی اور فرمایا کہ لوگوں میں سے یہ کسی کو نہ بتانا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے وقت پردے کی غرض سے دو قسم کی جگہیں پسند تھیں۔ اونچی جگہ کی آڑ یا درختوں کا جھنڈ۔ ان کا یہ

بیان ہے کہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو رویا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست مبارک پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا۔ فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا ہے؟ پس انصار میں سے ایک نوجوان آکر عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ ﷺ میرا ہے۔ فرمایا کہ تم اس بے زبان جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا خدا تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے اور بہت زیادہ کام لیتے ہو۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 777 ص 295 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ جانوروں کے بھی رسول ہیں اور جانور بھی آپ ﷺ کو مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ اسی لئے آپ ﷺ سے اپنی مشکل بیان کی۔ پیارے مصطفیٰ ﷺ نے جانور کی زبان کو بھی سمجھ لیا اور اس کے مالک کو بلا کر اس جانور کی مشکل کشائی فرمائی۔

حدیث شریف: 121

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ اُثَالٍ
الْحَنَفِیُّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ

ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَامُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَاكَانَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاَنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ مُخْتَصِرٌ

(سنن نسائی، عربی، کتاب الطہارۃ، باب تقدیم غسل الکافر اذا اراد ان یغسل، حدیث نمبر 189، ص 26، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی ﷺ کے قریب ایک کھجور کے درخت کے نیچے گئے۔ اور غسل فرمایا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ عبادت کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں اور بلاشبہ حضور ﷺ کے عبد اور اس کے رسول ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ! قسم بخدا اس سے قبل ساری روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے بڑھ کر مجھے ناپسند نہ تھا۔ اور اب آپ ﷺ کا چہرہ انور باقی چہروں کی نسبت مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ آپ ﷺ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا۔ میں نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تھا تو اب آپ ﷺ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے جناب ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو خوشخبری دی اور عمرہ ادا فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، باب تقدیم غسل الکافر اذا اراد ان یغسل، حدیث نمبر 191، ص 61، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ ہمارے مولیٰ ﷺ کے چہرہ انور جیسا کسی اور کا چہرہ نہیں کیونکہ ذات پاک مصطفیٰ ﷺ بے مثل و بے مثال ہے۔

حدیث شریف: 122

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا قَالَ ادْنُهْ فَجَلَّسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1050، ص 195، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا تم اپنی قوم کے افراد کو نماز پڑھایا کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے جھجک محسوس ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے قریب آجاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا۔ پھر ہدایت کی مڑ جاؤ' پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان میری کمر پر رکھا' پھر فرمایا: اپنی قوم کی امامت کرو اور جو بھی شخص امامت کرے۔ اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے کیونکہ ان (مقتدیوں) میں عمر رسیدہ لوگ ہوسکتے ہیں۔ ان میں بیمار ہوں گے۔ ان میں کمزور ہوں گے' ان میں حاجت مند ہوں گے' البتہ جب تنہا نماز ادا کرنا ہو' تو جیسے چاہے کرو۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 953' ص 383' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی جھجک کو دور کرنے کے لئے میرے مولیٰ ﷺ کوئی وظیفہ بھی عنایت فرماسکتے تھے لیکن جس کے دست حق پرست میں کونین کے خزانوں کی کنجیاں ہوں۔ ان ہاتھوں کی یہی شان ہونی چاہئے کہ آپ نے دستِ مبارک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سینے اور کمر پر رکھا اور فرمایا اپنی قوم کی امامت کرو۔ یقیناً دست پاک مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جھجک دور ہوگئی۔

حدیث شریف:123

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَآءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

(ترمذی' عربی' کتاب البر والصلۃ' حدیث نمبر 2015' ص 464' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دس سال آنحضرت ﷺ کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے کبھی اف تک بھی نہیں کہا۔ کسی کام کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔ میں نے اون اور ریشم سے مخلوط اور محض ریشمی کپڑے کو بھی آنحضرت ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ

زم نہیں پایا۔ میں نے مشک اور عطر کو بھی آنحضرت ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار نہیں پایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد اول، ابواب البر والصلۃ، حدیث نمبر 2083، ص 932، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: جس طرح میرے مولیٰ ﷺ کا چہرہ بے مثل و بے مثال ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کا کردار بھی بے مثل ہے۔ آپ ﷺ کے دست مبارک بھی بے مثل ہیں۔ آپ ﷺ کا مبارک پسینہ بھی بے مثل ہے۔ الغرض کہ پورا وجود مصطفی ﷺ بے مثل و بے مثال ہے۔

حدیث شریف:124

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهُ، خَادِمٌ فَاَخَذَ اَبُوْطَلْحَةَ بِيَدِىْ فَانْطَلَقَ بِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ، فِى السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَاقَالَ لِىْ لِشَىْءٍ صَنَعْتُهُ، لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَىْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ

لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا

(بخاری شریف، عربی، کتاب الوصایا، حدیث نمبر 2768، ص 485، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پاس خادم نہیں تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ انس رضی اللہ عنہ ایک ذہین بچہ ہے اور یہ آپ ﷺ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے آپ ﷺ کی سفر و حضر میں خدمت کی لیکن جو کام میں نے کیا۔ اس کے متعلق آپ ﷺ نے کبھی نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا۔ اور ایسے ہی جو کام میں نے نہیں کیا۔ اس کے متعلق آپ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ تو نے یہ اس طرح کیوں کیا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الوصایا، حدیث نمبر 39، ص 59، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: انسان کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ اگر کوئی کام کرے تو کہتا ہے کہ یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا یا کام نہ کیا تو کہتا ہے کہ یہ کام تم نے کیوں نہیں کیا مگر میرے مولیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بے عیب ذات بنایا اور جو ذات بے عیب ہو اس میں یہ عیب بھی کیسے ہوسکتا ہے۔

حدیث شریف:125

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خِذَامٍ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيسَى
أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا غُسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَا يَلْتَمِسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ
يَجِدْهُ فَقَالَ بِأَبِي الطَّيِّبُ طِبْتَ حَيًّا وَ طِبْتَ مَيِّتًا۔

(ابن ماجہ' عربی' کتاب الجنائز' حدیث نمبر1467' ص210' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... یحیی بن خذام' صفوان بن عیسے' معمر' زہری' ابن المسیب'
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب غسل دیا گیا تو لوگوں نے
آپ ﷺ کی نجاست نکالنی چاہی' لیکن کوئی نجاست نظر نہ آئی۔ حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ زندگی اور اور وصال
دونوں میں پاک رہے۔

(سنن ابی ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب ماجاء فی غسل النبی' حدیث نمبر1528' ص421'
مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:126

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا بْنُ
إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ
أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ
إِنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ
اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر3035' ص501' مطبوعہ دارالسلام'
ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت جریر بن (عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
انہوں نے کہا کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ جو چیز میں نے
آپ ﷺ سے طلب کی' آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا (یا گھر میں داخل ہونے
سے منع نہیں فرمایا) اور جب بھی مجھے دیکھتے تو آپ کے چہرہ انور پر تبسم ہوتا اور میں
نے شکایت کی (یارسول اللہ ﷺ) میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تو آپ ﷺ نے اپنا
دست مبارک میرے سینہ پر مارا اور فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ اس کو ثابت قدم رکھ اور
اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر284' ص155' مطبوعہ
شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولیٰ ﷺ کو مشکل کشا مانتے تھے۔
یہی وجہ ہے کہ اپنی ہر مشکل اپنے مولیٰ ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ
اسے اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی طاقت سے حل فرماتے تھے۔

حدیث شریف:127

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَوَكَانَ يُطِيقُهُ، قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ، أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ

(بخاری شریف، عربی، کتاب الغسل، حدیث نمبر 268، ص 48، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ازواج مطہرات کے پاس رات اور دن میں ایک ہی وقت کے اندر دور لیتے تھے اور آپ ﷺ کی ازواج کی تعداد گیارہ تھی (قتادۃ الاکمہ دوسی اس حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ ﷺ کے اندر اتنی طاقت تھی؟۔ انہوں نے کہا (ہاں) آپ ﷺ کو تیس مردوں کی قوت عطا کی گئی تھی۔ سعید بن ابی عروبہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں ہم بیان کرتے تھے کہ ہم کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نو بیویوں کا ذکر کیا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الغسل، حدیث نمبر 263، ص 174، مطبوعہ فرید

بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا طاقت میں بھی کوئی مثل نہیں ہے۔ آپ ﷺ کائنات میں سب سے زیادہ طاقت وقوت رکھتے تھے۔

حدیث شریف:128

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرہا، حدیث نمبر 1715، ص 298، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو

(کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بہ نسبت) آدھا ثواب ملتا ہے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سر اقدس پر رکھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ اے عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جبکہ آپ ﷺ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی اجر و ثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا)۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرہا' حدیث نمبر 1612' ص 571' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: آپ ﷺ کا واضح ارشاد کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ نبی کو اپنی طرح سمجھنے والوں کی خود ساختہ توحید پر کالا دھبہ ہے لہٰذا وہ اگر اپنی خود ساختہ توحید کو حقیقی توحید میں بدلنا چاہتے ہیں تو نبی کریم ﷺ کو اپنی طرح کہنا اور سمجھنا چھوڑ دیں۔

عقیدہ: انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو' کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے' کافر ہے۔

عقیدہ: نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے۔ کسی نبی کی ادنیٰ

توہین یا تکذیب کفر ہے۔

حدیث کی اہمیت

حدیث شریف:129

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَاهَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَاهُ فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مُحَرَّمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۔

(ترمذی' عربی' ابواب علم' حدیث نمبر 2664' ص 604' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا کہے گا۔ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (کافی ہے) ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں

گے اور اسے حرام سمجھیں گے جسے اس میں حرام پائیں گے جبکہ رسول اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح حرام کیا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب علم، حدیث نمبر 560، ص 235، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 130

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ اَلْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يُحَدَّثُ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِيْ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ اَلَا وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ

(سنن ابن ماجہ، عربی، باب تعظیم حدیث رسول، حدیث نمبر 12، ص 2، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن الحباب، معاویۃ بن صالح، حسن بن جابر، مقدام بن معدیکرب الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا۔ بہت جلد ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے گی تو جواب میں کہے گا۔ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو کچھ ہم اس میں حلال پائیں گے اسے حلال جانیں گے اور جو کچھ حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے۔ آگاہ ہو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے حرام فرمایا وہ بھی ویسا ہی حرام ہے جیسے اللہ نے حرام فرمایا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب تعظیم حدیث رسول والتغلیظ علی من عارضہ، حدیث نمبر 12، ص 34، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: رسول کریم ﷺ نے اطلاع خداوندی سے فتنۂ انکار حدیث کی خبر دی اور سنت کی شرعی حیثیت واضح کرتے ہوئے اُمت مسلمہ کو اس سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ خود قرآن پاک جسے منکرین ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بیانگ دہل اعلان فرمایا کہ "جو کچھ تمہیں نبی کریم ﷺ عطا فرمائیں، اسے لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ" (سورہ حشر پ ۲۸) حجیت حدیث کے بارے میں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف "حجیت حدیث" کا مطالعہ لازمی ہے۔ (مترجم)

حدیث شریف: 131

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ حَرِيْزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ اَبِیْ عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلَا یُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِیُّ وَلَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ یَّسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْهِمْ اَنْ یَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَمْ یَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ یُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

(سنن ابوداؤد (عربی)، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 4604، ص 651، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ رہو کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی اس جیسی خبردار ہو جاؤ۔ قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا آدمی اپنی مسند سے ٹیک لگائے ہوئے کہے گا کہ تمہارے لئے صرف قرآن مجید ہے لہٰذا جو اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ آگاہ رہو میں تمہارے لئے گھریلو گدھے کو حلال قرار نہیں دیتا اور نہ درندوں میں سے کسی کو اور نہ ذمی کے

پڑے ہوئے مال کو مگر جبکہ مالک اس کی ضرورت نہ سمجھے اور جو کسی قوم کے پاس اترے تو اس کی مہمانی کرنا ان لوگوں پر لازم ہے اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمانی کے برابر ان سے لینے کا اسے حق حاصل ہے۔

(ابوداؤد (عربی اردو) جلد سوم، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 1180، ص 432، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: قرآن مجید پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنا اور احادیث کی اہمیت کا انکار کرنا بھی بہت بڑی بدعت اور گمراہی ہے۔ احادیث سے منہ موڑ کر قرآن مجید پر عمل کیا ہی نہیں جاسکتا۔ اگر حدیث کی ضرورت نہ ہوتی تو صحابہ کرام ان آیتوں کو لکھتے رہتے جن کا نزول ہوتا تھا اور ان کے مطابق عمل کرتے رہتے۔ ہر معاملے میں جو بارگاہ رسالت کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس کی چنداں ضرورت ہی محسوس نہ کرتے۔ وہ جانتے تھے کہ نزول قرآن مجید سے چالیس سال پہلے انہیں اسی لئے دنیا میں بھیجا گیا تھا کہ ہر پہلو سے انہیں دیکھ لیں اور ان سے قرآن کریم پر عمل کرنا سیکھیں۔ انکار حدیث کا فتنہ بہت بڑی بدعت و گمراہی ہے جو ترک تقلید کے فتنے کی بدولت معرض وجود میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنوں سے بچائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ آمین

حدیث شریف: 132

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ الْخَلِیْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ

يَحْيَى بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَجْلِسُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُهٗ، وَلَا يَحْفَظُهٗ، فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِىْ وَلَا اَحْفَظُهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ الْخَطَّ

(ترمذی، عربی، ابواب علم، حدیث نمبر 2666، ص 605، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھتے اور آپ ﷺ سے حدیث سنتے، اسے پسند کرتے لیکن یاد نہ رکھ سکتے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے احادیث سنتا ہوں مجھے اچھی لگتی ہیں لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو" اور آپ نے لکھنے کا اشارہ فرمایا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب علم، حدیث نمبر 562، ص 236، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ دور رسالت مآب ﷺ میں احادیث لکھنے کا رواج تھا اور سرکار ﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو لکھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

حدیث شریف: 133

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ اَبُوْبَكْرِ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَا نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِىْ مُغِيْثٍ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَىْءٍ اَسْمَعُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدُ حِفْظَهٗ فَنَهَتْنِىْ قُرَيْشٌ وَقَالُوْا اَتَكْتُبُ كُلَّ شَىْءٍ تَسْمَعُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِى الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَوْمَاَ بِاُصْبَعِهٖ اِلٰى فِيْهِ فَقَالَ اُكْتُبْ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَايَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب العلم، باب کتابۃ العلم، حدیث نمبر 3646، ص 523، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... یوسف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں یاد کرنے کے ارادے سے ہر اس بات کو لکھ لیا کرتا جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا۔ پس لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا کہ آپ ہر اس بات کو لکھ لیتے ہیں جو کہ سنتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی بشر ہیں جو ناراضگی

اور رضامندی میں بھی کلام فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں لکھنے سے رک گیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے انگشت مبارک سے دہن اقدس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا لکھتے رہو کیونکہ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس (زبان) سے کوئی بات نہیں نکلتی مگر حق۔

(سنن ابوداؤد عربی اردو جلد سوم باب کتابتہ العلم حدیث نمبر 250، ص 101، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے پہلی بات یہ ثابت ہوئی کہ دور رسالت مآب ﷺ میں بھی احادیث لکھنے کا رواج تھا اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ قول رسول ﷺ ہر حال میں پتھر کی لکیر ہے یعنی جو بات دہن مصطفی ﷺ سے نکل جائے تو حق اور سچ اس بات کے قدم چومتا ہے اور یاد رہے حضور ﷺ اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے۔ آپ کی ہر بات وحی الٰہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

القرآن: وما ینطق عن الھوی ٥ ان ھو الا وحی یوحی ٥

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے (وحی الٰہی ان کا کلام ہوتی ہے) (سورہ والنجم آیت ۴۔۳)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زبان نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

حدیث شریف:134

حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِھَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ یُکْثِرُ الْحَدِیْثَ وَاللّٰہُ الْمَوْعِدُ وَیَقُوْلُوْنَ مَالِلْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ لَایُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِیْثِہٖ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ کَانَ یَشْغَلُھُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ یَشْغَلُھُمْ عَمَلُ اَمْوَالِھِمْ وَکُنْتُ امْرَأً مِسْکِیْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ فَاَحْضُرُ حِیْنَ یَغِیْبُوْنَ وَاَعِیْ حِیْنَ یَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لَنْ یَبْسُطَ اَحَدٌ مِنْکُمْ ثَوْبَہٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ ھٰذِہٖ ثُمَّ یَجْمَعَہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ فَیَنْسٰی مِنْ مَقَالَتِیْ شَیْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَۃً لَیْسَ عَلَیَّ ثَوْبٌ غَیْرُھَا حَتّٰی قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَہٗ ثُمَّ جَمَعْتُھَا اِلٰی صَدْرِیْ فَوَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَانَسِیْتُ مِنْ مَقَالَتِہٖ تِلْکَ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا وَاللّٰہِ لَوْلَا اٰیَتَانِ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَاحَدَّثْتُکُمْ شَیْئًا اَبَدًا ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَااَنْزَلْنَا مِنَ

اَلْبَیِّنَاتِ وَالْھُدٰی﴾ اِلٰی قَوْلِہٖ ﴿الرَّحِیْمِ﴾

(بخاری شریف' عربی' کتاب الحرث والمزارعۃ' حدیث نمبر 2350' ص 376' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہونا ہے (اس سے مراد یہ ہے کہ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں اللہ تعالیٰ میرا محاسبہ فرمائے گا اور جو میرے ساتھ سوءِ ظن رکھتے ہیں ان کا بھی محاسبہ فرمائے گا) لوگ کہتے ہیں مہاجرین وانصار کو کیا ہو گیا۔ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جیسی احادیث بیان نہیں کرتے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا) میرے مہاجرین بھائی وہ ہیں جن کو بازاروں میں تجارت مشغول رکھتی تھی اور میرے انصار بھائیوں کو کاشتکاری وغیرہ سے فراغت نہیں ملتی تھی۔ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ اپنا پیٹ بھر جاتا تو ہر وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتا جس وقت وہ غائب رہتے میں آپ کی خدمت میں حاضر رہتا اور جس وقت وہ بھول جاتے میں یاد رکھتا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا تم میں سے کوئی بھی جو اپنا کپڑا بچھائے رکھے یہاں تک کہ میں اپنا کلام پورا کرلوں پھر وہ اس کپڑے کو اپنے سینے سے ملالے تو وہ اس کلام سے کبھی بھولنے نہ پائے گا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اپنی چادر بچھادی اور اس کے سوا میرے پاس اور کوئی کپڑا نہ تھا حتی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا کلام مبارک پورا کرلیا تو میں نے اس کو لپیٹ کر اپنے

سینہ سے لگالیا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں آج تک آپ کی کوئی بات نہیں بھولا ہوں۔ اللہ کی قسم! اگر کتاب اللہ میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کبھی تم کو حدیث بیان نہ کرتا (اور وہ دو آیتیں یہ ہیں)

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب المساقات' حدیث نمبر 2189' ص 924' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ترجمہ: "بے شک وہ ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں اور اس لئے کہ لوگوں کے لئے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت، مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان۔ (سورہ بقرہ آیت: ۱۵۹، ۱۶۰)

ف: بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ خلفائے راشدین سے بھی اتنی احادیث روایت نہیں ہیں جتنی کثرت سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہیں۔

اس اعتراض کا جواب اس حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خود دیا ہے کہ دست پاک مصطفی ﷺ کی برکت ہے کہ جس چادر پر حضور ﷺ نے اپنے دست پاک کے اشارے سے حکمت ومعرفت کے خزانے عطا فرمائے وہ چادر میں نے اپنے سینے سے لگالی پھر کوئی حدیث نہ بھولا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زمانہ رسالت مآب ﷺ میں بھی صحابہ کرام

علیہم الرضوان احادیث رسول بیان کرتے تھے۔

اجتہاد و تقلید

حدیث شریف:135

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ اَخِی الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اُنَاسٍ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّبْعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اَجْتَهِدُ بِرَأْیِیْ وَلَا اٰلُوْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَا یَرْضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(سنن ابوداؤد عربی' کتاب القضاء' باب اجتہاد الرای فی القضاء' حدیث نمبر 3592' ص 516'

مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے حارث بن عمرو نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حمص والے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد ہوا۔ جب تمہارے سامنے مقدمہ پیش ہوگا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ فرمایا کہ اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ۔ فرمایا کہ اگر تم رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ پاؤ اور اللہ کی کتاب میں تب؟ عرض کی کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور حقیقت تک پہنچنے میں کوتاہی نہ کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے کو تھپکا اور فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے شخص کو اس چیز کی توفیق بخشی جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو خوش کرے۔

(سنن ابوداؤد عربی اردو' جلد سوم' باب اجتہاد الرای فی القضاء' حدیث نمبر 196' ص 78'
مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے اولا ادلہ ثلاثہ کی ترتیب معلوم ہوئی کہ سب سے مقدم کلام الٰہی جل جلالہٗ ہے۔ پھر سنت رسول ﷺ اور اس کے بعد اجماع وقیاس کی باری ہے۔ ثانیا یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مسائل کی تصریح ہمیں قرآن مجید میں نہیں مل سکے گی۔ ثالثا یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت رسول اگرچہ کلام الٰہی کی شرح ہے

لیکن تمام مسائل تصریحاً یہاں بھی نہیں مل سکیں گے بلکہ بعض عنوانات پر احادیث آپس میں ٹکراتی ہوئی بھی ملیں گی۔ ایسے مواقع پر اجماع صحابہ کی روشنی میں دیکھا جائے گا جو باتیں کتاب وسنت میں تصریحاً نہ ملیں ان میں آئمہ مجتہدین کی تقلید کی جائے گی کیونکہ آیات واحادیث اور اجماع صحابہ کی روشنی میں جو فیصلے مجتہدین عظام نے فرمائے وہ آج تک کوئی دوسرا کر نہیں سکا اور نہ یہ ممکن ہے کہ میدان اجتہاد میں کوئی ان بزرگوں کی ہمسری کر سکے۔ اس اُمت میں ان حضرات کا وجود نبی کریم ﷺ کا علمی معجزہ ہے۔ آئمہ مجتہدین صرف چار ہیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (التوفی ۱۵۰ھ/ ۷۶۷ء)

(۲) امام مالک بن انس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (التوفی ۱۷۹ھ/ ۷۹۵ء)

(۳) امام محمد بن ادریس شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (التوفی ۲۰۴ھ/ ۸۱۹ء)

(۴) امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (التوفی ۲۴۱ھ/ ۸۵۵ء)

اہل حق کے یہی آئمہ مجتہدین ہیں جن کے اجتہادی مذاہب مدون ومنضبط ہیں۔ لہٰذا اجتہادی مسائل میں ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ضروری ہے۔ جو ان چاروں میں سے کسی کی تقلید نہ کرے بلکہ محقق بن کر اجتہادی مسائل کو قرآن وحدیث سے خود حل کرے وہ گمراہ، بدمذہب، بے دین اور اجماع

اُمت کا مخالف ہے کیونکہ اہل حق کا راستہ وہی تقلید آئمہ مجتہدین والا ہے جیسا کہ پروردگار عالم جل جلالہ نے فرمایا ہے۔

القران: وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (۱۱۵:۴)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راستے پر چلے تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے جو بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

رسول ﷺ کی مخالفت سے ان مسائل میں خلاف مراد ہے جو قرآن و حدیث میں تصریحاً موجود ہیں اور مسلمانوں کے راستے کو چھوڑنے سے مراد اجتہادی مسائل میں آئمہ مجتہدین کی تقلید سے انحراف کرنا ہے۔ جائے غور ہے کہ ان بزرگوں کے بعد بھی اُمت محمدیہ میں ہزاروں ایسی ہستیاں ہوئی ہیں جن میں سے ہر ایک علم وعرفاں کا بحر بیکراں تھا۔ اس کے باوجود وہ حضرات بھی آئمہ مجتہدین کی تقلید سے بے نیاز نہ رہ سکے تو آج کل کے محقق بننے والے اور آئمہ مجتہدین کے منہ آنے والے مدعیان خام کس گنتی شمار میں ہیں؟ بعض گمراہ گر اس پرفتن دور میں اجتہاد وتحقیق کے بڑے اونچے دعوے جماتے ہیں لیکن ہم برادران اسلام کو ان دعاوی کا طول وعرض دکھاتے ہیں۔ غیر مقلد حضرات کے شیخ میاں نذیر حسین

صاحب دہلوی (المتوفی ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) نے معیار الحق نامی اپنی کتاب میں جمع بین الصلواتین کے مسئلے پر دل کھول کر اپنی شان اجتہاد و تحقیق اور حدیث دانی دکھائی تو چودھویں صدی کے مجدد برحق نے اپنے رسالہ حاجز البحرین میں ان کی علمیت کے فلک بوس محل کو مسمار کر دیا۔

حدیث شریف:136

حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْهَادِ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب القضاء' باب فی القاضی یخطی' حدیث نمبر3574' ص512' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبیداللہ بن عمر بن میسرہ' عبدالعزیز بن محمد' یزید بن عبداللہ بن ہاد' محمد بن ابراہیم' بسر بن سعید' ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی

حاکم نے فیصلہ کیا اور بساط بھر سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا۔ اگر فیصلہ درست ہوا تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے اور جب خوب اجتہاد کر کے فیصلہ کیا لیکن غلط واقع ہوا تو اس کیلئے ایک گنا اجر ہے۔

(سنن ابوداؤد' عربی اردو' جلد سوم' کتاب القضاء' حدیث نمبر178' ص72' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اجتہادی مسائل میں آئمہ مجتہدین نے جو آیات محکمہ' سنت قائمہ اور فریضہ عادلہ کی روشنی میں مسائل حل فرمائے انہیں بہر صورت بعض مسائل میں دوہرا اور بعض میں اکہرا ثواب ملا۔ اور آج تک جتنے حضرات ان کے فیصلوں پر یقین کر کے عمل کرتے آ رہے ہیں' ان سب کے لئے مجموعی ثواب کے برابر بھی ان بزرگوں کو ثواب ملتا آ رہا ہے۔ دریں حالات ان حضرات کے اجر و ثواب کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ اس کے برعکس جن گمراہ گردوں اور نام نہاد محققین نے مجتہدین حضرات کے خلاف فیصلے کئے' اس پر انہیں سزا ملے گی اور آج تک جتنے ان کی نام نہاد تحقیق پر عمل کرتے آ رہے ہیں' ان کے مجموعی گناہوں کے برابر بھی ان محققین کے نامہ اعمال میں گناہ درج ہو رہے ہوں گے۔ دریں حالات' ابن سباء' ابن حزم ظاہری المذہب' ابن تیمیہ حرانی' ابن قیم الجوزی' محمد بن عبدالوہاب نجدی' مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی اور انگریزوں کے خودکاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے حضرات کے اعمال ناموں کے مندرجات کا اندازہ بھی بھلا کس سے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سچی ہدایت اور دین متین پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

حدیث شریف:137

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِىْ فَقَالَ اَقْضِىْ بِمَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَهِدُ رَائِىْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَفَّقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(ترمذی عربی ابواب احکام حدیث نمبر 1327 ص 321 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے انہیں یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا کیسے فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا جو کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو (یعنی تم نہ پاؤ) عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ہو تو عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب وسنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ستائش ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کے قاصد کو یہ توفیق

دی۔

(ترمذی عربی اردو جلد اول ابواب احکام حدیث نمبر 1338 ص 669 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

تہتر فرقے اور مسلک حق

حدیث شریف:138

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ اِحْدٰى اَوْثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى اِحْدٰى اَوْثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِىْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً۔

(سنن ابوداؤد عربی کتاب السنۃ حدیث نمبر 4596 ص 650 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... وہب بن بقیہ خالد محمد بن عمرو ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودی ۷۱ یا ۷۲ فرقوں میں بٹے تھے اور انصاری بھی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے لیکن

میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1172 ص 427 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: یہ سنن ابوداؤد کی کتاب السنۃ ہے اور اس کا پہلا باب امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۷۵ھ/۸۸۸ء) نے سنت کی تشریح میں باندھا ہے اور اس باب میں سب سے پہلی حدیث انہوں نے اُمت محمدیہ کے تہتر فرقے ہوجانے کے متعلق پیش کی ہے۔ معلوم ہوا کہ سنت سے مراد طریقہ رسول ہے یعنی اُمت محمدیہ کی صرف ایک ہی جماعت طریقہ رسول پر رہے گی جو سواد اعظم ہے اور اس کے علاوہ باقی ۷۲ فرقے رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے ہٹے ہوئے، بدعتی، گمراہ، بدمذہب اور جہنمی ہوں گے۔ جیسا کہ متعدد احادیث مطہرہ میں وارد ہوا ہے۔ چنانچہ غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ/۱۱۶۴ء) نے اس سلسلے میں یوں تصریح فرمائی ہے۔

ترجمہ:......پس ۷۳ فرقوں کی اصل دس فرقے ہیں یعنی اہلسنت، خوارج، شیعہ، معتزلہ، مرجیہ، مشبہ، جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ۔ چنانچہ اہلسنت وجماعت کا ایک ہی فرقہ ہے جبکہ خوارج کے پندرہ فرقے ہیں۔ معتزلہ کے چھ فرقے مرجیہ کے ۱۲ فرقے، شیعہ کے ۳۲ فرقے، جہمیہ، بخاریہ، ضراریہ اور کلابیہ میں سے ہر ایک فرقے کا ایک ہی فرقہ ہے اور مشبہ کے تین فرقے ہیں تو یہ سب مل کر ۷۳ فرقے ہوگئے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی خبر دی اور ان میں سے نجات پانے والا فرقہ

اہلسنت وجماعت ہے۔

(غنیۃ الطالبین، جلد اول، مطبوعہ کراچی ص ۳۰۹)

معلوم ہوا کہ علیحدہ فرقہ بنانا اور حضور ﷺ کی بنائی ہوئی جماعت سے جدا ہوکر اپنا علیحدہ فرقہ بنانا گویا اپنے آپ کو جہنم میں لے جانا ہے۔ یہ زندہ حقیقت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تیار کردہ جماعت وہی ہے جو مختلف فرقہ باطلہ کے ظہور میں آنے پر اہلسنت وجماعت کے نام سے موسوم ہوئی تاکہ وہ گمراہ فرقوں سے ممتاز رہے۔ اس جماعت سے نکلنا قرآن وحدیث کی رو سے مخالفت رسول ہے جیسا کہ پروردگار عالم نے اس بارے میں تصریحاً فرمایا ہے۔

القرآن: **وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا** (۴:۱۱۵)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے، اس کے بعد کہ ہدایت اس کے لئے ظاہر ہوچکی اور مسلمانوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھرنے دیں گے جدھر وہ پھرا ہے اور جہنم میں ڈالیں گے جو پلٹنے کی بری جگہ ہے۔

حدیث شریف: 139

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنِ يَحْيٰى قَالَا

نَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ نَا صَفْوَانُ وَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ
حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ نَحْوَهُ حَدَّثَنِیْ اَزْهَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ
الْحَرَازِیُّ عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِیِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ
سُفْيَانَ اَنَّهُ قَامَ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ
افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ
سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَ
وَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَهِیَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيٰى وَ عَمْرٌو
وَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَجَارٰى
بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَآءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ وَقَالَ
عَمْرٌو الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا
دَخَلَهُ۔

(سنن ابوداؤد عربی کتاب السنۃ حدیث نمبر 4597 ص 650 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... احمد بن حنبل اور محمد بن یحییٰ، ابوالمغیرہ، صفوان، عمرو بن عثمان، بقیہ، صفوان، ازہر بن عبداللہ حرازی، ابو عامر ہوزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے اہل

کتاب ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور عنقریب یہ اُمت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ۷۲ فرقے تو جہنم میں جائیں گے اور ایک ہی فرقہ جنت میں جائے گا۔ وہی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ابن یحییٰ اور عمرو بن عثمان نے اپنی اپنی حدیثوں میں یہ بھی کہا: عنقریب میری اُمت میں ایسے لوگ نکلیں گے کہ گمراہی ان میں پوری سرایت کر جائے گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ عمرو بن عثمان نے کہا جیسے سگ گزیدہ کے جسم میں زہر داخل ہوجاتا ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس سے نہیں بچتا۔

(سنن ابوداؤد عربی اردو کتاب السنۃ حدیث نمبر 1173 ص 428 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: سنت یہی ہے کہ ایک مسلمان کہلانے والا اسی جماعت میں رہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور فرقۂ باطلہ کے منظرِ عام پر آنے کے وقت اس نے اپنے آپ کو اہلسنت وجماعت کے نام سے موسوم ومشتہر کیا۔ اس جماعت سے نکلنا اور اپنا علیحدہ فرقہ قائم کرنا یا اس طرح قائم ہونے والے کسی بھی گمراہ فرقے میں شامل ہونا بہت بڑی بدعت ہے۔ اہلسنت وجماعت کے سوا جتنے بھی فرقے بنے وہ سب بدعتی، گمراہ اور بدمذہب ہیں۔ مسلمانوں کے پاس جتنا دینی، علمی اور قلمی سرمایہ ہے، وہ سارے کا سارا اہلسنت وجماعت کے بزرگوں کا ہے۔ دوسری جماعتوں کے پاس خاک دھول کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ قرآن وحدیث اور ان سے متعلقہ تمام علمی سرمائے کو یہی حضرات چودہ سو سال سے یہاں تک لے آئے

ہیں۔ دیگر فرقوں میں سے اکثر مر کھپ گئے بعض نئے جو پیدا ہوئے وہ بھی یکے بعد دیگرے مٹتے چلے جائیں گے۔ قیامت تک جانے والا وہی گروہ ہے جو مسلمانوں کا سوادِ اعظم اور ناجی (جنتی) گروہ ہے۔ سرزمین پاک و ہند میں اہلسنت و جماعت کے سوا بعض جن فرقوں کی چہل پہل اور چلت پھرت نظر آ رہی ہے اور بعض بظاہر بڑے خوشنما رنگوں میں عوام الناس کو اپنے پیچھے لگانے میں کوشاں نظر آ رہے ہیں تو اس ملک پر انگریزوں کی حکومت قائم ہونے سے پہلے ان تمام فرقوں کا روئے زمین پر کہیں نام ونشان بھی نہیں تھا۔ یہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت ملت اسلامیہ کو تحفے میں دیئے ہیں جو معلوم نہیں کب تک لوگوں کے دین وایمان پر دن دہاڑے ڈاکے ڈالتے رہیں گے۔ اہلسنت و جماعت کی حقانیت کے بارے میں خاتم المحققین، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ/۱۰۴۲ء) نے لکھا ہے)

ترجمہ:...... اگر کہیں کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ ناجی گروہ اہلسنت و جماعت کا ہے۔ یہی راہ راست اور خدا کی طرف جانے کا راستہ ہے اور دوسرے تمام راستے جہنم کے راستے ہیں حالانکہ ہر فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ راہِ راست پر ہے اور اس کا مذہب برحق ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ خالی دعویٰ کافی نہیں ہوتا۔ دلیل چاہئے جبکہ اہلسنت و جماعت کے برحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کا دین اسلام نقل ہوتا آیا ہے جبکہ یہاں صرف عقل کافی نہیں ہوتی اور

متواتر خبروں سے معلوم ہوا نیز احادیث وآثار کی چھان بین سے یقین آیا کہ سلف صالحین میں سے صحابہ وتابعین اور ان کے بعد والے تمام بزرگ اسی عقیدے اور طریقے پر تھے۔ مذہب اور ارشادات اکابر میں بدعت اور من مانی کارروائی کی ملاوٹ صدیٔ اول کے بعد واقع ہوئی۔ صحابہ اور پہلے بزرگوں میں سے کوئی بھی ان کے طریقوں پر نہ تھا اور وہ ان راستوں سے بری تھے۔ جاری ہونے کے بعد ان فرقوں نے ان بزرگوں سے صحبت ومحبت کا رشتہ توڑ لیا اور رد کیا۔ صحاح ستہ والے محدثین اور دوسری مشہور و قابل اعتماد کتابوں والے کو جن پر اسلامی احکام کا دارومدار ہے اور مذاہب اربعہ کے آئمہ مجتہدین اسی جماعت سے ہیں اور جتنے فقہاء ان کے طبقے میں ہیں۔ سب اسی مذہب پر تھے اور اشاعرہ وماتریدیہ کہ اصول وکلام کے امام ہیں۔ انہوں نے بھی سلف کے مذہب کی تائید کی اور عقلی دلائل سے اسے ثابت کیا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اور سلف کے اجماع سے ثابت ہے اسے موکد کیا۔ اسی لئے تو اس جماعت کا نام اہلسنت و جماعت ہوا۔ اگرچہ یہ نام بعد میں رکھا گیا لیکن ان کا مذہب اور عقیدہ وہی قدیم ہے اور ان حضرات کا طریقہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث اور اسلاف کے ارشادات کی پیروی کرتے ہوئے اور نصوص کو ان کے ظاہری معانی پر محمول کرتے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۱۴۰۔۱۴۱)

اپنے دور میں سرمایہ ملت کے عدیم المثال نگہبان ثابت ہونے والے

بزرگ یعنی امام ربانی، غوث صمدانی حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) نے مسلمانوں کے ۷۳ میں سے ایک ناجی گروہ کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

طریق النجاة متابعة اهل السنة والجماعة كثرهم الله سبحانه فى الاقوال والافعال وفى الاصول والفروع فانه الفرقة الناجية وما سواهم من الفرق فهم فى معرض الزوال وشرف الهلاك علمه اليوم احدا ولم يعلم امافى الغد فيعلمه كل احدوه ينفع

(مکتوبات، دفتر اول، مکتوب ۴۹)

ترجمہ:......نجات کا راستہ اہل سنت وجماعت کی پیروی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اقوال و افعال اور اصول و فروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ نجات پانے والی جماعت یہی ہے اور اس کے سوا باقی سب فرقے خرابی اور ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں۔ آج خواہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو لیکن کل ہر ایک جان لے گا جبکہ وہ جاننا فائدہ نہ دے گا۔

اسی حدیث شریف کے علاوہ آج ہر گمراہ کے اندر گمراہی اس درجہ رچی بسی ہوئی ہے کہ دیوانہ وار ہر ایک اہلسنت وجماعت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے، اس کے

بھولے بھالے عوام کو اپنے پیچھے لگانے اور حق کو مٹا کر باطل کا سکہ بٹھانے میں شب و روز کوشاں ہے۔ گریبانوں میں جھانک کر دیکھنے کی ذرا زحمت نہیں اٹھاتے کہ جس راستے پر وہ گامزن ہیں، کہیں وہ جہنم میں تو نہیں پہنچاتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعی اسلام کو عقل سلیم اور سچی ہدایت دے۔ آمین

حدیث شریف:140

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَشِيْرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِىُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْعَلَاءِ يَعْنِى ابْنَ زَبْرٍ حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ اَبِى الْمُطَاعِ قَالَ سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَظْتَ مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ فَاعْهَدْ اِلَيْنَا بِعَهْدٍ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًا وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِى اخْتِلَافًا شَدِيْدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِى وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَالْاُمُوْرِ الْمُحْدَثَاتِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

(سنن ابن ماجہ، عربی، باب اتباع سنت الخلفاء الراشدین، حدیث نمبر 42، ص 6، مطبوعہ

دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان الدمشقی، ولید بن مس
عبداللہ بن العلاء بن زبر، یحیی بن ابی المطاع، عرباض بن ساریہ کہتے ہیں رسول
اللہ ﷺ ایک دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور ہمیں بہت عمدہ نصیحت فرمائی۔ جس
سے لوگوں کے دل لرز اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لوگوں نے کہا یا رسول
اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جیسے کوئی کسی کو رخصت کر رہا
ہو۔ آپ ﷺ ہم سے کوئی عہد و پیمان لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم
اللہ تعالیٰ کا خوف، امیر کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو چاہے
تمہارا امیر ایک حبشی غلام کیوں نہ ہو۔ تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے۔ تم
میری سنت اور خلفائے راشدین المھدیین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور ان کے طریقہ
کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے گریز کرنا کیونکہ ہر بدعت
گمراہی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب اتباع سنت الخلفاء الراشدین، حدیث نمبر 44، ص 43،
مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 141

**حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ
سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ثَنَا اَبِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ**

**عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ
اَصْحَابِي اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا
بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ**

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3805، ص 863، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرے بعد میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت ابوبکر اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ
اختیار کرنا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو لازم پکڑنا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1739، ص 743، مطبوعہ فرید بک
لاہور پاکستان)

ف: بعض لوگ اس امت میں ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ
اطاعت صرف رسول اللہ ﷺ کی ہونی چاہئے۔ اس حدیث شریف میں ایسے لوگوں
کے نظریات کو باطل قرار دیا گیا ہے بلکہ خود میرے مولیٰ ﷺ نے اپنے بعد خلفائے
راشدین اور دیگر اولوالعزم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ ان کی
پیروی اور عہد کو لازم پکڑنے کا حکم دیا ہے۔

منافقین کی علامات

حدیث شریف:142

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَّفِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ لَقَدْ خِبْتُ وَ خَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّيْ اَقْتُلُ اَصْحَابِيْ اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهُ يَقْرَئُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الزکوٰۃ' حدیث نمبر 2449' ص 429' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''حنین''

سے واپسی پر ''جعرانہ'' کے مقام پر نبی اکرم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں سے چاندی نکال کر لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص وہاں آیا اور بولا! اے محمد ﷺ! عدل کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' تمہارا ستیاناس ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔ اگر میں عدل سے کام نہ لیتا تو ناکام اور خسارے کا شکار ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس منافق کو قتل کردوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاذ اللہ! لوگ یہ کہیں گے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتا ہوں۔ یہ (اور اس کے بعد آنے والے اس کے ہم عقیدہ) ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اور یہ (دین سے) اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر (کمان) نشانے سے نکل جاتا ہے)

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الزکوٰۃ' حدیث نمبر 2345' ص 805' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:143

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِيْ تُرْبَتِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرِ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسِ الْحَنْظَلِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرِ الْفَزَارِيُّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِيْ كِلَابٍ وَّزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِيْ نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا اَيُعْطِيْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ فَجَآءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِنْ عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَاْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِيْ قَتْلِهٖ يُرَوْنَ اَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

(مسلم شریف عربی' کتاب الزکوۃ' حدیث نمبر 2451' ص 429' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن (کے گورنر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے) تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا' نبی اکرم ﷺ نے اسے چار لوگوں میں تقسیم کردیا۔ اقرع بن حابس حنظلی' عیینہ بن بدر فزاری' علقمہ بن علاثہ عامری: جس کا تعلق بنوکلاب سے تھا۔ اور زید الخیر طائی جس کا تعلق بنونبہان سے تھا۔ قریش اس بات سے ناراض ہوگئے اور کہنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے نجد کے سرداروں کو عطا کردیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ان کی تالیف قلب کے لئے ایسا کیا ہے۔ پھر ایک شخص آیا جو گھنی داڑھی کا مالک تھا۔ اس کے گال ابھرے ہوئے تھے' آنکھیں دھنسی ہوئی تھی' پیشانی اونچی تھی اور اس نے سر منڈوایا ہوا تھا۔ وہ بولا: اے محمد ﷺ اللہ سے ڈریئے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا۔ کیا ایسا ہے کہ اس نے مجھے اہل زمین کے لئے امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین تسلیم نہیں کرتے پھر وہ شخص چلا گیا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ یہ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ وہ لوگ اسلام سے اسی طرح نکل جائیں

گے جیسے کوئی تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں ان لوگوں کو پالیتا تو انہیں ضرور قتل کر دیتا جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول کتاب الزکوٰۃ' حدیث نمبر 2347' ص 806 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث میں منافقین کی جن نشانیوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی تعظیم وادب ان میں نہیں ہوگا۔

۲۔ منافقین اور ان کے ساتھی قرآن مجید بہت اچھا پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

۳۔ نماز ایسی پڑھیں گے کہ مومن ان کی نمازوں کو دیکھ کر اپنی نمازوں کو حقیر جانیں گے۔

۴۔ جس منافق نے حضور ﷺ کی بے ادبی کی اس کی داڑھی گھنی تھی' اس کے گال ابھرے ہوئے تھے' آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں' پیشانی اونچی تھی' سر منڈا ہوا تھا' حضور ﷺ نے فرمایا۔ یہ ایمان سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

۵۔ اس منافق کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی جن میں یہ نشانیاں ہوں گی۔

معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ پڑھنے' اچھا قرآن مجید اور لمبی نمازیں پڑھنے' گھنی داڑھی رکھنے اور تبلیغیں کرنے کے باوجود بندہ مومن نہیں بن سکتا کیونکہ ایمان کی

بنیاد اور اساس اعمال نہیں بلکہ حضور ﷺ کی تعظیم اور ادب ہے۔ اعمال اچھے ہوں تعظیم وادب نہ ہو تو سب کچھ بیکار ہے۔

نماز اچھی' زکوٰۃ اچھی' حج اچھا مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہ بطحا کی عزت پر خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

حدیث شریف: 144

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ' الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْ سَيَكُوْنُ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ يَّقْرَئُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِیَّ اَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِیِّ قُلْتُ مَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الزکوٰۃ' حدیث نمبر 2469' ص 434' مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ میرے بعد میری اُمت میں ایسا فرقہ پیدا ہوگا جو قرآن پڑھے گا لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس دین میں نہیں آئیں گے۔ وہ مخلوق کی بدترین قسم ہوں گے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الزکوۃ' حدیث نمبر 2365' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

(راوی) عبداللہ کہتے ہیں۔ پھر میری ملاقات حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت رافع غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی زبانی نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث سنی ہے تو انہوں نے فرمایا: میں نے بھی نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حدیث شریف:145

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الزکوۃ' حدیث نمبر 2470' ص 434' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......یسیر بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی کوئی ایسی حدیث سنی ہے جس میں آپ ﷺ نے خوارج کا تذکرہ کیا ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ایسی حدیث سنی ہے۔ آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ وہاں ایک قوم ظاہر ہوگی جو زبان کے ذریعے قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الزکوۃ' حدیث نمبر 2366' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور' پاکستان)

حدیث شریف:146

حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصْفُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ اِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ الْحَرُوْرِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الفتن، حدیث نمبر 2188، ص 503، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی، بے عقل ہوں گے۔ قرآن پاک پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ احادیث رسول پیش کریں گے، دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور ﷺ سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں۔ وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے

لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ان لوگوں سے حروری اور دیگر خوارج مراد ہیں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب الفتن، حدیث نمبر 65، ص 43، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

نوٹ: خوارج کا ظہور ہر دور میں ہوا۔ وہ مختلف ناموں سے ظاہر ہوئے اور تا قیامت ہوتے رہیں گے جس طرح مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۹ میں اسی مضمون کی حدیث ہے اور اس میں ''لایزالون یخرجون'' (وہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے) کے الفاظ ہیں۔ اس دور کے خوارج کے بارے میں علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابدین شامی، ردالمحتار شرح درمختار میں فرماتے ہیں ''جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب (نجدی) کے متبعین جو نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر حملہ آور ہوئے کہ وہ حنبلی کہلاتے ہیں لیکن ان کے خیال میں صرف وہی مسلمان ہیں اور باقی تمام لوگ مشرک ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس بہانے اہل سنت کا قتل مباح قرار دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا اور ۱۲۳۳ھ میں مسلمانوں کے لشکر کو ان پر کامیابی عطا فرمائی۔ (ردالمحتار علی الدرمختار جلد ۳ ص ۳۰۹)

خوارج کی ایک علامت مشکوٰۃ شریف میں سر منڈانا بھی بیان کی گئی ہے۔ اس پر مشہور مورخ علامہ زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ علامت صراحتاً اس نجدی گروہ میں پائی جاتی ہے اور اس سے پہلے کے خارجیوں میں نہیں تھی (الفتوحات الاسلامیہ جلد ۲ ص ۲۶۸)

حدیث شریف:147

حدثنا محمد بن کثیر قال نا سفیان عن ابیه عن ابن ابی نعم عن ابی سعید ن الخدری قال بعث علی الی النبی صلی الله علیه وسلم بذهیبة فی تربتها فقسمها بین اربعة بین الاقرع بن حابس ن الحنظلی ثم المجاشعی و بین عیینة بن بدر ن الفزاری و بین زید الخیل الطائی ثم احد بنی نبهان وبین علقمة بن علاثة العامری ثم احد بنی کلاب قال فغضبت قریش والانصار وقالت یعطی صنادید اهل نجد ویدعنا فقال انما اتالفهم قال فاقبل رجل غائرا العینین مشرف الوجنتین باقی الجبین کثا اللحیة محلوق قال اتق الله یامحمد فقال من یطع الله اذا عصیته ایامننی الله علی اهل الارض ولا تامنونی قال فسال رجل قتله احسبه خالد بن الولید قال فمنعه قال فلما ولی قال ان من ضئضئی هذا اوفی عقب هذا قوم یقرؤن القران لایجاوز حناجرهم یمرقون من الاسلام مروق

السهم من الرمیة یقتلون اهل الاسلام ویدعون اهل الاوثان لئن انا والله ادرکتهم لاقتلنهم قتل عاد۔

(سنن ابوداؤد عربی، کتاب السنة، حدیث نمبر 4764، ص 674، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابن ابی نعم سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ خام سونا مٹی میں لگا ہوا بھیجا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا (یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عینیہ بن بدر الفزاری، زید الخیل طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری کے درمیان۔ قریش اور انصار اس پر ناراض ہوئے اور کہا کہ نجد کے رئیسوں کو مال عطا فرمادیا اور ہمیں نظر انداز کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالتا ہوں۔ پس ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، گالے پھولے ہوئے تھے، پیشانی ابھری ہوئی تھی اور داڑھی گھنی تھی۔ اس نے کہا: اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈر! آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرے گا اگر میں ان کی نافرمانی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں پر امانتدار شمار فرمایا ہے لیکن کیا تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے؟ پس ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کا سوال کیا۔ میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ جب وہ لوٹ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی نسل یا پیٹھ سے ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے

نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیا کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح مٹا کر رکھ دوں۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1337 ص 497 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: خوارج کا ذکر مختلف احادیث میں آیا ہے۔ یہ ہر دور میں مختلف رنگوں کے اندر موجود رہیں گے اور اپنے ظاہری اعمال وافعال اور عبادت گزاری کے لحاظ سے راسخ العقیدہ مسلمانوں سے ممتاز نظر آئیں گے۔ مسلمانوں کے دلی بدخواہ اور بت پرستوں کے خیر خواہ ثابت ہوں گے۔ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ ساری مخلوق سے بدترین ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے انہیں نہروان کے مقام پر تہہ تیغ کر کے ان کی طاقت توڑ دی تھی۔ رحمت دو عالم ﷺ نے ان کی مضرت کے پیش نظر فرمایا کہ اگر میں انہیں پاتا تو قوم عاد کی طرح ہلاک کر کے رکھ دیتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:148

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ ابْنَةَ اَزْهَرَ السَّمَّانَ ثَنِیْ جَدِّیْ اَزْهَرَ السَّمَّانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْقَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

(ترمذی عربی ابواب المناقب حدیث نمبر 3953 ص 888 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے دعا مانگی۔ یا اللہ تعالیٰ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ تعالیٰ! ہمارے لئے ہمارے یمن کو بابرکت بنادے (کچھ) لوگوں (نجدیوں) نے کہا اور ہمارے نجد میں بھی حضور ﷺ نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ تعالیٰ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما الٰہی جل جلالہٗ! ہمارے یمن کو بابرکت بنادے۔ ان لوگوں نے (پھر) کہا "اور ہمارے نجد میں بھی" حضور ﷺ نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(ترمذی عربی اردو جلد دوم ابواب المناقب حدیث نمبر 1888 ص 791 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مخبر صادق ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق تیرھویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا۔ یہ شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا۔ اس لئے اس نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر ملت اسلامیہ کے ہر اس شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا

جواس کا ہم خیال نہ تھا۔ بدقسمتی سے سرزمین ہندوپاک میں مولوی اسماعیل دہلوی نے اس کا حق نیابت ادا کرتے ہوئے "تقویۃ الایمان" اور "صراط مستقیم" نام کی دو کتابیں لکھ کر مسلمانوں پر شرک وبدعت کا فتویٰ تھوپا اور اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنہ نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیر دیا (نعوذ باللہ من شرو ہم) (مترجم)

حدیث شریف:149

حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي نا سليمان يعني ابن المغيرة عن حميد عن نصر بن عاصم الليثي قال اتينا اليشكري في رهط من بني ليث فقال من القوم فقلنا بنوا الليث اتيناك نسألك عن حديث حذيفة فذكر الحديث قال قلت يارسول الله هل بعد هذا الخير شر قال فتنة وشر قال قلت يارسول الله بعد هذا الشر خير قال ياحذيفة تعلم كتاب الله واتبع مافيه ثلث مرار قال قلت يارسول الله هل بعد هذا الشر خير قال هدنة على دخن وجماعة على اقذاء فيها اوفيهم قلت يارسول الله الهدنة على الدخن ماهي قال لاترجع قلوب اقوام على الذي

كانت عليه قال قلت يارسول الله هل بعد هذا الخير شر قال فتنة عمياء صماء عليها دعاة على ابواب النار فان تمت ياحذيفة وانت عاض على جذل خير لك من ان تتبع احدا منهم۔

(ابوداؤد عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 4236، ص 595، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......نصر بن عاصم لیثی کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم لشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہو؟ ہم نے کہا کہ بنولیث سے ہیں اور حدیث حذیفہ آپ سے پوچھتے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے! فرمایا کہ اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ **هدنة على دخن وجماعة على اقذاء فيها اوفيهم** ' میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! الهدنة على الدخن کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر جمے ہوں گے اس سے نہیں پھریں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا۔ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلارہے ہوں گے۔ اے حذیفہ اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہوئے مرجاؤ تو یہ تمہارے لئے اس بات سے بہتر ہوگا

کہ ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الفتن' حدیث نمبر 844' ص 286' مطبوعہ فرید بک
لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اندھے بہرہ فتنہ کی خبر دیتے ہوئے فرما
کہ وہ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ معلوم ہوا
کہ ہر تبلیغ کرنے والا صراط مستقیم پر نہ ہوگا بلکہ بعض تبلیغ کرنے والے جہنم کے
دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے لہٰذا ہر تبلیغ کرنے والے گروہ پر بھروسہ نہیں کر
چاہیے۔

حدیث شریف: 150

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ أبنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب العلم' حدیث نمبر 6796' ص 1164' مطبوعہ دار السلام' ریاض

سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم کو اس
طرح قبض نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں سے چھین لیا بلکہ علماء کو قبض کر کے علم کو قبض
کرے گا۔ یہاں تک جب وہ کسی ایک عالم کو بھی باقی نہیں رہنے دے گا تو لوگ
جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے ان سے مسائل دریافت کیے جائیں گے۔ وہ علم نہ ہونے
کے باوجود فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم' کتاب العلم' حدیث نمبر 6670' ص 498' مطبوعہ شبیر برادرز
لاہور پاکستان)

ف: موجودہ دور میں یہی حال ہے میڈیا پر روزانہ ایسے چہرے نمودار
ہوتے ہیں جو نہ عالم ہیں' نہ فتویٰ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں مگر اس کے باوجود کوئی
نہ کوئی ایسا مسئلہ ضرور بتاتے ہیں جو اسلامی عقائد کے خلاف ہوتا ہے اور لوگ ان کی
باتوں کو سن کر اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے ماڈرن مولوی خود بھی گمراہ ہیں اور
دوسروں کو بھی گمراہیت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ ہمارے مولیٰ ﷺ نے چودہ سو
سال قبل ایسے لوگوں سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حیات انبیاء علیہم السلام

حدیث شریف:151

حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَاحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ۔

(ابوداؤد عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، حدیث نمبر 1047، ص 159، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:.....ابوالاشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بے ہوش ہوں گے۔ پس

اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! اس وقت بھلا ہمارا درود پڑھنا کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ ﷺ گل چکے ہوں گے؟ یعنی مٹی ہوگئے ہوں گے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کے جسم کو زمین پر حرام فرمادیا ہے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1034، ص 399، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں اور اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم السلام بھی ہمیشہ سے اہل حق کا یہی عقیدہ رہا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف جذب القلوب میں اسے تصریحاً بیان فرمایا اور اشعۃ اللمعات جلد اول میں بھی حیات انبیاء کی تصریح فرمائی ہے۔ ان حضرات کے اجسام مبارکہ دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتے ہیں۔ ان کے کسی حصے کو گلانا اور اپنے اندر جذب کرنا پروردگار عالم جل جلالہٗ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے بلکہ ان کے طفیل ان حضرات کے خدام ذوالکرام کے اجسام مبارکہ بھی گلنے سڑنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ

حدیث شریف:152

حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُ نَا رَزِيْنٌ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ

وَهِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِىْ فِى الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا۔

(ترمذی عربی ابواب المناقب حدیث نمبر 3771، ص 856، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک اور سرانور گرد آلود تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔

(ترمذی عربی اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1706، ص 731، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا یہ فرمانا کہ میں ابھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔ اس بات کی طرف دلالت کرتا ہے کہ بعد از وصال ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے حیات کی ضرورت ہوتی ہے لہذا میرے مولیٰ ﷺ وصال کے بعد بھی حیات ہیں۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ حضور ﷺ وصال کے بعد بھی اپنے رب

جل جلالہ کی عطا ہوئی طاقت سے جب چاہیں جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں۔

اہل حق یعنی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیائے کرام آج بھی دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں۔ ان کی دنیاوی اور موجودہ زندگی میں یہی فرق ہے کہ ذمہ داری کا دور ختم ہوگیا تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اور دنیا والوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہی اجماعی عقیدہ رہا ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہاں جو حضرات خارجیت کی بیماری کے باعث مقام نبوت کی عظمت کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے تو انبیائے کرام علیہم السلام کے علم کی بات ہو یا اختیار کی ہر فضیلت کا انکار کرنا انہوں نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ وہ اگر حیات انبیاء علیہم السلام کا انکار کریں تو اس سے انبیائے کرام علیہم السلام کی حیات اور مسلمانوں کے اجماعی عقیدے پر کیا اثر پڑتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر مدعی اسلام کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حدیث شریف:153

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِىْ صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّارَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الحج' حدیث نمبر 2041' ص 295' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبداللہ بن قسیط نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جو مجھے سلام کرے مگر اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دیتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

(ابوداؤد عربی اردو' جلد دوم' کتاب الحج'' حدیث نمبر 273' ص 108' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اگر یہ سمجھا جائے کہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارک آپ ﷺ کے جسم اطہر سے جدا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی روح کو جسم انور میں واپس لوٹا دیتا ہے کہ آپ ﷺ سلام کا جواب دے سکیں۔ اگر صورت حال یہی ہوتی تو غور کرنا چاہئے کہ ستر ہزار فرشتے تو ہر ساعت اور ہر لحہ اس بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرتے رہتے ہیں اور کروڑوں انسان دنیا کے ہر گوشے سے ہمہ وقت صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ اگر سلام کا جواب دینے روحِ اطہر جسمِ انور میں آتی اور فارغ ہو کر جاتی رہے تو روزانہ کم از کم کتنی دفعہ آنا اور جانا ہوگا۔ کیا روح پاک کی یہ ہمہ وقتی دوڑ نہ ہوگی جو دیکھنے والوں کی عزت افزائی کی جگہ ایک گونہ عذاب ہی نظر آئے گا۔ لہٰذا یہ مفہوم

نہیں ہو سکتا بلکہ بات وہی ہے جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی کہ آپ ﷺ ہمہ وقت پروردگار عالم کی جانب متوجہ رہتے ہیں۔ بوقت سلام اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی توجہ کو مخلوق کی جانب پھیر دیتا ہے تاکہ آپ ﷺ سلام کا جواب دے سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:154

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَرَأْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنِيَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَاتَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الحج' حدیث نمبر 2042' ص 296' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... احمد بن صالح' عبداللہ بن نافع' ابن ابی ذئب' سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید کی طرح نہ بنالینا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے خواہ تم کسی جگہ ہو۔

(ابوداؤد عربی اردو' جلد دوم' کتاب الحج' حدیث نمبر 274' ص 109' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: "ولا تجعلو قبری عیدا" سے مراد یہ ہے کہ میری قبر پر عید کی طرح سال میں صرف ایک دو ہی مرتبہ آنے کی کوشش نہ کرنا بلکہ اکثر و بیشتر آتے رہنا کیونکہ مخلوق میں مجھ سے بڑھ کر تمہارا خیر خواہ کون ہے۔ میرے پاس آتے رہو گے تو تمہارے شکستہ اور غمگین دلوں کو مسرت و شادمانی کی دولت ملتی رہے گی۔ نیز میری قبر کو عید کی طرح اظہار مسرت کی جگہ نہ بنالینا کیونکہ میں جس جگہ جلوہ افروز ہوتا ہوں وہ تماشا گاہ نہیں بلکہ عرش آستاں اور قبلہ دین و ایمان بن جاتی ہے۔ پوری کائنات کی نگاہیں ادھر اٹھنے لگتی ہیں بلکہ خود رب کائنات بھی ادھر متوجہ ہو جاتا ہے۔ لہذا میری قبر کو عید کی طرح نہ بنالینا۔ واللہ اعلم

حدیث شریف:155

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عُقَيْلٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدِ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَاللهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَاللهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللهُ فِيْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ اٰدَمَ

اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ اللهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَالَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَامِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ بَيْنَ سَمَاءٍ وَالْاَرْضِ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

(سنن ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1084، ص 152، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ابوبکر بن ابی شیبہ، یحیٰی بن ابی بکیر، زہیر بن محمد عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبدالرحمٰن بن یزید انصاری ابولبابہ بن عبدالمنذر کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جمعہ تمام ایام کا سردار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام سے زیادہ شرف و مدح کا حامل ہے۔ اس کا درجہ اللہ کے نزدیک عید اور بقر عید سے بڑھ کر ہے۔ اس میں خاص پانچ باتیں یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی۔ اسی دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں بندہ اللہ سے جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے، بشرطیکہ حرام کا سوال نہ ہو اور اسی روز قیامت قائم ہوگی۔ ہر مقرب فرشتہ زمین و آسمان ہوائیں پہاڑ اور دریا یہ سب چیزیں قیامت کے خوف سے جمعہ کے دن سراسیمہ ہوتی ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول باب فی فضل الجمعہ حدیث نمبر 1132، ص 313، مطبوعہ

فرید بک لاہور، پاکستان)

حدیث شریف:156

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِىْ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَىَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَىَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ يَعْنِىْ بَلِيْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ.

(سنن ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1085، ص 153، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر بن ابی شیبہ، حسن بن علی، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ابو الاشعث الصنعانی، شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیکر تخلیق سے سرفراز کیا۔ اسی میں پہلا اور دوسرا صور ہوگا۔ اس دن مجھ پر

درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ وہ اس دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ ﷺ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ تو مٹی ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام مقدس کا کھانا حرام فرما دیا ہے۔

(ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب فی فضل الجمعۃ، حدیث نمبر 1133، ص 314، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے جمعہ کا دن عیدین سے بھی بڑھ کر ثابت ہوا۔ جمعہ عیدین سے افضل اس لئے ہوا کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو جس دن حضور ﷺ کی ولادت ہوئی وہ دن عید کیونکر نہ ہو؟ درود وسلام روزانہ پڑھنے کا حکم ہے مگر جمعہ کے دن زیادہ پڑھنے کا حکم ہے لہذا اہلسنت اپنے مولیٰ ﷺ پر جمعہ کے دن خاص طور پر باادب کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔

حدیث شریف:157

وَحَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى يَعْنِىْ ابْنَ يُوْنُسَ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ عَنْ اَنَسٍ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ وَزَادَ فِىْ حَدِيْثِ عِيْسٰى مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الفضائل' حدیث نمبر 6158' ص 1044' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا' وہ قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں "اسی رات مجھے معراج کروائی گئی"

(مسلم' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الفضائل' حدیث نمبر 6035' ص 286' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

عقیدہ: انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح حیات یعنی حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں' جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں۔ تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے۔ ان کی حیات حیات شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ فلہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا۔ اس کی بی بی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے۔ بخلاف انبیاء کے کہ وہاں یہ جائز نہیں یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے ان میں تمام انبیاء علیہم السلام شریک ہیں' اب بعض وہ

امور جو نبی ﷺ کے خصائص میں سے ہیں' بیان کئے جاتے ہیں۔ (بہار شریعت)

نماز میں تصورِ رسول ﷺ

حدیث شریف: 158

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِىْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّى النَّاسَ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِى الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِى الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَّا يَلْتَفِتُ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَآ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِى الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَّا مَنَعَکَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُکَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَّا کَانَ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالِیْ رَاَیْتُکُمْ اَکْثَرْتُمُ التَّصْفِیْقَ مَنْ رَّابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّہٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَیْہِ وَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ

(بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث نمبر 684، ص 111، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف (یہ مالک بن اوس کی اولاد میں سے تھے اور قباء میں رہتے تھے) کی طرف تشریف لے گئے تا کہ ان کے درمیان صلح کرائیں۔ نماز (عصر) کا وقت قریب ہوا تو موذن (حضرت بلال) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا' کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ اگر میں اقامت کہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے حالانکہ لوگ نماز میں تھے اور آپ صفوں میں گزرتے ہوئے (چیرتے ہوئے) پہلی صف میں آ کر کھڑے ہوگئے اور لوگوں نے تالیاں بجائیں (تا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوں) لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے اور جب لوگوں نے

بہت زیادہ تالیاں بجانا شروع کر دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے یہاں تک کہ کم صف میں آ کر سیدھے کھڑے ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ (مصلی پر) آگے آئے اور نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے ابوبکر جب میں نے تم کو حکم دیا کہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو تو تم کو ثابت قدم رہنے سے کس نے منع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (دست بستہ) عرض کیا۔ ابن ابو قحافہ میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے نماز پڑھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے تالیاں بہت زیادہ بجائی ہیں (فرمایا) کہ نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو وہ تسبیح کہے یعنی (سبحان اللہ) کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے تو اس کی طرف توجہ ہوگی اور تالیاں بجانا صرف عورتوں کے لئے ہے۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث نمبر 648، ص 316، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 159

حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ

الزُّهرِیِّ قَالَ اَخبَرَنِی اَنَسُ بنُ مَالِكٍ الاَنصَارِیُّ وَکَانَ تَبِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَہٗ وَصَحِبَہٗ اَنَّ اَبَابَکرٍ کَانَ یُصَلِّی بِهِم فِی وَجَعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیہِ حَتّٰی اِذَا کَانَ یَومُ الاِثنَینِ وَهُم صُفُوفٌ فِی الصَّلٰوۃِ فَکَشَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سِترَ الحُجرَۃِ یَنظُرُ اِلَینَا وَهُوَ قَائِمٌ کَاَنَّ وَجهَہٗ وَرَقَۃُ مُصحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضحَكُ فَهَمَمنَا اَن نَّفتَتِنَ مِنَ الفَرَحِ بِرُؤیَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَنَکَصَ اَبُوبَکرٍ عَلٰی عَقِبَیہِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَشَارَ اِلَینَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا صَلٰوتَکُم وَاَرخَی السِّترَ فَتُوُفِّیَ مِن یَومِہٖ۔

(بخاری عربی کتاب الاذان حدیث نمبر 680 ص 111 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اطاعت گزار خادم اور صحابی تھے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا

چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے دیدار نبی اکرم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ نے پردہ نیچے گرا دیا اور اس دن آپ ﷺ نے وفات پائی۔

(بخاری شریف عربی اردو جلد اول کتاب الاذان حدیث نمبر 644 ص 314 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:160

حَدَّثَنَا یَحیَی بنُ بُکَیرٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَیثٌ عَن عُقَیلٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قَالَ اَخبَرَنِی اَنَسُ بنُ مَالِكٍ قَالَ بَینَمَا المُسلِمُونَ فِی صَلٰوۃِ الفَجرِ لَم یَفجَاْهُم اِلَّا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَشَفَ سِترَ حُجرَۃِ عَائِشَۃَ فَنَظَرَ اِلَیهِم وَهُم صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ یَضحَكُ وَنَکَصَ اَبُوبَکرٍ عَلٰی عَقِبَیہِ لِیَصِلَ لَہُ الصَّفُّ فَظَنَّ اَنَّہٗ یُرِیدُ الخُرُوجَ وَهَمَّ المُسلِمُونَ اَن یَّفتَتِنُوا فِی صَلٰوتِهِم فَاَشَارَ اِلَیهِم اَتِمُّوا صَلٰوتَکُم وَاَرخَی السِّترَ وَتُوُفِّیَ مِن اٰخِرِ ذٰلِكَ الیَومِ۔

(بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث نمبر 754، ص 122، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ہم مسلمان نماز فجر میں تھے۔ اچانک رسول اللہ ﷺ سامنے تشریف لائے۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ اٹھایا۔ صحابہ کو دیکھا کہ وہ صفوں میں تھے۔ آپ ﷺ خوشی سے مسکرانے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل واپس پلٹے تاکہ آپ ﷺ صف کی طرف پہنچ جائیں اور گمان کیا، نبی اکرم ﷺ باہر نکلنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے قصد کیا کہ وہ اپنی نماز کے فساد میں (بوجہ رویت نبی ﷺ اور آپ کے تندرست ہونے کی خوشی میں) فتنہ میں پڑ جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ نیچے گرادیا اور آپ ﷺ نے اس دن کے آخر میں وفات پائی۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث نمبر 715، ص 340، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئیں۔

1: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حالت نماز میں بھی تعظیم رسول ﷺ کو فراموش نہیں کیا۔

2۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفی ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرہ مصطفی ﷺ تکنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔

3۔ حالت امامت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی آمد کی خوشبو محسوس ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ حالتِ نماز میں پیچھے آنے لگے جب حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا تو رک گئے۔ حضور ﷺ کے دریافت کرنے پر عرض کی کہ ابو قحافہ کا بیٹا آپ ﷺ سے آگے کیسے امامت کراسکتا ہے؟۔

پوری نماز صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ کے پاکیزہ تصور میں ادا کی، ان کی نماز پر خود رسول کریم ﷺ نے بھی کوئی اعتراض نہ فرمایا۔

شارح مشکوٰۃ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مذکورہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان نمازوں میں تمام صحابہ خصوصاً صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا چہرہ کعبہ کی طرف تھا اور دل حضور ﷺ کی طرف۔ زبان قرآن میں مصروف تھی اور کان حضور ﷺ کی طرف۔ اس سے ان کی نماز زیادہ کامل ہوئی، ورنہ نماز کے خشوع میں کسی کی آہٹ کیسے سنی جاسکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عین نماز میں خصوصاً حضور ﷺ کا ادب کرتے تھے کہ ادباً پیچھے ہٹ کر مقتدی بننے لگے کہ یہ ادب شرک نہ تھا بلکہ کمال توحید (مراۃ المناجیح جلد دوم ص ۱۹۶)

حدیث شریف:161

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ

الْاَنْطَاكِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اِسْحٰق الْفَزَارِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰق الشَّیْبَانِیِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ اَنَّهُمْ كَانُوْا یُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَكَعَ رَكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ نَزَلْ قِیَامًا حَتّٰی نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهٗ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهٗ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الصلوۃ' حدیث نمبر 1064' ص 197' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ وہ لوگ (صحابہ کرام) نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے جب نبی اکرم ﷺ رکوع میں چلے جاتے تو پھر یہ حضرات رکوع میں جاتے (حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) جب نبی اکرم ﷺ رکوع سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ نے اپنی مبارک پیشانی زمین پر رکھ لی ہے۔ اس کے بعد ہم آپ ﷺ کی پیروی کرتے (ہوئے سجدے میں چلے جاتے)۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوۃ' حدیث نمبر 967' ص 387' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:162

حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ حَدَّثَنَا اَبَانُ وَغَیْرُهٗ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَحْنُوْ اَحَدٌمِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰی نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ فَقَالَ زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوْفِیُّوْنَ اَبَانُ وَغَیْرُهٗ قَالَ حَتّٰی نَرَاهُ یَسْجُدُ۔

ترجمہ:...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک (سجدے میں جانے کے لئے) اپنی کمر نہ جھکاتا' جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیتے کہ نبی اکرم ﷺ سجدے میں جا چکے ہیں۔ (اور ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں) جب تک ہم آپ ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھ لیتے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوۃ' حدیث نمبر 968' ص 387' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:163

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ

حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ
شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يُّتِمَّ الصَّلٰوةَ قَالَ وَقَدْ اَحْسَنْتَ كَذٰلِكَ فَافْعَلْ۔

(سنن ابن ماجہ' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1236' ص 174' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... محمد بن المثنیٰ' ابن ابی عدی' حمید' بکر بن عبداللہ' حمزۃ بن المغیرہ' مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ پیچھے رہ گئے۔ جب ہم قوم کے پاس پہنچے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے' جب انہوں نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ حضور ﷺ نے انہیں نماز پوری کرنے کا اشارہ فرمایا اور فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب ماجاء فی صلوٰۃ رسول اللہ خلف رجل من امتہ' حدیث نمبر 1289' ص 354' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 164

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ
الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا
لِخَبَّابٍ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ
ذٰلِكَ؟ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب القراءۃ فی الظہر' حدیث نمبر 801' ص 124 مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... ابومعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا ظہر اور عصر میں رسول اللہ ﷺ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرات کو اس کا کیسے پتہ لگتا تھا؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک ہلنے سے۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 792' ص 319' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 165

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ ثَنِيْ يَعْلَى بْنُ
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ

خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا انْصَرَفَ انْحَرَفَ۔

(ابوداؤد عربی ' کتاب الصلوٰۃ باب الامام ینحرف بعد التسلیم ' حدیث نمبر 614 ' ص 100 ' مطبوعہ دار السلام ' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... جابر بن یزید بن اسود سے حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو قبلہ کی جانب پھر گئے۔

(ابوداؤد عربی اردو ' جلداول ' کتاب الصلوٰۃ ' حدیث نمبر 610 ' ص 266 ' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:166

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَامِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ الْبَرَآءِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَيُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد عربی ' کتاب الصلوٰۃ باب الامام ینحرف بعد التسلیم ' حدیث نمبر 615 ' ص 100 ' مطبوعہ دار السلام ' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبید بن براء سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ ﷺ کے دائیں جانب ہونا پسند کرتے تاکہ نبی کریم ﷺ کا پرنور چہرہ ہماری جانب ہو۔

(ابوداؤد عربی اردو ' جلداول ' کتاب الصلوٰۃ ' حدیث نمبر 611 ' ص 266 ' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:167

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ۔

(مسلم شریف ' عربی ' کتاب المساجد مواضع الصلوٰۃ ' حدیث نمبر 1315 ' ص 236 ' مطبوعہ دار السلام ' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا۔ یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے مبارک رخساروں کی سفیدی بھی دیکھا کرتا تھا۔

(مسلم شریف ' عربی اردو ' جلداول ' کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ ' حدیث نمبر 1216 ' ص 458 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: نماز میں حکم یہ ہے کہ قیام کے وقت سجدہ گاہ پر نظر ہو۔ رکوع میں پیروں پر اور قعدہ میں اپنی گود پر لیکن صحابہ کرام علیہم الرضوان جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں کھڑے ہوتے تو ان کی نگاہیں صرف اور صرف آپ ﷺ ہی کی طرف ہوتی تھیں کیونکہ نماز کے آداب اپنی جگہ پر لیکن حضور ﷺ کے رخ زیبا کو دیکھنا وہ عبادت ہے کہ کائنات میں کسی عبادت کا یہ مرتبہ اور مقام نہیں ہے۔ حضرت ابن مسعود اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سلام پھیرتے وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے رخ زیبا کی سفیدی دیکھتے تھے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے ابو معمر نے پوچھا۔ کیا حضور ﷺ ظہر اور عصر میں قرأت کرتے تھے۔ فرمایا ہاں! کہا کیسے پتہ چلا؟ کہا آپ ﷺ کی داڑھی مبارک ہلتے ہوئے دیکھنے سے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان حالت نماز میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھتے تھے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک تعظیم رسول ﷺ حالت نماز میں بھی واجب تھی۔

امام الانبیاء ﷺ کی نماز کا بیان

امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے

حدیث شریف:168

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر922، ص128، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لئے ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، حدیث نمبر934، ص290، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:169

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر923، ص128، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

(سنن نسائی، کتاب الصلوٰۃ، عربی اردو، جلد اول، حدیث نمبر 935، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 170

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِىْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَآءَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 924، ص 128، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قرأت ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ ایک انصاری شخص نے عرض کی یہ بات واجب ہوگئی۔ آپ ﷺ نے میری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ میں سب لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ کے نزدیک تر تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، مجھے معلوم ہے۔ جب امام لوگوں کو امامت کرائے تو اس کی قرأت ان کو کافی ہے۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، حدیث نمبر 936، ص 290، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے لہذا جب امام قرأت کرے چاہے وہ جہری نماز ہو یا سری نماز ہو دونوں نمازوں میں مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم ہے۔ سورہ فاتحہ بھی قرأت ہے لہذا مقتدی بھی سورہ فاتحہ نہ پڑھے بلکہ خاموش رہے۔

امام کے پیچھے قرأت قرآن کا چھیننا ہے

حدیث شریف: 171

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَآءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِىَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ اَقُوْلُ مَالِىْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَآءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَآءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابو داؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب من رای القراءۃ اذا لم یجہر، حدیث نمبر 826، ص 127،

مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہر سے قرات پڑھی جاتی ہے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ابھی میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ ہاں۔ فرمایا میں کہتا تھا کہ مجھے کیا ہوا جو مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت سے رک گئے جس نماز میں نبی کریم ﷺ جہر سے قرأت پڑھتے جبکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سن لی۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 817 ص 327 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: جب رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت سے خود منع فرما دیا اور اسے امام سے قرآن مجید چھیننا قرار دیا تو سورۃ فاتحہ بھی قرآن کریم کا ایک حصہ ہے اور اس کا پڑھنا بھی تو قرأت ہے لہذا اس روایت سے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کا حکم ثابت ہوتا ہے۔

حدیث شریف: 172

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدُ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ

اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِيْنَ۔

(سنن ابن ماجہ عربی ابواب الصلوٰۃ حدیث نمبر 846 ص 120 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ابوبکر بن ابی شیبہ ابو خالد الاحمر ابن عجلان زید بن اسلم ابو صالح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو جب وہ قرأت کرلے تو خاموش رہو۔ جب وہ ''ولا الضالین'' کہے تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو جب وہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''اللھم ربنا ولک الحمد'' کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(ابن ماجہ عربی اردو جلد اول باب اذا قرا الامام فانصتوا حدیث نمبر 892 ص 255 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ مطلب یہ کہ جب

امام سورۂ فاتحہ پڑھے تو مقتدی خاموش رہے۔

صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو اٹھایا جائے

حدیث شریف:173

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اُصَلِّىْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّامَرَّةً وَّاحِدَةً

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1059، ص 146، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں تمہاری موجودگی میں حضور سرورِ کونین ﷺ کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو ہاتھ صرف ایک بار اٹھائے۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، باب الرخصۃ فی ترک ذلک، حدیث نمبر 1061، ص 326، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

نوٹ: احناف اہلِ سنت کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا خلاف سنت اور ممنوع ہے۔ ہمارے اس دعویٰ کی تائید میں بے شمار احادیث اور قیاس مجتہدین وارد ہیں۔ نیز عقل کا بھی تقاضا ہے کہ

رکوع میں رفع یدین نہ ہو کیونکہ تمام ائمہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تکبیر تحریمہ میں رفع یدین ہو اور سجدہ وقعدہ کی تکبیروں میں رفع یدین نہ ہو۔ امام اوزاعی محدث رحمۃ اللہ علیہ کی مکہ معظمہ میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوگئی تو ان بزرگوں کی آپس میں حسب ذیل گفتگو ہوئی۔ یہ مناظرہ فتح القدیر اور مرقات میں بھی مذکور ہے۔

امام اوزاعی: آپ لوگ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے۔

امام ابوحنیفہ: کیونکہ اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں۔

امام اوزاعی: آپ نے یہ کیا فرمایا، میں آپ کو رفع یدین کی صحیح حدیث سناتا ہوں:

حدثنی الزھری عن سالم عن ابیه عن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انه کان یرفع یدیه۔

ترجمہ:.....مجھے زہری نے حدیث پاک بیان فرمائی۔ انہوں نے سالم سے اور سالم نے اپنے والد سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت۔

امام اعظم: میرے پاس اس سے قوی تر حدیث اس کے خلاف موجود

ہے۔

امام اوزاعی: اچھا فوراً پیش فرمایئے۔

امام اعظم: لیجیے سنیئے۔

ترجمہ: ہم سے حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے حضرت علقمہ اور اسود علیہم الرضوان سے' انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ حضور علیہ السلام صرف نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھاتے۔ اس کے بعد کبھی اپنے ہاتھ مبارک نہ اٹھاتے تھے۔

امام اوزاعی: آپ کی پیش کردہ حدیث کو میری پیش کردہ حدیث پر کیا فوقیت ہے جسکی وجہ سے آپ نے اسے قبول فرمایا اور میری حدیث چھوڑ دی۔

امام اعظم: اس لئے کہ حماد زہری سے زیادہ عالم اور فقیہ ہیں اور حضرت ابراہیم نخعی' سالم سے بڑھ کر عالم وفقیہ ہیں۔ علقمہ سالم کے والد عبداللہ ابن عمر سے علم میں کم نہیں۔ اسود بہت بڑے متقی' فقیہ وافضل ہیں۔ عبداللہ ابن مسعود بہت بڑے فقیہ ہیں۔ قرأت میں حضور ﷺ کی صحبت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں کہ بچپن سے حضور ﷺ کے ساتھ رہے چونکہ ہماری حدیث کے راوی تمہاری حدیث کے راویوں سے علم وفضل میں زیادہ ہیں لہٰذا ہماری پیش کردہ حدیث بہت قوی اور قابل قبول ہے۔

امام اوزاعی خاموش ہوگئے۔

تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت انگوٹھے کانوں کی لوتک

حدیث شریف:174

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ نَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ ابْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ النَّخْعِیِّ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْهِ وَحَاذٰی بِاِبْهَامَیْهِ اُذُنَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ' حدیث نمبر 724' ص 114' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد محترم حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہوتے اور انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے تو تکبیر کہا کرتے۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 720' ص 294' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کے دونوں

انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک لگانا سنت ہے۔

حدیث شریف: 175

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الیدین للرکوع حذو المنکبین، حدیث نمبر 1027، ص 142، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں حضور سرورِ کائنات ﷺ کی نماز نہ بتاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلی دفعہ جب نماز شروع کی تو دست مبارک اٹھائے اور پھر نہ اٹھائے۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، باب ترک ذالک، حدیث نمبر 1029، ص 318، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے صرف ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو اٹھانا سنت ہے پھر کسی بھی رکن میں ہاتھوں کو نہ اٹھایا جائے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور احناف کا مذہب ہے۔

حدیث شریف: 176

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِىْ ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّىْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب فی لم یذکر الرفع عند الرکوع، حدیث نمبر 748، ص 117، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عثمان بن ابوشیبہ وکیع، سفیان، عاصم بن کلیب، عبدالرحمٰن بن اسود، علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ والی نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک دفعہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 743، ص 303، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں ہاتھ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی اٹھائے جائیں اور احناف کا اسی پر عمل ہے کیونکہ رفع یدین کی ایک بھی روایت ایسی نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع یدین کرتے رہے اور نہ کسی حدیث میں مدت ہی مذکور ہے۔ دریں حالات دو

صورتیں ممکن ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ شروع میں رفع یدین کیا جاتا ہوگا پھر چھوڑ دیا گیا لہذا رفع یدین اس صورت میں منسوخ شمار ہوگا۔ دوسری صورت یہ کہ کبھی کیا جاتا ہوگا اور کبھی ترک کر دیا جاتا ہوگا۔

رفع یدین منسوخ ہوگیا

حدیث شریف: 177

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَازُهَيْرٌنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ رَافِعُوْآ اَيْدِيَهِمْ قَالَ زُهَيْرٌ اُرَاهُ قَالَ فِى الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَالِىْ اُرَاكُمْ رَافِعِىْ اَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِى الصَّلٰوةِ۔

(ابوداؤد عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1000، ص 152، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... رافع بن تمیم طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ زہیر نے فرمایا۔ میرے خیال میں نماز کے اندر، حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں

کہ اپنے ہاتھ ایسے اٹھائے ہوئے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔

(ابوداؤد عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 987، ص 384، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 178

حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّىْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِىْ اَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

(ترمذی عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 257، ص 71، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اٹھائے۔ اس باب

میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن ہے۔ کئی صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم اور آپ کے متبعین) کا بھی یہی مسلک ہے۔

(ترمذی عربی اردو' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 244' ص 192' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: ابتدائے اسلام میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ بھی ہاتھ اٹھائے جاتے تھے لیکن بعد میں نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا۔ اور فرمایا'' کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دم ہیں۔ نماز میں آرام کیا کرو''

ف: رفع یدین (نماز کے دوران بار بار اپنے ہاتھوں کو اٹھانا) ابتدائے اسلام میں تھا۔ بعد میں منسوخ ہوگیا۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور احناف کا موقف ہے جس کی دلیل مذکورہ احادیث ہیں۔

حدیث شریف: 179

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ فِی الصَّلٰوةِ

اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 737' ص 116' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبدالجبار بن وائل کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کی لوتک اٹھایا کرتے تھے۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 732' ص 300' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے

حدیث شریف:180

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِی جُحَيْفَةَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ وَضَعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِی الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 756' ص 118' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 751' ص 305' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

اس حدیث شریف کو حدیث رسول ﷺ کے بدخواہوں نے ابو داؤد مطبوعہ بیروت کے اصل نسخے سے نکال دیا ہے تاکہ سو سال گزرنے کے بعد وہ امت کو گمراہ کرسکیں اور اپنا جھوٹا موقف کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی کوئی حدیث صحاح ستہ میں نہیں ہے سچ ثابت کروا سکیں۔

حنفی التحیات کا ثبوت

حدیث شریف: 181

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِیْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ اَصَابَ

كُلَّ عَبْدٍ فِی السَّمَآءِ اَوْبَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 835، ص 135، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... شقیق بن سلمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز میں ہوتے تو (سلام پھیرنے سے قبل) یہ کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر سلام فلاں اور فلاں پر سلام تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل پر سلام نہ کہو۔ اس لئے کہ وہ بذات خود ہی سلام ہے۔ لیکن یہ کہو (**اَلتَّحِيَّاتُ اِلَيْهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ**) اور جب تم نے یہ (**وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ**) کہا تو یہ دعا ہر بندہ خواہ آسمان میں ہو یا آسمان اور زمین کے درمیان ہوگا، اس کو پہنچ جائے گی۔ **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** اور اس کے بعد جو دعا تجھے اچھی لگے، وہ پڑھ لے۔

(بخاری، عربی، اردو، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 793، ص 369، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

ف: حنفی نماز میں التحیات کے جو الفاظ ہیں، وہ اس حدیث شریف سے ثابت ہیں۔

حدیث شریف:182

وَحدثنا عَبدُ بنُ حُمَيدٍ حدثنا يُونُسُ بنُ مُحمّدٍ حدثنا حَمّادُ بنُ سَلَمَةَ عَن أَيُّوبَ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنّ رَسُولَ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ اليُسرَى عَلَى رُكبَتِهِ اليُسرَى وَوَضَعَ يَدَهُ اليُمنَى عَلَى رُكبَتِهِ اليُمنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1310، ص 235، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ تشہد میں تشریف فرما ہوتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ لیتے اور دائیں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھ لیتے۔ (انگلیوں کو موڑ کر) پچاس اور تیں کا زاویہ بناتے ہوئے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1211، ص 457، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے ہلایا نہ جائے

حدیث شریف:183

عَن عَامِرِ بنِ عَبدِاللهِ بنِ الزُّبَيرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابنُ جُرَيجٍ وَزَادَ عَمرٌو قَالَ أَخبَرَنِي عَامِرُ بنُ عَبدِاللهِ بنِ الزُّبَيرِ عَن أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ يَدعُوا كَذَلِكَ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ اليُسرَى عَلَى رِجلِهِ اليُسرَى

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب بسط الیسریٰ علی الرکبۃ، حدیث نمبر 1271، ص 177، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت عبداللہ بن عامر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب دعا فرماتے تو آپ ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے لیکن آپ ﷺ اس کو حرکت نہ دیتے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو دیکھا آپ اسی طرح نماز میں دعا فرماتے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے۔

(سن نسائی، عربی اردو، جلد اول، باب بسط الیسری علی الرکبۃ، حدیث نمبر 1273، ص 389، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ حالت تشہد میں شہادت

کی انگلی سے اشارہ فرماتے مگر اس کو حرکت نہ دیتے۔ بعض لوگ جو شہادت کی انگلی اٹھا کر سلام پھیرنے تک گھماتے رہتے ہیں' یہ طریقہ خلاف سنت ہے۔

نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے

حدیث شریف:184

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1338' ص 239' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام وراد بیان کرتے ہیں' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو

املا میں لکھا۔ نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1239' ص 464' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدِّ۔

ف: نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا مانگنا رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔

ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور اپنے ہاتھوں کو چہرہ پر ملنا سنت ہے

حدیث شریف:185

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنِىْ مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَرَآءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ

فَدَعَا اللّٰہَ سَاعَۃً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَکَثَ طَوِیْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ یَدَہُ فَدَعَا اللّٰہَ تَعَالٰی سَاعَۃً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَکَثَ طَوِیْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ سَاعَۃً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ذَکَرَہُ اَحْمَدُ ثَلَاثًا قَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا شُکْرًا لِرَبِّیْ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیَ الثُّلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُکْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیَ الثُّلُثَ الْاٰخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الجہاد' حدیث نمبر 2775' ص 404' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... اشعث بن اسحاق بن سعد نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لئے نکلے۔ جب ہم عزوراء کے قریب تھے کہ آپ ﷺ اتر گئے۔ پھر آپ دونوں ہاتھ اٹھا کر ایک ساعت تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔ پھر کافی دیر سجدہ ریز رہے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ایک ساعت تک اپنے ہاتھ اٹھائے رکھے۔ پھر سجدہ ریز ہوگئے۔ احمد بن صالح نے تین دفعہ کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی امت کی شفاعت کی تو اس نے تہائی امت میرے سپرد کردی۔ پس میں اپنے رب کا شکر ادا

... کی غرض سے سجدے میں گیا۔ پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنے رب جل جلالہٗ ... اپنی اُمّت کا سوال کیا تو مزید تہائی امت مجھے عطا فرمادی۔ پس میں نے شکر ادا ... ہوئے اپنے رب جل جلالہٗ کے لئے سجدہ کیا۔ پھر میں نے سر اٹھا کر اپنے ... جل جلالہٗ سے اپنی اُمّت کا سوال کیا تو باقی تہائی امت بھی میرے سپرد ... مادی۔ چنانچہ میں اپنے رب جل جلالہٗ کے حضور سجدہ ریز ہوگیا۔

(ابوداؤد عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد' حدیث نمبر 1006' ص 385' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور ... مانگنے کی طرح دراز کرنا سنت اور آداب دعا سے ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو ... ملائے بلکہ ان کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھے۔

حدیث شریف: 186

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا ابْنُ لَہِیْعَۃَ عَنْ حَفْصِ بْنِ ہَاشِمِ بْنِ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْہَہٗ بِیَدَیْہِ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1492' ص 221' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... قتیبہ بن سعید' ابن لہیعہ' حفص بن ہاشم بن عقبہ بن ابی وقاص

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرۂ انور پر مل لیتے۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء حدیث نمبر 1478، ص 550 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: دعا کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور دعا کے اختتام پر ہاتھوں کو چہرے پر ملنا سنت ہے۔

سنن ونوافل کا ثبوت

سنت مؤکدہ کا ثبوت

حدیث شریف: 187

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا ابْنُ عُلَيَّةَ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(ابوداؤد عربی، کتاب التطوع، حدیث نمبر 1250، ص 188، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ..... عنبسہ بن ابوسفیان نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو روزانہ بارہ رکعت نوافل پڑھا کرے گا ان کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد اول، باب تفریع ابواب التطوع ورکعات السنۃ، حدیث 1236، ص 467، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یوں ہے۔ دو رکعت فجر کے فرضوں سے پہلے، چار رکعت ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے فرضوں کے بعد۔ دو رکعت مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعت عشاء کے فرضوں کے بعد۔ یہ موکدہ سنتوں کی تعداد بارہ ہے۔ اگر عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت اور عشاء کے فرضوں سے پہلے چار رکعت غیر موکدہ سنتوں کو بھی ساتھ ملالیا جائے تو روزانہ موکدہ اور غیر موکدہ سنتیں بیس پڑھی جائیں گی جو بیس فرائض وواجبات کی تکمیل کے لئے ہیں جو روزانہ ادا کیا جاتا ہے یعنی دو فرض فجر کے، چار ظہر کے، چار عصر کے، تین مغرب کے اور چار عشاء کے مجموعہ ۱۷ ہے اور روزانہ تین وتر، یوں روزانہ فرائض وواجبات کی تعداد ۲۰ ہے۔ جن کی کمی پوری کرنے کے لئے روزانہ ۲۰ موکدہ وغیر موکدہ سنتیں پڑھی جاتی ہیں اور اگر اب بھی کمی رہی تو رمضان المبارک میں ہر سال ۲۰ رکعت تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ یہ سنتوں کا روزانہ اور سالانہ پروگرام نبی رحمت دوعالم ﷺ نے فرائض وواجبات کی تکمیل کروانے اور اپنی امت کو بچانے کی غرض سے طے فرمایا ہے۔ ورنہ بارگاہ خداوندی میں حساب

تو صرف فرائض وواجبات کا دینا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:188

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 414، ص 112، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بارہ سنتوں کی پابندی کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مکان بنائے گا (تفصیل یہ ہے) چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور بعد میں دو رکعتیں، اس کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 397، ص 265، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:189

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 415، ص 112، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں آئندہ صبح کی نماز سے پہلے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 398، ص 265، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

حدیث شریف:190

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

(ترمذی' عربی' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 416' ص 112' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سے بہتر ہے۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد اول' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 399' ص 265' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 191

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِیٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا

عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يُصَلِّیَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَرَوْنَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ۔

(ترمذی' عربی' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 424' ص 115' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں (سنت) پڑھا کرتے تھے اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ حدیث علی حسن ہے۔ سفیان فرماتے ہیں ہم حارث کی حدیث سے پھر عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت جانا کرتے تھے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے۔ وہ اسے پسند کرتے ہیں کہ آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔ سفیان ثوری' ابن مبارک اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہر دو رکعت کے درمیان فصل ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد اول ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 407' ص 270' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:192

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا۔

(ترمذی' عربی' ابواب الصلوۃ' حدیث نمبر 425' ص 115' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ دو رکعتیں (نفل) ظہر سے پہلے اور دو سنتیں بعد میں پڑھیں۔

(ترمذی شریف' عربی اردو' جلد اول' ابواب الصلوۃ' حدیث نمبر 408' ص 270' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:193

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ

بَعْدَهَا۔

(ترمذی' عربی' ابواب الصلوۃ' حدیث نمبر 426' ص 115' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ اب کبھی ظہر سے پہلے چار سنتیں نہ پڑھتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے۔

(ترمذی شریف' عربی اردو' جلد اول' ابواب الصلوۃ' حدیث نمبر 409' ص 270' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ظہر کی دو سنت اور دو نفل کی فضیلت

حدیث شریف:194

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ۔

(ترمذی' عربی' ابواب الصلوۃ' حدیث نمبر 427' ص 115' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں (دو سنت دو نفل) اس کے بعد پڑھیں اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دے گا۔

(ترمذی شریف' عربی اردو' جلد اول' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 410' ص 270' مطبوعہ فرید
بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:195

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ التِّنِّیْسِیُّ الشَّامِیُّ حَدَّثَنَا الْھَیْثَمُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُخْتِیْ اُمَّ حَبِیْبَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّھْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَھَا حَرَّمَهُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ۔

(ترمذی' عربی' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 428' ص 115' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عنبسہ بن سفیان کہتے ہیں میں نے اپنی ہمشیرہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعت کی حفاظت کی اس پر جہنم کی آگ کو حرام کیا گیا۔

(ترمذی شریف' عربی اردو' جلد اول' ابواب الصلوٰۃ' رقم الحدیث ۴۱۱' ص ۲۷۰' مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف: 196

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَفْصِلُ بَیْنَھُنَّ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلَائِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ۔

(ترمذی' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 429' ص 115' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے تھے اور ان میں ایک سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے۔ یہ سلام مقربین فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں کے لئے ہوتا۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد اول' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 412' ص 272' مطبوعہ فرید بک
لاہور پاکستان)

عصر سے پہلے چار سنت غیر موکدہ کا ثبوت

حدیث شریف: 197

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَ

مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا اَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا قَالَ اَبُو عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوۃ، حدیث نمبر 430، ص 116، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوۃ، حدیث نمبر 413، ص 272، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

مغرب کے بعد اور فجر سے پہلے سنتوں کا ثبوت

حدیث شریف: 198

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ مَا اُحْصِيْ

مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوۃ، حدیث نمبر 431، ص 116، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا آنحضرت ﷺ کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں اور صبح کی سنتوں میں "سورہ کافرون" اور "سورہ اخلاص" پڑھتے ہوئے سنا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوۃ، حدیث نمبر 414، ص 273، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 199

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ يَعْنِيْ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنٰى

اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 435، ص 117، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے، اس کے لئے یہ نوافل بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 418، ص 274، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 200

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيٰى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّىْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 436، ص 117، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ظہر سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو رکعت اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 419، ص 274، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

نماز اوّابین کا بیان

حدیث شریف: 201

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلَتْ لَهٗ عِبَادَةُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1374، ص 195، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... علی بن محمد، ابو عمرو حفص بن عمر، زید بن الحباب، عمر بن ابی خثعم

الیمامی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھی اور ان کے درمیان کوئی گفتگو نہ کی تو وہ بارہ سال کی عبادت کے برابر تصور ہوں گی۔

(سنن ابن ماجہ عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فی الصلوٰۃ بین المغرب والعشاء حدیث نمبر 1431، ص 393 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے اوّابین کی چھ رکعتوں کا ثبوت ملتا ہے۔

نوافل کی اہمیت

حدیث شریف:202

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً کُتِبَتْ تَامَّةً وَّاِنْ کَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَیْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لَهٗ مِنْ تَطَوُّعٍ یُکَمِّلُ لَهٗ مَا ضَیَّعَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ سَائِرُ الْاَعْمَالِ تَجْرِیْ عَلٰی حَسْبِ ذٰلِكَ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب المحاسبۃ علی الصلوٰۃ، حدیث نمبر 467، ص 64، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر وہ پوری نکلی تو پوری اور مکمل لکھی جائے گی اور اگر ادھوری نکلی تو کہا جائے گا دیکھو کیا اس کے پاس نفل نماز ہے؟ اس میں سے فرض نماز کا نقصان پورا کیا جائے گا پھر باقی اعمال کا بدلہ بھی اسی طرح ہوگا

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، باب المحاسبۃ علی الصلوات، حدیث نمبر 469، ص 147 فرید بک لاہور، پاکستان)

حدیث شریف:203

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ کَانَ اَکْمَلَهَا وَاِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُ الْعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ وُجِدَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَکْمِلُوْا بِهَا الْفَرِیْضَةَ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الطہارۃ، باب المحاسبۃ علی الصلوٰۃ، حدیث نمبر 468، ص 64، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے بندے کو نماز کا حساب دینا ہوگا اگر وہ پوری ہو تو بہتر وگرنہ اللہ رب العزت ارشاد فرمائے گا۔ کیا میرے بندے کے پاس

کچھ نفل نماز ہے؟ اگر نفل نماز ہوئی تو اس سے فرض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

(سنن نسائی جلد اول باب المحاسبة علی الصلوات، رقم الحدیث ۴۷۰، ص ۱۴۷ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے نوافل کی اہمیت واضح ہے کہ اگر قیامت کے دن فرض کی کمی نفل نمازوں کے ذریعے پوری کی جائے گی جو لوگ نوافل کو اہمیت نہیں دیتے، وہ ان احادیث سے ہدایت حاصل کریں۔

تین وتر کا ثبوت

حدیث شریف:204

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقَفَهُ زُهَيْرٌ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 1703، ص 243، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ وتر کی تین رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت میں **سبح**

اسم ربك الاعلیٰ دوسری میں **قل یاایها الکافرون** اور تیسری میں **قل هوا الله احد** پڑھتے۔ زہیر نے اسے موقوفا روایت کی۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، حدیث نمبر 1705، ص 541، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 205

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 1704، ص 243، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتیں تلاوت فرماتے۔ **سبح اسم ربك الاعلیٰ اور قل یاایها الکافرون اور قل هو الله احد۔**

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، حدیث 1706، ص 541، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:206

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ اَبُوْ يُوْسُفَ الرَّقِّيُّ

مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّیْدَلَانِیُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَةَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَیْنِ۔

(ابن ماجہ' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1173' ص 164' مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......محمد بن الصباح' ابو یوسف الرقی' محمد بن احمد الصید لانی' محمد بن سلمہ' خفیف عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں: ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں کیا پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا پہلی رکعت میں **سبح اسم ربك الاعلیٰ** ، دوسری میں **قل یاایھا الکافرون** اور تیسری میں **قل ھوا اللہ احد** پڑھتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب ماجاء فیما یقرأ فی الوتر' حدیث نمبر 1224' ص 336' فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:207

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ نَامُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ نَاخُصَیْفٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ

الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ مَعْنَاهُ قَالَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَیْنِ۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الصلوٰۃ' ما یقرأ فی الوتر' حدیث نمبر 1424' ص 212' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبدالعزیز بن جریج نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون سی سورتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے؟ پس معناً مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تیسری میں سورہ اخلاص' سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھا کرتے تھے۔

(سنن ابوداؤد' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' ما یقرأ فی الوتر' حدیث نمبر 1410' ص 529' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے احناف کے مذہب کی واضح تائید ہو رہی ہے کہ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں کیونکہ چاروں احادیث میں تین تین سورتیں پڑھنا وارد ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

استخارہ کا بیان

حدیث شریف:208

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْسُفَ السُّلَمِیُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ

مَخْلَدٍ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْمَوَالِی قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَاهَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ فَيُسَمِّيْهِ مَا كَانَ مِنْ شَیْءٍ خَيْرًا لِّی فِی دِيْنِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمْرِی اَوْخَيْرًا لِّی فِی عَاجِلِ اَمْرِی وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِی وَيَسِّرْهُ لِی وَبَارِكْ لِی فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ يَقُوْلُ مِثْلَ مَاقَالَ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی وَاِنْ كَانَ شَرًّا لِّی فَاصْرِفْهُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْهُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كَانَ ثُمَّ رَضِّنِی بِهٖ۔

(سنن ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1383، ص 196، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... احمد بن یوسف السلمی، خالد بن مخلد، عبدالرحمٰن بن ابی الموال، محمد بن المنکدر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں

استخارہ ایسے ہی سکھاتے جیسے قرآن کی سورت اور فرماتے جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم کام پیش آجائے تو فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فی الاستخارۃ، حدیث نمبر 1441، ص 395 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

پھر اس کا نام لے کر خَيْرًا لِّی فِی دِيْنِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمْرِی اَوْخَيْرًا لِّی فِی عَاجِلِ اَمْرِی وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِی وَيَسِّرْهُ لِی وَبَارِكْ لِی فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ یہاں وہی الفاظ کہے جو پہلے کہے تھے۔ وَاِنْ كَانَ شَرًّا لِّی فَاصْرِفْهُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْهُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِی بِهٖ۔

ف: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ استخارہ کرنا سنت ہے۔ استخارہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سرکار ﷺ استخارہ ایسے سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔

وسیلہ کا بیان

حدیث شریف:209

حدثنا محمود بن غیلان نا عثمان بن عمر نا
شعبة عن ابی جعفر عن عمارة بن خزیمة بن ثابت
عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی قال
ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیر لک قال
فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ ویدعو
بھذا الدعاء اللھم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک
محمد نبی الرحمة انی توجھت بک الی ربی فی
حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی

(ترمذی عربی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3578 ص6 81 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو" اللھم انی اسالک اتوجہ

الیک...... الخ " یا اللہ جل جلالہٗ! میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے اپنے رب جل جلالہٗ کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ یا اللہ جل جلالہٗ! تو میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

(ترمذی عربی اردو جلد اول ابواب الدعوات حدیث نمبر 1504 ص 653 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگنا جائز بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔ اور اس کا حکم خود رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے دیا ہے۔

حدیث شریف:210

حدثنا احمد بن یونس حدثنا ابو شھاب عن
عوف ابی المنھال قال لما کان ابن زیاد ومروان
بالشام ووثب ابن الزبیر بمکة ووثب القراء بالبصرة
فانطلقت مع ابی الی ابی برزة الاسلمی حتی دخلنا
علیہ فی دارہ وھو جالس فی ظل علیة لہ من قصب
فجلسنا الیہ فانشا ابی یستطعمہ الحدیث فقال

يَا اَبَا بُرْزَةَ اَلَا تَرٰى مَاوَقَعَ فِيْهِ النَّاسُ فَاَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ تَكَلَّمَ بِهٖ اِنِّيْ اِحْتَسَبْتُ عِنْدَاللّٰهِ اَنِّيْ اَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلٰى اَحْيَآءِ قُرَيْشٍ اِنَّكُمْ يَامَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِيْ عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَنْقَذَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ بِكُمْ مَاتَرَوْنَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِيْ اَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ اِنَّ ذَاكَ الَّذِيْ بِالشَّامِ وَاللّٰهِ اِنْ يُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ وَاللّٰهِ اِنْ يُّقَاتِلُوْنَ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنْ ذَاكَ الَّذِيْ بِمَكَّةَ وَاللّٰهِ اِنْ يُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا۔

(بخاری' عربی' کتاب الفتن' حدیث نمبر 7112' ص 1225' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابوشہاب (عبد ربہ بن نافع حناط) نے عوف (اعرابی) سے انہوں نے ابوالمنہال (سیار بن سلامہ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا جب ابن زیاد (عبداللہ بن زیاد بن ابوسفیان اموی) اور مروان (بن حاکم بن ابوالعاص حضرت عثمان کے چچا کا بیٹا) شام کے حاکم تھے (یعنی پہلے ابن زیاد تھا' جب ان کو بصرہ سے نکالا گیا تو مروان شام کا حاکم بنا) اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کا اور قراء (خوارج) بصرہ کے حاکم بنے تو میں (ابوالمنہال) اپنے باپ (سلامہ ریاحی) کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ حتی کہ ان کے گھر

میں ان کے پاس پہنچے حالانکہ وہ اپنے بالاخانہ کے بانس کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم بھی ان کے پاس بیٹھ گئے۔ میرے والد نے ان سے بات کرنا شروع کی اور اس سے وہ حدیث طلب کرتے تھے تو میرے والد (ابوسلام ریاحی) نے کہا اے ابو برزہ (اسلمی رضی اللہ عنہ) کیا تم نہیں دیکھتے۔ لوگ کس چیز میں واقع ہو گئے ہیں۔ تو پہلی چیز جو میں نے ان سے سنی جو انہوں نے کلام کیا کہ میں اللہ عزوجل کے نزدیک ثواب کا طالب ہوں۔ میں صبح کے وقت قریش کے قبائل پر سخت غضبناک تھا۔ اے قریش کے گروہ تم ثلت اور قلت اور گمراہی کے جس حال پر تھے وہ تمہیں معلوم ہے۔ اللہ عزوجل نے اسلام اور محمد ﷺ کے وسیلہ سے اس سے نجات دلائی۔ حتی کہ تم (عزت' کثرت مال اور ہدایت کے) اس مقام پر پہنچے جو تم دیکھ رہے ہو۔ اور یہ دنیا جس نے تمہارے درمیان فساد برپا کیا۔ بے شک یہ جو شام میں ہے (یعنی مروان بن حکم) بخدا یہ صرف دنیا پر لڑ رہا ہے اور یہ لوگ جو تمہارے سامنے ہیں (ایک روایت میں جو تمہارے اردگرد ہیں' وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ تمہارے قراء ہیں) بخدا یہ صرف دنیا پر لڑ رہے ہیں اور یہ جو مکہ مکرمہ میں ہے (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) یہ بھی صرف دنیا پر لڑ رہا ہے (یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فتنہ میں دور رہنا ہی پسند خیال کرتے تھے اور مسلمانوں کے قتال میں ترک وقول بھی پسند کرتے تھے خاص کر جبکہ یہ طلب ملک کے لئے ہو)

(بخاری' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الفتن' حدیث نمبر 1984' ص 888' مطبوعہ شبیر

برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے وسیلے سے ہمیں ذلت، قلت اور گمراہی سے نجات عطا کی۔

حدیث شریف:211

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

(ترمذی عربی، ابواب جہاد، حدیث نمبر 1702، ص 407، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا، مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو، کیونکہ تمہیں کمزور (اور غریب) لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی عربی اردو، جلد اول، ابواب جہاد، حدیث نمبر 1756، ص 826، مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

حدیث شریف:212

حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا الْوَلِيْدُ نَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَبْغُوْنِي الضُّعَفَاءَ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ اَخُوْ عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ۔

(ابوداؤد عربی، کتاب الجہاد باب فی الانتصار برذل الخیل والضعفۃ، حدیث نمبر 2594، ص 375، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... جبیر بن نفیر حضرمی نے سنا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے لئے ضعیف لوگوں کو تلاش کرو کیونکہ تم روزی دیئے جاتے اور مدد فرمائے جاتے ہو تو ضعیف لوگوں کی وجہ سے۔ امام ابوداؤد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ زید بن ارطاۃ بھائی ہیں عدی بن ارطاۃ کے۔

(ابوداؤد عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد حدیث نمبر 307، ص 307، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: ضعیف، کمزوری، محتاجی اور مجبوری چونکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے

ہے۔ اسی لئے وہ اپنے ضعیف، کمزور محتاج اور مجبور بندوں کے ساتھ رہتا ہے اور ان کی فریادیں جلدی سنتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہیں ایسے ہی کمزور لوگوں کے باعث روزی دی جاتی ہے اور ان بے کسوں کے سبب ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ میرے لئے کمزوروں اور ضعیفوں کو تلاش کرو۔ بے کسوں اور محتاجوں سے محبت کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ ان سے میل جول رکھنا اور ان کی خیر خواہی میں کوشاں رہنا رحمت دو عالم ﷺ کے معمولات میں شامل تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:213

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلاۃ، باب صلوۃ علی النبی، حدیث نمبر 679، ص 93، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔ جب تم اذان سنو تو جو کچھ موذن کہے تم بھی وہ کہو اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ رب العزت اس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت کا درجہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ایک بندہ کے سوا کسی کے لائق نہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس کے لائق میں ہی ہوں گا جو شخص میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لئے میری شفاعت لازمی ہو جائے گی۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، الصلوۃ علی النبی بعد الاذان، حدیث نمبر 681، ص 206، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:214

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَحَيْوَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ

لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَایَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْاَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ

(ابوداؤد عربی' کتاب الصلوۃ' باب مایقول اذا سمع المؤذن' حدیث نمبر 523' ص 88' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کی آواز سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں سے ایک ہی بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں۔ پس جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد اول' کتاب الصلوۃ' حدیث نمبر 520' ص 237' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف:215

حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ حَمَّادِ الْمَعْنِیُّ ثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍعَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمَیْنِ یَتَوَفّٰی لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِیَّاهُمْ۔

(ابن ماجہ' عربی کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1605' ص 228' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... یوسف بن حماد المعنی' عبدالوارث' عبدالعزیز (رباعی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی کی حالت میں فوت ہوجائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کے صدقے سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب ماجاء فی ثواب من اصیب بولدہ' حدیث نمبر 1668' ص 455' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: جب نابالغی کی حالت میں فوت شدہ بچوں کے صدقے سے جنت مل سکتی ہے تو رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے صدقے سے جنت کیوں کر نہیں مل سکتی۔

حدیث شریف:216

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْیَانُ عَنْ بُرَیْدَ ابْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوْا اِلَیَّ لِتُوْجَرُوْا وَلْیَقْضِ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ مَاشَآءَ۔

(ابوداؤد عربی کتاب الادب حدیث نمبر 5131 ص 721 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سفارش کروتا کہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد سوم باب فی الشفاعۃ حدیث نمبر 1692 ص 612 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی کوئی بات اللہ تعالیٰ نہیں ٹالتا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے حبیب ﷺ سے فیصلہ کرواتا ہے۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حدیث شریف: 217

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا اَنَّ اَبَاالْمِنْهَالِ حَدَّثَهُ' اَنَّهُ' سَمِعَ اَبَابَرْزَةَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُغْنِيْكُمْ اَوْنَعَشَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَعَ هَاهُنَا يُغْنِيْكُمْ وَاِنَّمَا هُوَ نَعَشَكُمْ يُنْظَرُ فِىْ۔

(بخاری، عربی، کتاب الاعتصام، حدیث نمبر 7271، صفحہ نمبر 1251، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبداللہ بن صباح نے کہا کہ ہم سے معتمر (بن سلیمان بن طرخان) نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں نے عوف (اعرابی) سے سنا کہ ابوالمنہال (سیار بن سلامہ) نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو برزہ (اسلمی) رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے تمہیں اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعہ غنی کردیا اور بلند کردیا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رضی اللہ عنہ) نے کہا۔

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم کتاب الاعتصام حدیث نمبر 2133، ص 955 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اپنے حبیب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے غنی کردیا اور بلندی عطا کی۔

حدیث نمبر: 218

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِىْ طَالِبٍ

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ
وَرُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِىْ فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ
كُلُّ مِيْزَابٍ وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ
الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ طَالِبٍ

(بخاری، عربی، کتاب الاستسقاء حدیث نمبر 1008، صفحہ نمبر 162، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:.....حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کے اس شعر کے ساتھ مثال دیتے ہوئے سنا۔ وہ شعر یہ ہے۔

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

روشن اور سفید چہرے والے جس کے رخ انور کے وسیلہ سے باران رحمت مانگی جاتی ہے جو یتیموں کے فریادی ہیں اور بیواؤں کو پناہ دینے والے ہیں۔
عمر بن حمزہ نے کہا ہم کو سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بتایا۔ میں جب کبھی شاعر کا یہ شعر یاد کرتا اور میں چہرۂ اقدس نبی اکرم ﷺ کو دیکھتا (کہ آپ ﷺ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوتے) باران رحمت کے لئے دعا کرتے اور آپ ﷺ منبر شریف سے نیچے نہیں اترتے تھے یہاں تک کہ پرنالے

خوب اچھی طرح بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر ابو طالب کا ہے۔
(بخاری، عربی اردو، جلد اول، کتاب الاستسقاء، حدیث نمبر 952 ص نمبر 425 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:219

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ
الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا
قَحَطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِىَ اللّٰهُ
عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا
قَالَ فَيُسْقَوْنَ

(بخاری، عربی، کتاب الاستسقاء، حدیث نمبر 1009، ص 162 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:.....حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوتے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (حضور ﷺ کے چچا) کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے اے اللہ تعالیٰ! تیری بارگاہ میں ہم اپنے نبی ﷺ کا

وسیلہ پیش کیا کرتے تھے تو تو ہم پر رحمت کی بارش برسا دیا کرتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی اکرم ﷺ کے چچا جان کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہم پر باران رحمت نازل فرما' فرماتے ہیں ان پر بارش برس پڑتی۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول' کتاب الاستسقاء حدیث نمبر 953 ص 425 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

فوائد و مسائل

بخاری شریف کی یہ حدیث کھلی ہوئی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے وقت حضرات انبیاء و اولیاء اور دوسرے صلحاءِ امت کا وسیلہ پکڑنا۔ اور ان کے وسیلوں سے اپنی مرادوں کو بارگاہ الٰہی جل جلالہ سے طلب کرنا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع و اتفاق ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ نماز استسقاء میں حضور امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہزاروں صحابہ دعا میں شریک ہوتے رہے ہوں گے اور اس دعا کو سنتے رہے ہوں گے۔ اگر خدانخواستہ وسیلوں کے ساتھ دعا مانگنا شرک یا گناہ ہوتا تو نہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اس طرح دعا مانگتے' نہ صحابہ اس دعا کو پسند کرتے۔ اگر بال برابر بھی یہ دعا خلاف شریعت ہوتی تو ہزاروں صحابہ ہرگز ہرگز اس کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ ضرور حضرت فاروق اعظم کو ٹوک دیتے۔ مگر جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس طرح دعا مانگی اور تمام صحابہ کرام نے اس دعا کو پسند کر کے اس پر آمین

کہا تو یہ اجماع ہو گیا کہ بلاشبہ اس طرح دعا مانگنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

۲۔ حضرت علامہ عینی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا کہ ابو صالح کی روایت کردہ حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ منبر پر کھڑا کیا اور پہلے خود اس طرح دعا مانگی کہ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا تَوَجَّهنَا اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ فَاسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ۔

یا اللہ! ہم سب تیرے نبی کے چچا کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں لہٰذا تو ہم لوگوں کو بارش سے سیراب فرما دے اور ہم کو ناامید نہ فرما۔

اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابو الفضل! تم بھی دعا مانگو تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس طرح دعا مانگی کہ

اَللّٰهُمَّ لَمْ يُنْزَلْ بَلَاءٌ اِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ يُكْشَفْ اِلَّا بِتَوْبَةٍ وَقَدْ تَوَجَّهَ بِيَ الْقَوْمُ اِلَيْكَ بِمَكَانِيْ مِنْ نَبِيِّكَ وَهٰذِهٖ اَيْدِيْنَا اِلَيْكَ بِالذُّنُوْبِ وَنَوَاصِيْنَا بِالتَّوْبَةِ فَاسْقِنَا۔

یا اللہ جل جلالہ! ہر بلا گناہوں کے باعث ہی اتاری جاتی ہے اور بغیر توبہ کے کوئی بلا دفع نہیں کی جاتی۔ ساری قوم میرے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوئی ہے کیونکہ مجھ کو تیرے نبی ﷺ سے ایک خاص تعلق ہے۔ یہ ہمارے گناہ گار ہاتھ اور

ہماری توبہ کرنے والی پیشانیاں تیرے حضور میں حاضر ہیں لہذا تو ہم لوگوں کو سیراب فرمادے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دعا کے بعد پہاڑ کی طرح بدلیاں ہر چار طرف سے آگئیں اور خوب بارش ہوئی۔ یہاں تک کہ زمین سیراب ہو کر سرسبز و شاداب ہوگئیں (حاشیہ بخاری ص ۱۳۷)

۳۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا میں یہ تصریح فرمائی کہ پہلے ہم تیرے نبی ﷺ کو وسیلہ بنا کر دعا مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیرے نبی کے چچا کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوگیا کہ نبی اور غیر نبی زندوں اور وفات پا جانے والوں سب کو دعاؤں میں وسیلہ بنانا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ادب رسول ﷺ

حدیث شریف:220

وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ صَخْرٍ وَّاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِیْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِیْ رِوَایَةِ حَجَّاجِ بْنِ یَزِیْدَ اَبُوْ زَیْدٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ

اَفْلَحَ مَوْلٰی اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَیْهِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّفْلِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی الْعُلْوِ قَالَ فَانْتَبَهَ اَبُوْ اَیُّوْبَ لَیْلَةً فَقَالَ نَمْشِیْ فَوْقَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِیْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ لَا اَعْلُوْ سَقِیْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُلْوِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی السُّفْلِ فَکَانَ یَصْنَعُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَاِذَا جِیْءَ بِهٖ اِلَیْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِهٖ فَیَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهٖ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فِیْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَیْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ لَهٗ لَمْ یَاْکُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَکْرَهُهٗ قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَهُ مَا تَکْرَهُ اَوْ مَا کَرِهْتَ قَالَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْوَحْیِ۔

(صحیح مسلم شریف، کتاب الاشربۃ، حدیث 5358، ص916، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

(ہجرت کے بعد) نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نیچے والے حصے میں قیام پذیر ہوئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اوپر کی منزل میں ٹھہر گئے۔ رات کے وقت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی آنکھ کھلی تو انہیں خیال آیا کہ ہم تو نبی اکرم ﷺ کے اوپر چل رہے ہیں تو وہ ایک کونے میں ہو گئے اور اسی کونے میں انہوں نے رات بسر کرلی (اگلے دن) انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیچے والی منزل میں زیادہ سہولت ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ میں اس چھت کے اوپر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ﷺ موجود ہوں تو نبی اکرم ﷺ اوپر کی منزل میں منتقل ہو گئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نیچے والی منزل میں آ گئے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا کرتے تھے اور جب وہ باقی ماندہ کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آتا تو وہ دریافت کرتے نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ انگلیاں رکھی تھیں پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اسی جگہ انگلیاں رکھتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا جس میں لہسن بھی تھا۔ جب باقی ماندہ کھانا واپس آیا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے انگلیاں رکھنے کے مقام پر دریافت کیا' انہیں بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے کھانا نہیں کھایا وہ خوفزدہ ہو گئے۔ اوپر گئے اور عرض کی کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا' نہیں! البتہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں تو حضرت ابوایوب

رضی اللہ عنہ نے عرض کی' جس چیز کو آپ ناپسند کرتے ہوں' اسے میں بھی ناپسند کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ (لہسن کی بو کو اس لئے ناپسند کرتے تھے) کیونکہ آپ ﷺ کے پاس وحی آتی تھی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب الاشربۃ' حدیث 5242 ص 670 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دلوں میں رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا بے انتہا ادب تھا۔ جس کی مثال حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے عمل سے واضح ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے ادب میں اوپر والی منزل پر ٹھہرنا بھی گوارا نہ کیا بلکہ جب آپ رضی اللہ عنہ کی توجہ اس طرف گئی تو ایک کونے میں تکلیف برداشت کرتے ہوئے رات گزارنا گوارا کیا' مگر بے ادبی نہ ہونے دی۔

حدیث شریف: 221

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُولُ اللهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ

لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ قَالَ وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَّلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحٰقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 4629، ص 790، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے دن، حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کے درمیان صلح کا معاہدہ تحریر کیا اور اس میں یہ لکھا۔ یہ معاہدہ حضرت محمد ﷺ کررہے ہیں جو اللہ کے رسول ہیں۔ قریش نے اعتراض کیا۔ آپ ﷺ ”اللہ کے رسول ﷺ“ نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم یہ اعتراف کرلیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں تو ہم آپ ﷺ کے ساتھ جنگ ہی نہ کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اسے مٹادو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں اسے نہیں مٹا سکتا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعہ اسے مٹادیا۔ (راوی کہتے ہیں) قریش نے جو شرائط مقرر کی تھیں ان میں یہ شرط بھی تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہونے کے بعد صرف تین دن وہاں قیام کریں گے اور ہتھیار لے کر

مکہ میں داخل نہیں ہوں گے۔ البتہ ہتھیار میدان میں ڈال کر آسکتے ہیں۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث 4514، ص 669، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ادب رسول ﷺ کو ملحوظ رکھتے ہوئے لفظ ”رسول اللہ“ نہیں مٹایا۔

اس پرفتن دور میں بعض ایسے بے ادب اور مقام رسالت ﷺ سے ناآشنا لوگ جہاں کہیں ”یارسول اللہ ﷺ“ لکھا دیکھتے ہیں تو ”یا“ کے چکر میں لفظ ”رسول اللہ ﷺ“ کو بھی مٹا دیتے ہیں ان لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہدایت حاصل کرنی چاہئے۔

عقیدہ: حضور اقدس ﷺ کی تعظیم یعنی اعتقاد عظمت جزو ایمان و رکن ایمان ہے اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے۔ اس کی اہمیت کا پتہ اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی ﷺ نے نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر نہ پڑھی تھی، آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جارہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے۔ زانو نہ ہٹایا، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا جب چشم اقدس کھلی مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔ حضور ﷺ نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی

صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادتیں بھی حضور ﷺ ہی کے صدقہ میں ملیں۔ دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس ﷺ کو بلایا تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا۔ اس نے اپنا سر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ حضور ﷺ کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا۔ آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آنسو چہرہ انور پر گرے۔ چشم مبارک کھلی۔ عرض حال کیا۔ حضور ﷺ نے لعاب دہن لگایا۔ فوراً آرام ہو گیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔ ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں۔ اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے (بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور ﷺ اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے جب حضور ﷺ کا ذکر آئے تو بکمال خشوع وخضوع وانکسار باادب سنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ

الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ الْکِرَامِ وَ صَحْبِہٖ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اور حضور ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد ﷺ لکھے۔ بعض لوگ براہ اختصار صلعم یا لکھتے ہیں۔ یہ محض ناجائز وحرام ہے اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل واصحاب مہاجرین وانصار وجمیع متعلقین ومتوسلین سے محبت رکھے اور حضور ﷺ کے دشمنوں سے عداوت رکھے۔ اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی محبت میں اپنے سب عزیزوں قریبوں باپ بھائیوں اور وطن کو چھوڑا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ ورسول ﷺ سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت۔ ایک کو اختیار کر کہ ضدین جمع نہیں ہو سکتیں چاہے جنت کی راہ چل یا جہنم کو جا۔ نیز علامت محبت یہ ہے کہ شان اقدس میں جو الفاظ استعمال کیے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں۔ کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بو بھی ہو کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضور ﷺ کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے یا نبی ﷺ اللہ یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلے سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلوٰۃ وسلام عرض

کرے۔ بہت قریب نہ جائے۔ نہ ادھر ادھر دیکھے اور خبردار خبردار! آواز بھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت جائے اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور ﷺ کے اقوال وافعال واحوال لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف:222

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانٍ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِىْ يَعْمُرَ بْنِ لَيْثٍ اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّىْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِى الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا۔

(ترمذی، عربی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی میلاد النبی ﷺ، حدیث نمبر 3619، ص 825، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی)

ترجمہ:...... مطلب بواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ میں اور رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ ﷺ کی؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے اور میں نے (ابرہہ کے ہاتھی کی لید سبز رنگ میں بدلی ہوئی دیکھی ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1553، ص 761، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: صحابی رسول حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ کے جواب پر قربان جائیے کہ یہ نہ کہا میری عمر رسول اکرم نور مجسم ﷺ سے زیادہ ہے بلکہ ادب رسول ﷺ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہا کہ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے۔

اس حدیث کے لئے امام ترمذی علیہ الرحمہ نے باب میلاد النبی باندھا لہذا معلوم ہوا کہ لفظ میلاد النبی اکابر محدثین نے نکالا ہے۔ آج کل کا نکالا ہوا نہیں ہے۔

حدیث شریف:223

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ ابْنُ

السَّآئِبِ اَخْبَرَنِی اَبِی وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِی مَحْذُوْرَۃَ
عَنْ اَبِی مَحْذُوْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ
ھٰذَا الْخَبَرِ وَ فِیْہِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ
النَّوْمِ فِی الْاُوْلٰی مِنَ الصُّبْحِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ حَدِیْثُ
مُسَدَّدٍ اَبْیَنُ قَالَ فِیْہِ وَ عَلَّمَنِی الْاِقَامَۃَ مَرَّتَیْنِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ
عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِذَا اَقَمْتَ
الصَّلٰوۃَ فَقُلْھَا مَرَّتَیْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
اَسَمِعْتَ قَالَ فَکَانَ اَبُوْ مَحْذُوْرَۃَ لَایَجُزُّ نَاصِیَتَہٗ وَلَا یُفَرِّقُھَا
لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَیْھَا۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوۃ، باب بدء الاذان، حدیث نمبر 501، ص 83، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبدالمالک بن ابومحذورہ نے اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے والد ماجد اور حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں مذکورہ طریقہ بتایا اس روایت میں ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر

ہے، یہ فجر کی پہلی اذان میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ کہ مسدد کی حدیث زیادہ واضح ہے اس میں فرمایا کہ مجھے اقامت دو مرتبہ سکھائی۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ نجات کی طرف، آؤ نجات کی طرف، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرزاق نے کہا جب تم نماز کی اقامت کہو تو دو مرتبہ کہا کرو۔ یقیناً نماز کھڑی ہوگئی۔ یقیناً نماز کھڑی، کیا تم نے سنا؟ نیز فرمایا کہ حضرت ابومحذورہ کبھی اپنی پیشانی کے بال کتراتے اور نہ منڈاتے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوۃ، حدیث نمبر 499، ص 228، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے دو باتیں سامنے آئیں۔

اوّل یہ کہ اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کرنے کا رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے حکم دیا ارشاد فرمایا ہے۔

دوم یہ کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے سر پر حضور ﷺ نے اپنا دست نور پھیرا۔ آپ رضی اللہ عنہ ادباً وتعظیماً اپنی پیشانی کے بال کتراتے نہ منڈاتے۔

حدیث شریف:224

وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِى أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن مدینہ منورہ میں، ہمیں (عید کی) نماز پڑھائی۔ کچھ لوگوں نے (نماز سے) پہلے ہی قربانی کرلی۔ وہ یہ سمجھے تھے کہ شاید نبی اکرم ﷺ بھی قربانی کر چکے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا، جس نے قربانی کرلی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور لوگ اس وقت تک قربانی نہ کریں جب تک نبی اکرم ﷺ قربانی نہ کرلیں۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم کتاب الاضاحی حدیث 4968، ص 812 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

ف: قربانی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ مگر اس عبادت کو بجالانے میں بھی اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ سے پہل نہیں کرنی چاہئے، ادب وتعظیم رسول ﷺ کا تقاضا

یہ ہے کہ پہلے حضور ﷺ کی قربانی ہو، پھر پیچھے پیچھے تمام لوگوں کی قربانیاں ہونی چاہئے۔

حدیث شریف:225

حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِى نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَسَلَّمَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ فَقِيلَ لَهُ نَقَصَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

(ابوداؤد عربی کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1014، ص 154، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا، آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے مزید دو رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کئے۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد اول، کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1001، ص 389، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: اس حدیث شریف میں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جو ادب کے ساتھ الفاظ استعمال کئے ہیں اس پر پوری اُمت قربان ہو جائے۔

عشق خیر الانام ﷺ

حدیث شریف:226

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰی لِزْقِ جِذْعٍ وَّاتَّخَذُوْا لَہٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَیْہِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِیْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَّہٗ فَسَکَتَ۔

(ترمذی عربی ابواب المناقب حدیث نمبر 3627 ص 827 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنوایا۔ جب آپ ﷺ نے اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دیا تو وہ تنہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کے پیچھے روتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔

(ترمذی عربی اردو جلد دوم ابواب المناقب حدیث نمبر 1561 ص 675 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: کھجور کے خشک تنہ جب جسم مصطفی ﷺ سے مس ہو جائے تو اس میں

ایسی حیات پیدا ہو جاتی ہے اور وہ خشک تنہ فراق رسول ﷺ میں رونا شروع کر دیتا ہے۔ جب میرے مولیٰ ﷺ اپنا دست شفقت اس پر پھیرتے ہیں تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔

یاد نبی پاک ﷺ میں روئے جو عمر بھر
مولیٰ جل جلالہ ہمیں تلاش اسی چشم تر کی ہے

حدیث شریف:227

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا شَرِیْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَہٖ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ ھٰذَا الْعِذْقَ مِنْ ھٰذِہٖ تَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

(ترمذی عربی ابواب المناقب حدیث نمبر 3628 ص 827 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر آپ ﷺ نے اُسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گرا پھر آپ ﷺ نے فرمایا واپس ہو جا۔ وہ واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کر لیا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1562، ص 675، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ شجر و حجر کے بھی رسول ہیں اور آپ ﷺ کی حکومت انسانوں کے علاوہ شجر و حجر پر بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درخت کو حکم دیا اور وہ حاضر ہو گیا۔

حدیث شریف: 228

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَدْرَعِ السُّلَمِيِّ قَالَ جِئْتُ لَيْلَةً اَحْرُسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَجُلٌ قِرَآءَتُهٗ عَالِيَةٌ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَفَرَغُوْا مِنْ جِهَازِهٖ فَحَمَلُوْا نَعْشَهٗ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْفُقُوْا بِهٖ رَفَقَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ وَحَفَرَ حُفْرَتَهٗ فَقَالَ اَوْسِعُوْا لَهٗ اَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1559، ص 222، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ابن ابی شیبہ زید بن الحباب، موسیٰ بن عبیدہ، سعید بن ابی سعید ادرع السلمی کہتے ہیں۔ میں ایک رات حضور ﷺ کی نگہبانی کے لئے آیا تو ایک شخص بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں حضور ﷺ باہر تشریف لے آئے میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ ریاکار معلوم ہوتا ہے۔ اس کے چند روز بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ جب اس کا جنازہ تیار ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔ لوگوں نے اس کی قبر کھودی۔ آپ ﷺ نے فرمایا قبر کشادہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی کرے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو اس کا بہت غم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ما جاء فی حفر القبر، حدیث نمبر 1620، ص 443، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)